مناقبِ
غوثُ الابرار

نواب محمدؐ علی خاں

ناشر

صفیہ اکیڈمی

ناشران وتاجران کتب

نمبر ۱۴/۲، پی۔ آئی۔ بی کالونی کراچی ۵

مناقب غوث الابرار

RekhtaDownload.com

اچھی کتابوں کے مطالعہ سے

انسان

اچھے دوست مہیا کرتا ہے ،

آپ ہمیشہ

اپنے مطالعہ کے لئے اچھی کتابیں

خریدا کریں

ناشر

RekhtaDownload.com

احسن الاذکار

فی

مناقب غوث الابرار

تالیف

نواب محمد علی خاں بہادر رئیس رامپور

RekhtaDownload.com

ناشر

صفیہ اکیڈمی

ناشران و تاجران کتب

۶۱۴/۲ پی آئی بی کالونی ۲ کراچی ۵

جملہ حقوق محفوظ ہیں

زیر اہتمام	محمد حسن ولد مقصود میاں مولوی
مطبع	مطبع سعیدی قرآن محل کراچی
کتابت	ابنِ رفیق
تعداد	ایک ہزار
قیمت	چار روپے پچاس پیسے صرف

محمد حسن ایم مولوی نے مطبع سعیدی قرآن محل میں طبع کروا کر صفیہ اکیڈمی کراچی ۵ سے شائع کیا

RekhtaDownload.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ یَا مَنْ ھُوَ الْجُوْدُ وَالْوُجُوْدُ وَلٰکِنْ لَا نُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ فَاَنْتَ الْحَامِدُ وَالْمَحْمُوْدُ وَنُصَلِّیْ وَنُسَلِّمُ عَلٰی نَبِیِّکَ وَرَسُوْلِکَ صَاحِبِ الْمَقَامِ الْمَحْمُوْدِ وَلٰکِنْ لَا نُحِیْطُ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْہِ کَمَا اَنْتَ مُصَلِّیْ وَمُسَلِّمٌ عَلَیْہِ الَّذِیْ ھُوَ اَوَّلُ ظُھُوْرِ الْوُجُوْدِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ ھُمْ اَئِمَّۃُ الْکَشْفِ وَالشُّھُوْدِ خُصُوْصًا عَلٰی غَوْثِ الثَّقَلَیْنِ الَّذِیْ ھُوَ شَمْسُ الْھِدَایَۃِ وَالشُّھُوْدِ بعد حمد و صلوٰۃ بندہ سراپا گناہ و تقصیر متکی اریکہ ہیچمدانی سگ درگاہ جیلانی رض ابوالخیر الشہیر محمد علی المحض القادری العزیزی الرحمانی الحنفی عفی اللہ عنہٗ ذنبہ الخفی والجلی عرض کرتا ہے کہ ابتدا سن وقوف سے اس ہیچمیز کا شغل تذکرات اولیا کا مطالعہ تھا ایسے ہی اذکار میں طبیعت کو تشفی نہ ہوتا تھا۔ ہر دم سرگرم تلاش رہتا تھا اگر کوئی عارف کامل دستیاب ہو تو شرف ارادت حاصل کرول۔ اکثر مشائخ بلاد و امصار سے اتفاق ملاقات ہوا مگر جس چیز کی تلاش تھی۔ نظر نہ آتی تھی۔ مدت مدید تک اسی خیال میں اوقات مستعار صرف کئے

گئے۔ جب مایوسی کی کیفیت پیدا ہونے لگی اس وقت یہ خطرہ دل میں گذرا کہ ایسے عارف کا دستیاب ہونا خاص وطن مالوف میں ضرور نہیں۔ اگر قدم طلب استوار ہو بلاد و امصار عالم میں تلاش کرنا محال نہیں۔ بمجرد اس خطرہ کے یہ خیال مستحکم ہوا کہ اولاً تلاش مطلوب اشرف البلاد بغداد صانہ اللہ عن الشین والفساد میں کرنا چاہیئے کہ صاحب عتبۂ عالیہ ہذا مقتدای جملہ اولیاء انام ہے۔ یہ خیال نہ تھا بلکہ شعلۂ برق تھا جس نے خرمن صبر و شکیب کو صاف جلا دیا۔ ہر چند دوست، آشنا عزیز و اقارب مانع ہوئے طرح طرح سے روکنا چاہا مگر ممکن نہ ہوا۔ ہر لحظہ شوق و اضطراب زیادہ ہوتا تھا حتٰے کہ طاقت صبر و تحمل بالکلیہ زائل ہوگئی اور ہادی شوق کشاں کشاں جانب مطلوب لے چلا جس قدر مسافت راہ قطع ہوتی تھی۔ نائرہ اضطراب زیادہ ہوتا تھا۔ جس وقت یہ ہیچمیرز عتبۂ عالیہ غوثیہ پر حاضر ہوا اور چشم مشتاق آستانۂ کرامت نشانہ کے دیدار سے نور آگیں ہوئی۔ فی الجملہ قلب مضطر کو تسکین ہوئی جو کوائف قلب مشتاق پر طاری ہوئے حیطۂ بیان میں کسی طرح نہیں آسکتے۔ چونکہ تسکین دل مضطر آستانۂ فیض نشانہ پر ہوئی یہی ارادہ بھی مستحکم ہوا کہ اولاد امجاد آنحضرت رضی اللہ عنہ میں جو سجادہ نشین ہوں اُن سے شرف ارادت و بیعت حاصل کرنا اولے ہے۔ چنانچہ اسی قصد سے بخدمت حضرت قطب فلک حقیقت و معرفت مرکز دائرہ طریقت و شریعت وارث موارث النبی الاکرم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قائم مقام جدہ حضرت غوث الغوث الاعظم مروج الملۃ الحنیفۃ البیضا ہادی السبیل الشریعۃ الغرا محی السنۃ السنیہ قاطع البدعۃ الغیر المرضیہ

قطب الاقطاب غوث الشیخ والشاب فرد الاحباب وارث کتاب اللہ نائب رسول اللہ حجۃ اللہ علیٰ عبادہ رحمۃ اللہ الفایضہ فی بلادہ واقف الاسرار الالٰہی جامع الفضائل والکمالات الغیر المتناہی سید السادات منبع الخیر والبرکات حجۃ الاسلام قبلۃ الانام العالم الکامل الربانی صاحب الاشارات والمعانی قبلۃ الباطن ظل المنان مولانا ومرشدنا وہادینا مولانا السید عبد الرحمٰن آفندی المحض القادری نسباً وطریقۃ لازال شمس افاضانہ مستنیرۃ علیٰ رؤس العلمین الیٰ یوم الدین کے حاضر ہوا شرف ارادت و بیعت قبۂ عالیہ غوثیہ میں حاصل کیا۔ چندے خدمت سراپا برکت وافاضت حضرت قبلۂ عالم میں حاضر رہا زاں بعد وطن مالوف کو واپس آیا۔ اکثر دوست و آشنا حالات اشرف البلاد و نیز حالات اولاد امجاد آنحضرت رضی اللہ عنہ دریافت کرتے تھے اور بعض اشخاص قول مبارک آنحضرت رضی اللہ عنہ رقدمی ھذہٖ گفتگوے بے معنی کرتے تھے۔ ہر بار یہی قصد ہوتا تھا کہ ایک کتاب مبسوط ایسی تحریر کرنی چاہیے کہ جس میں اکثر حالات آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہوں اور قدمی ہذہ کی بھی کما ینبغی تصریح ہوتا کہ بار دگر مخالفین کو بعد معائنہ قوت، و مجال گفتگو نہ رہے مگر موانع کثیرہ اس قدر تھے کہ گاہے یہ قصد پورا نہ ہوا۔ اسی عرصہ میں طلاطم فتنہ و فساد وطن مالوف میں بوجہ انتقال نواب کلب علی خاں رئیس رامپور کے شروع ہوا اور یہ ہیچمیز معہ دیگر اعزا وطن مالوف سے کنارہ کش ہوا اور مراد آباد میں قیام اختیار کیا۔ اسی عرصہ میں اس ہیچمدان کو اتفاق حاضری آستانہ مبارک حضرت قطب الاقطاب خواجہ معین الدین حسن سنجری الاجمیری چشتی قدس سرہ الشریف پر ہوا

اس دار الخیر میں ایک کتاب بعبارت فارسی مناقب آنحضرت رضی اللہ عنہ میں زیر نظر فقیر حقیر آئی اور پھر یہ ارادہ ہوا کہ اس کتاب کا ترجمہ اُردو زبان میں جو عام فہم ہو کرنا چاہیئے مگر اس کتاب میں بہت ہی تھوڑے مناقب تحریر تھے۔ جب یہ احقر درگاہ شریف سے مراد آباد واپس آیا بعض اشخاص نے بار دیگر پھر قدمی بندہ میں گفتگو کرنی شروع کی اور تقریر کو طول ہوا بار دیگر پھر ارادہ تحریر کتاب ہوا اور بہت سے دوست آشنا اس امر پر مصر ہوئے مگر بوجہ موانع کے مجبور بھی ہونا تھا اور اصرار دوستاں سے عقب گذاری ممکن نہ تھی ہر چند کہ میں سب کو جواب صاف دیتا مگر بعض احباب ایسے بھی تھے کہ جن کی خوشی مجھے مدنظر تھی سلمہ اللہ تعالےٰ۔ چونکہ میں بھی دائماً اس طرف مائل تھا مجبوراً یہ کتاب تحریر کرنی شروع کی۔ جس قدر کتب مناقب اہل ہند نے تحریر کی ہیں اکثر اس ہیچمدان کی نظر سے گذری ہیں بہت استحکام سے یہ کہہ سکتا ہوں کہ کوئی کتاب مناقب اس قدر مبسوط و مستند نہ ہو گی۔ اس احقر نے جو روایت تحریر کی ہے اقوال علماء اور اقطاب و ابدال سے منقول ہے۔ چونکہ اس گنہگار کے اعمال و کردار اس قابل نہیں ہیں کہ آخرت میں کام آئیں۔ اس واسطے اس کتاب پر زیادہ محنت کی ہے کہ میرا زاد آخرت ہو اور دیگر اہل اسلام کو نفع پہنچے۔ مجھے اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے بطفیل حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے امید ہے کہ اس کتاب کو زیور قبول سے آراستہ فرمائے گا اور میرے مقاصد دارین حاصل ہوں گے۔ ناظرین کتاب سے راجی ہوں کہ اگر کسی مقام پر قلم و زبان نے لغزش کی ہو

تو اُسے معاف فرمائیں اور محرر منظور کی جانکاہی کا صلہ کہ دُعائے خیر ہے اس سے یاد کریں وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ اُنیب اس کتاب کا نام نامی "احسن الاذکار فی مناقب غوث الابرار" ہے بمقتضائے تلک عشرۃ کاملۃ اس کتاب کو دس باب پر منقسم کیا۔

باب اوّل اس بیان میں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ بحکم الٰہی مامور ہو کر ارشاد فرمایا ہے۔ مشائخین سابقین نے باتفاق اسی طرح خبر دی ہے۔ معاصرین اولیاء واقطاب شرق وغرب حاضر وغائب نے زیر قدم گردنیں رکھی ہیں۔ امتثال امور کیا ہے۔ فرمانبرداری پر کمر باندھی ہے۔ دائما خائف رہے ہیں۔ عظمت و فضل کے مقرر و معترف ہوئے ہیں۔

باب دوئم اس بیان میں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا احترام و تعظیم سب مشائخ و اولیا نے کیا ہے۔

باب سوئم۔ ذکر نسب، وصفت آنحضرت رضی اللہ عنہ میں

باب چہارم ذکر اولاد امجاد آنحضرت رضی اللہ عنہ میں

باب پنجم ذکر طریق آنحضرت رضی اللہ عنہ میں۔

باب ششم ذکر وعظ و کلام آنحضرت رضی اللہ عنہ میں

باب ہفتم ذکر بعض کرامات وخوارق آنحضرت رضی اللہ عنہ میں

باب ہشتم آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اخلاق شریف کے بیان میں

باب نہم آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مریدین اور محبین اور مصاحبین کے فضل میں۔

باب دہم اس بیان میں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاء متقدمین اور معاصرین اور متاخرین پر من کل الوجوہ تفضیل ہے اور قدم مبارک بھی جمیع اولیاء متقدمین اور متاخرین کے رقاب پر ہے **واضح ہو کہ** فضائل و مناقب آنحضرت رضی اللہ عنہ کے حد حصر سے خارج ہیں استیفائے فضائل تحریر میں ممکن نہیں جو کچھ میں نے تحریر کیا ہے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بحور فضائل کا ایک قطرہ ہے۔ امام الکبیر الاجل شیخ الحرمین عبد اللہ یافعی نے اپنی تصنیف میں تحریر کیا ہے کہ مناقب آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اس قدر زائد اور روشن ہیں کہ اگر برگ گلہائے جہان پر تحریر ہوں گنجائش نہ کر سکیں۔ مراتب آپ کے ایسے عالی ہیں کہ اگر احاطۂ تحریر میں لائے جائیں دست و قلم ثنا دید عارفین اور اسالیب واصفین کی قاصر و درماندہ ہو جائیں۔ یہ کلام امام کا قول تحقیقی صادق ہے۔ کوئی شک و شبہ نہیں ہے اس واسطے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ ایام طفلی بلکہ زمانۂ شیر خوارگی سے مظہر کرامات و خوارق تھے۔ اخبار متاخرین و علماء اس دعوے پر دلیل و برہان قاطع ہے۔ چنانچہ اکثر مشائخ سے مروی ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ماہ رمضان میں دن کو حالت شیر خوارگی میں دودھ نہیں پیا۔ جب کسی مشائخ نے استفسار کیا کہ آپ نے اپنے آپ کو کس وقت سے ولی اللہ جانا۔ فرمایا میں دس سال کا تھا جس وقت مکتب کو آواز دیتے تھے کہ اللہ کی ولی کے واسطے جگہ خالی کرو۔ عمر شریف آپ کی نوے ۹۰ سال کو پہنچی۔ کرامات و خوارق ہر وقت پے در پے آپ سے ہر حال میں صادر ہوتے تھے۔ چنانچہ شیخ جلیل علی ابن ہیتی نے بیان کیا ہے کہ میں نے کوئی ولی اللہ

آنحضرت رضی اللہ عنہ سے زاید الکرامت نہیں دیکھا جس وقت دل چاہے آپ کی کرامات مشاہدہ کرے اسی طور سے شیخ شہاب الدین عمر سہروردی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سلطان الطریق اور متصرف فی الوجود علی التحقیق ہیں اسی طرح شیخ ابوسعید احمدؒ بن ابی بکر الحریمی اور ابو عمرو عثمان صریفنی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرامات مثل موتیوں کی لڑی کے ہیں ایک کرامت کے بعد دوسری صادر ہوتی ہے اگر کوئی شخص شمار کرنا چاہے روز شمار کرے۔ واضح ہو کہ جب عمر شریف آپ کی نوّے سال کی ہوئی اور دائماً پے درپے کرامتیں صادر ہوتی تھیں۔ پس کس قدر اور کس تعداد کو آپ کی کرامتیں پہنچیں۔ تفصیل مناقب و فضائل علمی و عملی و حسن اخلاق و افعال و احوال ہدایت و نہایت کرامات سے علاوہ ہیں۔ بلاشک وشبہ کرامات آنحضرت رضی اللہ عنہ کی بحسب کمیت بے انتہا ہیں حصر و استیفاء ان کا قطعاً و یقیناً تحریر میں نہیں ہو سکتا۔ لیکن کیفیت و عظمت کرامات اتنا سے بیان میں منکشف ہو گی۔ جس قدر روایات اس خلاصہ میں مندرج ہیں ان ثقات وعدول و اکابر علماء و مشائخ و اقطاب سے مروی ہیں جن کے بیان میں شبہ کرنا محال عقلی ہے۔ اسی سبب سے امام یافعیؒ نے تحریر کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرامات حد تواتر کو پہنچی ہیں۔ اور باتفاق ثابت ہوا ہے کہ تمام عالم کے اولیاء اللہ سے اس قدر کرامتیں صادر نہیں ہوئی ہیں۔ اسی واسطے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ولایت پر علمائے شریعت اور حقیقت نے اجماع کیا ہے۔ جو شخص اجماع کا انکار کرے فاسق و مبتدع ہے

نعوذ باللہ من ذالک

اب ہم اصل مقصود کا بیان شروع کرتے ہیں حامِدَ اللّٰہ اَوّلاً وَّ آخِراً و مُصَلِّیاً علیٰ نبِیّہٖ وَ اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ ظَاہِراً وَّ بَاطِناً

RekhtaDownload.com

باب اوّل

اس بیان میں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ بحکم الٰہی مامور ہو کر ارشاد فرمایا ہے۔ مشائخین سالقین نے بالاتفاق اسی طرح خبر دی ہے۔ معاصرین اولیاء و اقطاب شرق وغرب حاضر و غائب نے زیر قدم گردنیں رکھی ہیں۔ امتثال امور کیا ہے فرمانبرداری پر کمر باندھی ہے دائماً خائف رہے ہیں۔ عظمت و فضل کے مقر و معترف ہوئے ہیں۔ اکثر مشائخ و فقہا اور شیخ ابو محمد شنبکی البطائحی الحدادی نے بیان کیا ہے کہ شیخ ابوبکر برار البطائحی کی مجلس میں باہم اصحاب شیخ نے احوال اولیاء کا ذکر کیا۔ شیخ نے فرمایا قریب ہے کہ عراق عجم میں ایک شخص ظاہر ہوں گے۔ عند اللہ و عند الناس ان کا مرتبہ عالی ہو گا۔ نام پاک اُن کا عبد القادر رضی اللہ عنہ اور مسکن بغداد ہو گا۔ فرمائیں گے قَدَمِی ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ تمامی اولیاء روئے زمین اپنی گردنیں زیر قدم جھکالیں گے اپنے وقت میں فرد ہوں گے رضی اللہ

عنہ۔ اکثر مشائخ رحمہم اللہ اور شیخ امام ابو یعقوب یوسف بن ایوب ہمدانی
نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے شیخ ابو احمد عبد اللہ علی بن موسے
جونی ملقب بجفی سے سنا ہے فرماتے تھے گواہی دیتا ہوں میں کہ تھوڑے
زمانہ میں زمین عجم میں ایک شخص پیدا ہوں گے انہیں کرامات میں مظہر
عظیم ہوگا خلق اللہ میں مقبول ہوں گے فرمائیں گے قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی
رَقَبَةِ كُلِّ وَلِیِّ اللّٰهِ تمام عالم کے اولیاء زیر قدم درج ہوں گے۔ اُن
کے وجود با وجود سے زمانہ کو شرف ہوگا۔ مخلوق الہی کو نفع ہوگا۔
رضی اللہ عنہ۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ شیخ علی قرشی فرماتے تھے
کہ میں نے چار مشائخ کو بعد وفات قبور میں تصرف کرتے ہوئے دیکھا
اول السید الشیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ عنہ۔ دوئم۔ خواجہ معروف
کرخی۔ سوئم شیخ عقیل منجی۔ چہارم شیخ حیات بن قیس الحرانی رضی اللہ
عنہم اجمعین۔ اکثر مشائخ اور شیخ عبد الرحمن طفسونجی نے بیان کیا ہے
کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ وقت شباب میں تاج العارفین ابوالوفا کی
زیارت کے واسطے تشریف لاتے تھے شیخ ابوالوفا آپ کی تعظیم دیتے
تھے اور یاران جلسہ سے فرماتے تھے کہ اللہ کے ولی کی تعظیم دو۔
ایک روز شیخ نے اپنی ریش ہاتھ میں لے کر آنحضرت رضی اللہ عنہ سے
عرض کیا کہ جب آپ کا وقت آئے اس مرد پیر کو آپ گوشہ خاطر
سے فراموش نہ فرمائیں۔ یا عبد القادر ہر اولیاء اللہ کا مرغ آواز
دے کر چپ ہو گیا۔ آپ کا مرغ قیامت تک آواز دے گا جب
اس قول کی شیخ نے تکرار کی۔ یاران شیخ نے دریافت کیا کہ یہ کیا امر
ہے۔ شیخ نے بیان کیا کہ جب آپ کا وقت آئے گا خاص و عام آپ

کے محتاج ہوں گے۔ چشم دل سے دیکھتا ہوں کہ یہ مجمع عام میں سچے طور سے فرما رہے ہیں قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہ اور تمام اولیاء جہاں نے گردنیں تحت قدم رکھ دی ہیں جو شخص تم میں سے اس وقت ہو ہمیشہ آپ کی خدمت میں حاضر رہے۔ اکثر مشائخ اور شیخ کبیر شہاب الدین ابوحفص عمر سہروردی نے بیان کیا ہے کہ شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردی فرماتے تھے کہ میں شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کے پاس موجود تھا جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ مجلس شیخ سے واپس ہوئے۔ شیخ نے کہا کہ ان جوان عجمی کا قدم ان کے وقت میں تمام اولیاء کی گردنوں پر ہوگا مامور ہو کر فرمائیں گے قَدَمِی هٰذِهٖ الخ جتنے اولیاء اس زمانہ کے ہوں گے ان کی گردنیں زیر قدم رکھوا دی جائیں گی۔ اکثر مشائخ اور شیخ ابوالبرکات ابن صخر نے بیان کیا ہے کہ شیخ عدی ابن مسافر سے دریافت کیا گیا کہ اولیائے متقدمین نے بھی قَدَمِی هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ ، سوائے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کہا ہے اور اس قول کے کیا معنی ہیں۔ شیخ نے جواب دیا کہ کسی ولی اللہ نے سوائے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے نہیں کہا اور یہ قول آپ کے مقام فردیت کی خبر دیتا ہے دریافت کیا کہ ہر وقت میں فرد ہوتا ہے ان افراد نے کیوں نہیں کہا۔ شیخ نے جواب دیا کہ سوائے آپ کے کسی کو اس طرح کہنے کا حکم نہیں ہوا۔ دریافت کیا کہ آیا اس کہنے کا حکم تھا۔ شیخ نے جواب دیا کہ آپ اس قول کے ارشاد پر مامور ہوئے تھے۔ اسی سبب سے تمام اولیاء نے اپنی گردنیں زیر قدم رکھ دیں جس طرح ملائکہ کو حضرت

آدم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ کے سجدہ کرنے کا حکم ہُوا سب نے سجدہ کیا۔ صاحب بہجۃ کہتے ہیں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے عدی ابن مسافر کی تعریف میں فرمایا ہے کہ اگر نبوت محنت و ریاضت سے ملتی البتہ عدی ابن مسافر کو ملتی۔ فقیر حقیر سراپا گناہ و تقصیر سگ درگاہ جیلانی ناظرین با تمکین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ شیخ عدی ابن مسافر کا یہ قول کنایہ ہے کہ جس طور سے تمامی ملائکہ کو آدم علیہ السلام کے سجدہ کرنے کا حکم الٰہی ہُوا تھا۔ جمیع ملائکہ حکم الٰہی بجالائے اور سجدہ کیا مگر ابلیس نے نافرمانی کی اور سجدہ نہ کیا اسی سبب سے مردود بارگاہ حضرت باری جل شانہ ہوا اسی طرح تمامی اولیا مامور ہوئے کہ آپ کے زیر قدم اپنی گردنیں رکھ دیں چنانچہ تمامی اولیا نے حکم الٰہی کی تعمیل کی اپنی گردنیں زیر قدم رکھ دیں برکت و شرف حاصل کیا جس نے انکار کیا اس کا حال اُسی وقت مسلوب ہو گیا۔ نیل ولایت و عرفان الٰہی سے محروم رہا مثل شیطان کے مردود ہوا۔

نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْنَا تَحْتَ قَدَمِ سَیِّدِ الْاَفْرَادِ الْغَوْثِ الْاَعْظَمِ حَبِیْبِکَ وَحَبِیْبِ نَبِیِّکَ الرَّسُوْلِ الْاَکْرَمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ وَاحْشُرْنَا فِیْ زُمْرَۃِ مُرِیْدِیْہِ وَمُتَّبِعِیْہِ وَعَاشِقِیْہِ وَاَقِمْنَا تَحْتَ لِوَائِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ شیخ ابو سعید قیلوی سے دریافت کیا گیا آیا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مامور ہو کر قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللّٰہِ فرمایا ہے جواب دیا بلاشک و شبہ مامور ہو کر فرمایا ہے یہ نشان قطبیت ہے بعض اقطاب سکوت پر مامور و محکوم ہوتے ہیں انہیں کلام کرنے کی

گنجائش نہیں ہوئی۔ اور بعض اقطاب کلام کرنے پر مامور ہوتے ہیں۔ انہیں سوائے کہنے کے چارہ نہیں ہوتا۔ اور مامور بالکلام مقام قطبیت میں افضل ہے اس واسطے کہ یہ نشان شفاعت ہے۔ اکثر مشائخؒ نے بیان کیا ہے کہ شیخ احمد رفاعی سے دریافت کیا گیا آیا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ الخ بحکم الٰہی فرمایا ہے۔ جواب دیا بلاشبہ اکثر مشائخ نے شیخ عارف ابو محمد علی ابن ادریس یعقوبی سے روایت کی ہے کہ جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ الخ فرمایا اس وقت علی ابن ہیتمی نے کرسی پر صعود فرمایا آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا دامن میں داخل ہوئے جب اصحاب علی ابن ہیتمی نے دریافت کیا کہ یہ آپ نے کیا کیا۔ شیخ نے جواب دیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مامور ہو کر یہ کلام ارشاد فرمایا ہے۔ عزل اولیاء کا آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔ جو ولی اس قول سے انکار کریگا ولایت سے معزول کیا جائے گا۔ اسی واسطے میں نے سب سے اول اس حکم کی اطاعت کی۔ صاحب بہجۃ الاسرار نے تحریر کیا ہے۔ کہ شیخ علی ابن ہیتمی ان چار اولیاء اللہ میں ہیں جو کو رمادرزاد و مبروص کو تندرست کرتے ہیں۔ اول آنحضرت رضی اللہ عنہ۔ دویم شیخ علی ابن ہیتمی۔ سویم شیخ بقا ابن بطو۔ چہارم ابو سعید قیلوی۔ اسی واسطے ان کا لقب بردہ یعنی بری کرنے والے مشہور ہوا ہے۔ اکثر مشائخ اور شیخ ابو ثنا محمود ابن احمد کردی اور شیخ بقا ابن بطو اور شیخ ابو سعید قیلوی اور شیخ عدی ابن مسافر اور شیخ علی ابن ہیتمی۔ اور شیخ احمد رفاعی وغیرہ نے اوقات مختلفہ میں بیان کیا ہے کہ ہم اور اکابر

شیوخ عراق جن کی تعداد پچاس سے زائد ہوتی تھی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی اس مجلس میں حاضر تھے۔ جس میں آپ نے فرمایا قدمی ھٰذہٖ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ سب شیوخ نے اپنی گردنیں جھکا دیں۔ اور شیخ ابن ہیتی نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قدم مبارک اپنی گردن پر رکھا زاں بعد تحقیق معلوم ہوا کہ جو مشائخ امصار و بلاد عالم میں متفرق تھے سب نے اپنی گردنیں جھکا دیں کسی اولیاء اللہ نے انکار نہیں کیا تمامی اولیائے عالم نے اس قول کی خبر دی۔ اکثر مشائخ نے ابی سعید قیلوی سے روایت کی ہے کہ جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھٰذہٖ الخ فرمایا اس وقت جناب باری نے آپ کے قلب پر تجلی فرمائی تھی۔ ملائکہ مقربین نے خلعت عطائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو پہنایا تمامی عالم کے اولیا جو زندہ تھے وہ اس جسم عنصری سے آپ کی مجلس میں حاضر تھے اور جو انتقال کر چکے تھے اُن کی ارواح حاضر تھی ملائکہ و رجال الغیب صفیں باندھے ہوئے پا برہنہ اس قدر کثرت سے حاضر تھے کہ آسمان نہیں معلوم ہوتا تھا کوئی ولی تمام روئے زمین پر ایسا نہ تھا جس نے اپنی گردن نہ جھکائی ہو۔ اکثر مشائخ نے شیخ لقا ابن لطو سے روایت کی ہے کہ جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھٰذہٖ الخ فرمایا ملائکہ نے کہا صدقت یا عبد اللہ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ ابتدائے شباب میں جب شیخ لقا ابن لطو کی زیارت کرتے تھے آپ کے چشم مبارک میں خون اُتر آتا تھا۔ ہیبت شیخ سے اندام پر رعشہ پڑ جاتا تھا۔ بعد ایک سال کے جب شیخ لقا ابن لطو آنحضرت کی زیارت

کے لئے حاضر ہوتے تھے۔ یہی حال شیخ کا ہو جاتا تھا ذالِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ ابوالمکارم کہتے تھے کہ آج اللہ جل شانہٗ نے مجھے ادنےٰ و اعلےٰ ولی اللہ روئے زمین کو اس امر کا مشاہدہ کرا دیا کہ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے دستِ مبارک میں علم قطبیت اور سر اقدس پر تاج غوثیت ہے خلعت تصرف تام جو وجود میں نافذ ہے آپ پہنے ہوئے ہیں آپ کو ہر ولی کے معزول کرنے کا اختیار ہے۔ شریعت و حقیقت سے آپ معلّم ہیں۔ میں نے سنا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں قدمی ھٰذِہٖ الخ تمامی اولیائے عالم نے ایک وقت میں زیر قدم سر رکھ دیا حتیٰ کہ ابدال عشرہ جو خواص مملکت و سلطان وقت ہیں انہوں نے بھی ایک ہی وقت میں زیر قدم سر رکھ دیا اور جھکے۔ مشائخ نے دریافت کیا کہ ابدال عشرہ کون کون ہیں۔ شیخ نے کہا۔ شیخ بقا ابن لطو اور شیخ ابوسعید قیلوی اور شیخ احمد رفاعی اور شیخ علی ابن ہیتی اور شیخ عدی ابن مسافر اور شیخ موسیٰ زولی اور شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی اور شیخ ابو محمد قاسم ابن عبداللہ البصری اور شیخ حیات ابن قیس اور شیخ ابو مدین مغربی رضی اللہ عنہ و عنہم اجمعین۔ حاضرین مجلس نے شیخ ابوالمکارم کے بیان کی تصدیق کی اکثر مشائخ نے شیخ خلیفہ اکبر سے روایت کی ہے کہ شیخ کہتے تھے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے خواب میں میں نے عرض کیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہ الخ فرمایا ہے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ عبدالقادر صادق ہے وہ قطب ہے میں اس کی چشمداشت کرتا ہوں شیخ خلیفہ اکبر اکثر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھتے تھے۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ لولو قطب کا حال اللہ جل شانہ کے ساتھ ایسا تھا کہ کسی اور ولی کا یہ حال ہم نے نہیں دیکھا۔ ہمارے دل میں یہ خطرہ ہوا کہ لولو قطب کو کس شخص سے نسبت ہے بمجرد اس خطرہ کے شیخ لولو قطب نے کہا میرے شیخ شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہیں جنہوں نے قَدَمِی ھٰذِہٖ الخ فرمایا زیر قدم تین سو تیرہ اولیاء اللہ نے جو تمام روئے زمین پر تھے گردنیں رکھ دیں ز اں بعد ہر ملک کے اولیاء کی تعداد بیان کی۔ یعنی حرمین شریف میں سترہ عراق میں ساٹھ عجم میں چالیس شام میں تیس، مصر میں بیس۔ مغرب میں ستائیس مشرق میں تیس عیش میں گیارہ، کوہ قاف میں سینتالیس۔ جزائر بحر محیط میں چوبیس ولی تھے اکثر مشائخ نے شیخ ابو محمد قاسم ابن عبداللہ بصری سے روایت کی ہے۔ شیخ کہتے تھے جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کو قَدَمِی ھٰذِہٖ الخ فرمانے کا حکم ہوا اولیائے مشرق و مغرب کو میں نے دیکھا سب نے اپنی گردنیں زیر قدم رکھ دیں۔ عجم میں ایک ولی نے انکار کیا اس کی ولایت اسی وقت مسلوب ہو گئی۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ احمد رفاعی نے ایک روز رواق مکان میں اپنا سر جھکا لیا اور کہا میری گردن پر۔ شیخ سے اس امر کو دریافت کیا کہا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ الخ بغداد میں فرمایا ہے ہم نے اس تاریخ کو تحریر کیا بعینہٖ اسی طرح معلوم ہوا جیسے شیخ نے بیان کیا تھا۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ عبدالرحمٰن طفسونجی نے بلدہ طفسونج میں ایک روز گردن جھکا لی اور کہا میرے سر پر۔ شیخ سے اس امر کو دریافت کیا

گیا۔ کہا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ الخ بغداد میں فرمایا ہے۔ اکثر مشائخ اور شیخ رجی نے روایت کی ہے کہ جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ الخ بغداد میں فرمایا اس وقت شیخ رسلان دمشقی نے سر اپنا جھکا لیا۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ رسلان دمشقی فرماتے تھے۔ اس شخص کا ثواب اللہ کے واسطے ہے جس نے دریائے قدس کا پانی پیا فرش معرفت پر بیٹھا۔ اللہ جل شانہ کے اسرار کو مشاہدہ کیا۔ تعظیم ربوبیت اور احدیت کے اوصاف اس کے وجود کبریا میں محو ہوئے وجود اس کا بوقت معائنہ ہیبت الٰہی کے فنا ہوا چادر محبت سے اوڑھائی گئی بزد بان غنایت پر چڑھا۔ یہاں تک کہ پہنچا مقام قرار میں اور اس کی روح کو ہوائے خوش گوار ازل نے فرحناک کیا کا نہائے نور سے اس وقت اس نے کلام کیا۔ اسرار ہائے الٰہی پوشیدہ اس کے دل میں بھر گئے۔ معائنہ حضور الٰہی میں کم نہ ہوا اور حالت گم گشتگی میں محو نہ ہوا بحیا واقف۔ وباد ب منبسط۔ و بتواضع متکلم۔ و بافتقار مدلل و بخصوصیت مقرب۔ و باکرام مخاطب ہوا اس شخص پر اللہ جل شانہ کی طرف سے افضل تحیۃ و سلام ہے جس وقت شیخ نے اس کلام کو تمام کیا۔ اصحاب شیخ نے عرض کیا کہ آیا اس وقت میں کوئی شخص ان اوصاف سے متصف ہے۔ شیخ نے جواب دیا جو اشخاص ان اوصاف سے موصوف ہیں۔ ان سب کے سردار شیخ عبدالقادر ہیں رضی اللہ عنہ۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ عقیل المنجی سے دریافت کیا گیا کہ اس وقت کا قطب کون شخص ہے۔ شیخ نے جواب

دیا کہ اس وقت کا قطب مکہ شریف میں پوشیدہ ہے۔ سوائے اولیاء اللہ کے اس قطب کو کوئی نہیں جانتا اور قریب زمانہ ہے کہ عراق میں ایک جوان عجمی شریف ظاہر ہوں گے مخلوق الٰہی میں کلام کریں گے۔ خاص و عام ان کی ہدایات جانیں گے۔ تمامی اولیائے روئے زمین زیر قدم اپنی گردنیں رکھ دیں گے۔ اگر میں اس زمانہ میں ہوتا اپنا سر زیر قدم رکھتا۔ اللہ سبحانہ ان قطب سے جہان کو مستفیض فرمائے گا جو ان کی کرامات کی تصدیق کرے گا وہ دنیا و آخرت کا نفع اٹھائے گا۔

روایت کی ہے ابو یوسف انصاریؒ نے کہ شیخ رقیب رحیمی فرماتے تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ قطب عالی و فرد سامی ہیں اور خورد و بزرگ جو عارف مثل بازہائے دراز چنگ کے ہیں ان سب کے سردار ہیں۔ گروہ سواران محبت اور واصلین صادقین کے کھینچنے اور چلانے والے ہیں۔ ان کی آواز کرنے سے بوجہ ہیبت و وقار کے عقل گم ہوتی ہے۔ سکوت فرمانے سے قلب میں جلالت اور نور پیدا ہوتا ہے۔ کلام فرمانے سے جو خواہش دل میں ہوتی ہے وہ حاصل ہوتی ہے۔ آپ کے انفاس مبارک مردہ کو زندہ کرتے ہیں۔ الواسے راہ روشن ہے۔ اللہ جل شانہ آپ کی محبت کرنے والوں اور اتباع کرنے والوں اور رفیقوں پر رحم فرماتا ہے رضی اللہ عنہ وعنہم اجمعین اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ ایک روز اپنے اصحاب کے مجمع میں شیخ ابو مدین شعیبؒ نے اپنی گردن جھکا لی۔ اور کہا بار خدایا تیری جناب احدیت اور تیرے ملائکہ کو گواہ کرتا ہوں۔ میں

نے سنا اور اطاعت کی جملہ مطیعین میں ہوں۔ شیخ سے دریافت کیا گیا
کہ کیا امر ہے جس کی نسبت آپ نے یہ کہا۔ شیخ نے جواب دیا اس وقت
آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بغداد میں ارشاد فرمایا قَدَمِی ھٰذِہٖ الخ
اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ عبدالرحیم مغربیؒ نے مقام فنا میں
اپنی گردن جھکالی اور کہا صادق ہیں۔ شیخ سے دریافت کیا گیا کون
صادق ہیں شیخ نے کہا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بغداد میں اس وقت
فرمایا قَدَمِی ھٰذِہٖ الخ تمامی اولیائے مشرق و مغرب نے اپنی گردنیں
جھکا دیں۔ راویوں نے بیان کیا ہے کہ ہم نے اس تاریخ کو تحریر کیا
اسی طرح ظاہر ہوا جس طرح شیخ نے بیان کیا تھا اور اس طور کے اخبار
بے انتہا ہیں۔ شیخ عثمان بن مرزوق اور شیخ ابی الکرم نے روایت کی
ہے کہ ہم دونوں بغداد میں زیارت مشائخ کے واسطے مصر سے
آئے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوئے اس روز آپ کی
مجلس میں اکابر مشائخ عراق حاضر تھے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قَدَمِی
ھٰذِہٖ الخ فرمایا تمام اولیائے حاضرین نے زیر قدم اپنی گردنیں رکھ
دیں۔ سر جھکا لئے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ اسی طرح شیخ عثمان بن
مرزوقؒ اور شیخ ابی الکرمؒ نے کہا تمامی اولیائے روئے زمین نے
اسی طور سے سر اور گردنیں زیر قدم رکھ دیں۔ اصفہان کے ایک ولی
نے خلاف کیا اس کا حال مسلوب ہو گیا۔ مشائخ و فقہا نے روایت
کی ہے کہ شیخ ابوالنجیب عبدالقاہر سہروردیؒ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی
مجلس میں حاضر تھے جس وقت آپ نے قَدَمِی ھٰذِہٖ الخ فرمایا شیخ
نے اپنا سر اس قدر جھکایا کہ زمین کے قریب پہنچا۔ تین مرتبہ کہا عَلٰی

اَدَامِہٖ یعنی میرے سر پر۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ
ابوالقاسم لبطایحی حدادی رح کہتے تھے۔ میں ایک روز جبل لبنان میں
زیارت اولیائے جبل کے واسطے گیا کوہ لبنان میں۔ میں نے شیخ عبداللہ
جبلی رح کو دیکھا اُن کے پاس جا کر بیٹھا دریافت کیا یا سیدی آپ کو کوہ
لبنان میں رہتے ہوئے کتنا عرصہ ہُوا۔ شیخ نے کہا ساٹھ برس ہوئے۔ میں
نے دریافت کیا آپ نے اس کوہ میں کیا کیا عجائبات دیکھے۔ جواب دیا
کہ ایک مرتبہ شب ماہ میں اولیائے جبال کو میں نے دیکھا کہ جمع ہو ہو
کر ایک جماعت بعد دوسری جماعت کے جانب عراق ہوا میں پرواز
کرتی ہیں۔ میں نے دریافت کیا تم کہاں جاتے ہو جواب دیا خضر
علیہ السلام نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم بغداد میں جائیں قطب کی خدمت
میں حاضر ہوں۔ میں نے دریافت کیا وہ قطب کون ہیں جواب دیا شیخ
عبدالقادر رضی اللہ عنہ، میں بھی اُن سے اجازت لے کر اُن کے
ہمراہ ہُوا تھوڑی دیر میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر
ہُوا تمامی اولیائے جبال آنحضرت رضی اللہ عنہ کے سامنے صف باندھ
کر دست بستہ کھڑے رہے۔ آپ اکابر اولیائے جبل کو حکم دیتے تھے
وہ بزودی تمام تعمیل کرتے تھے یا سیّدنا یا سیّدنا عرض کرتے
تھے۔ پھر آپ نے انہیں رخصت کیا۔ جب وہ واپس آئے اور ہوا پر
بلند ہوئے میں بھی اُن کے ہمراہ تھا۔ میں نے دریافت کیا۔ کبھی
نہیں کسی ولی کا اس قدر ادب کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ نہ ایسی جلدی
کسی کے حکم کی تعمیل کرتے دیکھا جواب دیا اے برادر کس طرح ہم
ادب نہ کریں۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے قَدَمِیْ ھٰذِہٖ الخ

اور ہمیں اطاعت کا حکم ہے۔ اکثر مشائخ اور شیخ ابو الثنا محمود ابن احمد کردیؒ نے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ھذہٖ الخ فرمایا اس وقت سے اولیاء۔ ابدال۔ اوتاد جس وقت آپ کے حضور میں حاضر ہوتے تھے اس طرح سلام کرتے تھے

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مَلِکَ الزَّمَانِ وَیَا اِمَامَ الْمَکَانِ وَیَا قَائِمًا بِاَمْرِ اللّٰہِ وَیَا نَائِبَ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَیَا مَنْ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَائِدَتَہٗ وَاَھْلُ وَقْتِہٖ کُلُّھُمْ عَائِلَتُہٗ یَا مَنْ یَنْزِلُ الْقَطْرُ بِدَعْوَتِہٖ وَیَدِرُّ الضَّرْعُ بِبَرَکَتِہٖ رضی اللہ عنہ۔

اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ قضیب البان موصلی سے سوال کیا گیا آیا تم نے کوئی ولی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مثل میں دیکھا۔ جواب دیا آپ کی مثل میں کوئی ولی نہیں دیکھا۔ جس وقت سے آپ نے قدمی ھذہٖ الخ ارشاد فرمایا ہے اولیا۔ ابدال۔ رجال الغیب آپ کی ہیبت وخوف سے آپ کی خدمت میں سر جھکائے ہوئے حاضر ہوتے ہیں۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ عالم ربانی ابو نجیب عبد القادر سہروردیؒ کہتے تھے۔ کہ بغداد میں شیخ حماد دباسؒ کی مجلس میں میں موجود تھا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ بھی تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے کلام عظیم وطویل ارشاد فرمایا شیخ حماد دباس نے کہا یا عبد القادر آپ عجیب کلام فرماتے ہیں کیا آپ کو اللہ تعالے کے مکر سے خوف نہیں ہے اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنا کف دست مبارک شیخ کے سینے پر رکھ کر فرمایا چشم دل سے دیکھ کہ میرے کف دست میں کیا لکھا ہے۔ شیخ نے ایک آواز سخت کی اور آپ نے کف دست مبارک شیخ کے سینے سے علحدہ کیا۔ شیخ حماد دباس

نے کہا آپ کے کف دست میں تحریر تھا کہ اللہ تعالےٰ جل شانہٗ نے آنحضرت رضی اللہ عنہٗ سے مکر نہ کرنے کا ستر مرتبہ وعدہ فرمایا ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ شیخ حماد نے دو مرتبہ کہا کہ اب کوئی خوف نہیں ذَالِكَ فَضْلُ اللهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ اکثر مشائخ نے شیخ عدی ابن مسافرؒ اور شیخ احمد ابن رفاعیؒ سے روایت کی ہے کہ عدی ابن مسافر کے پاس ایک تلمیذ آیا۔ شیخ نے اس سے دریافت کیا تو کہاں کا باشندہ ہے اس نے جواب دیا میں بغداد کا رہنے والا ہوں آنحضرت رضی اللہ عنہٗ کی خدمت میں حاضر رہتا ہوں۔ شیخ نے کہا خوش باشس آنحضرت رضی اللہ عنہ وہ قطب ہیں کہ تین سو اولیاء اللہ اور سات سو رجال الغیب نے جو زمین اور ہوا کے رہنے والے ہیں جس وقت آپ نے قَدَمِی هٰذِہٖ الخ ارشاد فرمایا آپ کے زیر قدم اپنی گردنیں رکھ دیں۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ اس کلام سے مجھے تعجب عظیم ہوا جس وقت احمد رفاعیؒ کی زیارت کے واسطے ام عبیدہ میں آیا۔ یہ جملہ شیخ سے بیان کیا۔ شیخ نے کہا عدی بن مسافرؒ صادق ہے اکثر مشائخ اور شیخ مطر البادرانیؒ نے روایت کی ہے کہ مشائخ نے شیخ ماجد کردی کی زیارت کی اور احترام کیا۔ چندے اقامت کی جس وقت شیخ سے اجازت سفر چاہی شیخ نے کہا تمہیں زادسفر دیتا ہوں تاکہ اپنے ہمراہ لے جاؤ۔ آگاہ رہو جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قَدَمِی هٰذِہٖ الخ فرمایا کوئی ولی اللہ روئے زمین پر باقی نہ تھا جس نے اپنی گردن بوجہ تواضع کے زیر قدم نہ رکھی ہو اور احترام وعظمت کا اقرار نہ کیا ہو۔ کوئی مجلس جنات کی ایسی نہ تھی۔

جس میں اس قول کا ذکر نہ ہوا ہو۔ گروہ عالم کے جنات سلام کے واسطے حاضر ہوتے تھے آپ کے دست حق پرست پر توبہ کرتے تھے۔ ہر وقت دروازہ پر اژدہام رہتا تھا۔ مشائخ نے بیان کیا ہے جس وقت شیخ نے یہ جملہ بیان کیا ہمارے دل میں اس قول سے تعجب عظیم ہوا بزودی شیخ مطر البادرانیؒ کے پاس پہنچے۔ شیخ نے ان مشائخ کو دیکھتے ہی کہا مرحبا۔ شیخ ماجد کا بیان آنحضرت رضی اللہ عنہ کے حال شریف میں صادق ہے۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ حیا ابن قیس حسرتی کہتے تھے ہم نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ظل مرحمت میں مدت مدید عیش کیا۔ آپ کے دریائے عرفان سے کاسہ ہائے خوش گوار پئے انوار کی شعاع عالم میں منتشر ہوتی تھی اصحاب احوال بحسب مراتب واستعداد کے اقتباس کرتے تھے جس وقت سے مامور ہو کر قدمی ھذہٖ الخ فرمایا اللہ تعالےٰ نے قلوب اولیاء میں نور زاید کیا علوم میں برکت عطا فرمائی۔ احوال کو بلند فرمایا اس واسطے کہ اولیاء نے اطاعت کی زیر قدم سر رکھ دیا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اللہ سبحانہ کی طرف رجوع کی ہے سابقین کے گروہ میں انبیاء اور صدیقین اور شہداء اور صالحین کے ہمراہ ہیں۔

باب دوئم

اس بیان میں کہ آنحضرت رضی اللہ تعالے عنہ کا احترام و تعظیم سب مشائخ و اولیاء نے کیا ہے

شیخ تذدہ ابو محمد شنبکی نے روایت کی ہے کہ شیخ ابو بکر ابن حراد بطایحی آنحضرت رضی اللہ عنہ کا ذکر کرتے تھے کہ قریب ہے درمیان قرآن پنجم کے عراق میں ظہور فرمائیں گے۔ مقامات اولیاء و اقطاب و مقربین و مکاشفین کے مجھ پر کھولے گئے۔ لیکن آنحضرت رضی اللہ عنہ اولیاء و اقطاب کے صدر نشین ہیں، مقربین و مکاشفین سے اعلیٰ و اجل ہیں۔ مخلوق الٰہی آپ کے اقوال و افعال کی اقتدا کرے گی۔ اللہ تعالیٰ مراتب خلقت کے بسبب آپ کی برکت کے اعلیٰ درجہ پر پہنچائے گا۔ اللہ جل شانہٗ قیامت کو آپ کے وجود سے امتوں پر مباہات فرمائے گا۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ عزاز بطایحی کہتے تھے۔ سن چارسو ستاسی میں ایک جوان عجمی شریف بغداد میں داخل ہوں گے اسم مبارک ان کا عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہو گا۔ ان کی ہیبت و جلالت

سے مقامات وکرامات ظاہر ہوں گے۔ احکام و انتظام عالم کا مدت تک ان کو تفویض ہوگا ان کا قدم مقام تمکین میں مستحکم ومضبوط ہے حقائق ومعارف میں ید بیضاء ہے۔ اسی واسطے ازل ہی سے مقدم و ممتاز ہوئے ہیں حضرت جناب باری میں عرض ومعروض کرتے ہیں۔ وہ مراتب انہیں دیئے گئے جو اکثر اولیاء کو نہیں ملے۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کا سن شباب تھا۔ شیخ بطائحیؒ کی مجلس میں آپ کا ذکر ہوتا تھا۔ شیخ کہتے تھے۔ قریب زمانہ میں آپ کا مرتبہ عالی ہوگا۔ تمام جہان کے اولیاء آپ کے محتاج ہوں گے۔ اس وقت وفات فرمائیں گے جب اللہ جل شانہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے محبوب ہوں گے آگاہ ہو جو شخص تم میں سے اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کا شباب تھا شیخ حماد دباس کہتے تھے۔ میں نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے سر مبارک پر دو نشان ولایت کے دیکھے بھوت اسفل سے ملکوت اعلیٰ تک نشان ولایت نصب کئے گئے ہیں۔ افق اعلیٰ میں آپ کو القاب صدیقین سے پکارتے ہیں۔ جس وقت شیخ کے پاس آپ تشریف لے جاتے تھے۔ شیخ کہتے تھے مرحبا اے کوہ و بلند ومضبوط کہ متحرک نہیں ہے اور شیخ آپ کو کہتے تھے آپ اپنے زمانہ میں سید العارفین ہیں۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ جس وقت شیخ عقیل المنجی کی مجلس میں ذکر ہوا کہ بغداد میں مشہور ہوئے ہیں۔ ایک جوان عجمی شریف نام پاک ان کا عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہے۔ شیخ نے کہا اہل زمین سے زائد اہل آسمان میں آپ کی شہرت ہے۔ ان جوان رفیع الشان کا لقب ملکوت میں باز اشہب ہے قریب زمانہ

ہے کہ اللہ جل شانہٗ کی طرف سے آپ پر حکم وارد ہوگا۔ آپ اسے صادر فرمائیں گے۔ اپنے وقت میں فرد ہوں گے۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ ابی لغیر سے شیخ کے اصحاب نے اجازت سفر بغداد طلب کی۔ شیخ نے کہا جس وقت تم بغداد میں پہنچو ایسا نہ ہو کہ سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر نہ ہو جس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو میرا اسلام عرض کرنا میرے واسطے طالب دعا ہونا عرض کرنا کہ ابو لغیر کو آپ دل سے فراموش نہ فرمائیں۔ قسم بخدا عجم میں کوئی ولی آپ کی مثل میں مخلوق نہیں ہوا۔ عراق میں بھی آپ کا نظیر نہیں نظر آتا آپ کے سبب سے تمام مشرق کو مغرب پر تفضیل ہے آپ کے علم ونسب نے تمام اولیا سے آپ کو امتیاز واضح دیا ہے اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ جس وقت شیخ ابوالقاسم عمر بزاز باجازت آنحضرت رضی اللہ عنہ شیخ عدی بن مسافرؒ کے پاس گئے شیخ نے کہا کہ اے عمر تو نے بحر محیط کو ترک کیا نہر صغیر کے پاس آیا اے عمر آنحضرت رضی اللہ عنہ اس وقت زمام جمیع اولیا کے مالک ہیں تمامی سوا ان محبین کے چلانے والے ہیں۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ عبداللہ محمد القرشی کہتے تھے آنحضرت رضی اللہ عنہ سید اہل زمانہ ہیں۔ اولیاء سے اعلیٰ و اکمل علماء سے زاہد پرہیزگار، عارفین سے اعلم واتم مشائخ سے امکن واقدر ہیں۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ ابوسعید قیلوی سے دریافت کیا گیا کہ صفات، واحوال قطب کے کیا ہوتے ہیں۔ شیخ نے کہا سیاست امور وجلالت شان قطب کے تفویض ہوتی ہے۔ احکام و انتظام عالم اس قطب کے زمانہ کے اس قطب

پر القا کیئے جاتے ہیں۔ دریافت کیا گیا اس وقت کون شخص ہے شیخ نے کہا آنحضرت رضی اللہ عنہ ہیں۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ مہر خلیفہ ملکی کہتے تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے تمامی ابدال واوتاد ونقیب ونجیب وغوث وقطب کی گردنوں میں اپنے حکم کا ایسا گلوبند باندھا ہے جو ان کے تمام احوال واسرار پر محیط ہے جس طرف آپ نظر فرماتے ہیں مشرق ہو خواہ مغرب انتہائے زمین تک اس کے مکان آپ کی نظر کی ہیبت سے خوف کرتے ہیں تاکہ ان کا حال مسلوب نہ ہو جائے۔ آپ کی نظر کی برکت سے زیادتِ احوال کے امیدوار ہوتے ہیں۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے۔ کہ ابوالبرکات بن صخر الاموی کہتے تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنے زمانہ کے تمامی اولیائے روئے زمین سے عہد لیا ہے کہ آپ کے زمانہ میں احوال وظاہر وباطن میں کسی طرح بلا حکم آپ کے تصرف نہ کریں۔ آپ ان اولیا میں ہیں جنہیں حضرت قدس جناب الٰہی میں عرض ومعروض کا اختیار ہے۔ عالم کے انتظام میں آپ کو تصرف دیا گیا ہے۔ بعد حیات بھی مثل حیات تصرف فرماتے ہیں۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ ابو محمد قاسم بن عبداللہ بصری کہتے تھے میں نے ابوالعباس خضر علیہ السلام سے حال شریف آنحضرت رضی اللہ عنہ کا دریافت کیا۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ آپ اس وقت میں فردِ احباب اور قطب اولیا میں پہنچا یا۔ کسی اولیاء کو اللہ جل شانہ نے کسی مقام میں مگر آنحضرت رضی اللہ عنہ کو اس مقام سے اعلےٰ مقام عطا ہوا انہیں پلایا کسی حبیب کو کاسہ ولایت مگر آپ کو اس

سے خوش گوار کاسہ پلایا نہیں۔ بخشش کی کسی مقرب پر کسی حال کی مگر آپ کے واسطے اس سے اصل واعلیٰ حال بخشا۔ جتنے اولیاء اللہ ہوئے اور قیامت تک ہوں گے اسرار الٰہی میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قیامت تک ادب کریں گے۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ ابی مدین کہتے تھے۔ میں نے ابو العباس خضر علیہ السلام سے تین سال ملاقات کی۔ ایک روز احوال اولیائے مشرق و مغرب و حال شریف آنحضرت رضی اللہ عنہ کا خضر علیہ السلام سے دریافت کیا۔ فرمایا شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ امام صدیقین و حجت عارفین روح معرفت ہیں۔ آپ کی شان اولیاء میں عجیب و غریب نادرہے نہیں باقی ہے درمیان آپ کے اور خلق کے مگر نفس واحد مراتب جمیع اولیاء کے ماورا اس نفس واحد کے ہیں میں تصدیق کرتا ہوں۔ مراتب اولیاء کے کہ ورا اشارہ آپ کے ہیں۔ شیخ نے کہا خضر علیہ السلام سے کسی ولی کے بارہ میں ایسا کلام نہیں سنا۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے۔ ابو سعید احمد بن ابی بکر حریمی اور علی ابو عمرو عثمان صریفینی کہتے تھے قسم بخدا اللہ جل شانہ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مثل میں کوئی ولی نہ پیدا کیا ہے اور نہ پیدا کرے گا۔ کرامات آپ کی مثل جواہر کی لڑی کے پے در پے صادر ہوتی ہیں۔ اگر کوئی شخص آپ کی کرامات کا شمار کرے البتہ بہت سی کرامات روز شمار کر سکتا ہے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ قول ان دونوں شخصوں کا اس وقت کے مشائخ میں مشہور ہوا۔ مشائخ نے اس قول میں قیل و قال کیا۔ لیکن بعد تفتیش تمامی مشائخ کے نزدیک یہی قول ثابت و مستحکم ہوا اس واسطے کہ کوئی

دلیل و برہان اس قول پر نہ ہوتی۔ یہ مشائخ باوجود اپنے علو مراتب ولایت کے اس قول کو حلف شرعی کے ساتھ مؤکد نہ کرتے۔ اکثر مشائخ نے شیخ ابو بکر حریمی عطار سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ شیخ علی بن ہیتی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی زیارت کے واسطے حاضر ہوئے اس وقت آپ خواب فرماتے تھے ہم نے ارادہ کیا آپ کو بیدار کریں شیخ علی بن ہیتی نے منع کیا۔ اور کہا قسم بخدا قسم بخدا میں گواہی دیتا ہوں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مثل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریین میں کوئی نہ تھا جب آنحضرت رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے فرمایا میں محمدی ہوں صلی اللہ علیہ وسلم اور حواریین عیسوی تھے۔ پھر آپ نے حقائق و معارف الہی میں کلام فرمایا شیخ علی بن ہیتیؒ نے کہا کہ بعد آپ کے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو حقائق اور معارف میں ایسا کلام کر سکے۔ شریف ابو عبد اللہ ابن الشیخ ابو العباس بن عبد اللہ الحسینی الموصلی نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا۔ کہتے تھے ایک روز میں حاضر تھا آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں میرے دل میں خیال آیا کہ شیخ احمد رفاعی کو دیکھنا بمجرد اس خطرہ کے آپ نے فرمایا تو شیخ احمد کو دیکھنا چاہتا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں دیکھنا چاہتا ہوں آپ نے ایک آواز خفیف دی پھر فرمایا اے خضر آیا شیخ کو تو نہیں دیکھتا۔ اس وقت آپ کے ایک جانب ایک شیخ ہیبت ناک کو میں نے کھڑے دیکھا۔ میں نے سلام کیا شیخ احمد نے کہا اے نفر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مثل میں کون شخص ہے آپ سید اولیاء ہیں۔ میری مثل کے اولیاء آپ کی زیارت کی تمنا کرتے

ہیں۔ میں آپ کی وصیت ہوں۔ یہ کہہ کر شیخ غائب ہو گئے۔ شیخ خضر کہتے مجھے ایک شخص شیخ احمد کے پاس آیا بغداد کو جاتا تھا اس وقت شیخ نے اپنی جمتیرہ زاد اور اصحاب کو وصیت کی کہ جس وقت بغداد میں جاؤ کسی چیز کو آنحضرت رضی اللہ عنہ کی زیارت پر مقدم نہ کرنا اگر آپ وفات فرما چکے ہوں قبر شریف پر اول حاضر ہونا۔ شیخ خلیل ابو محمد بلخی نے بیان کیا ہے کہ مقامات اولیا و اسرار غیب مجھ پر منکشف ہو گئے۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور مقام آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آدم و ابراہیمؑ و جبرئیلؑ آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم و آلہ وسلم کی جانب راست نوحؑ و موسیٰؑ و عیسیٰؑ صلوٰۃ اللہ علیہم اجمعین آپ کے جانب چپ سامنے آپ کے اکابر صحابہؓ و اولیاء مثل خدام کے حاضر تھے۔ سب پر آنسرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی ہیبت تھی۔ صحابہ سے حضرت ابو بکر و عثمان و علی و حمزہ و عباس رضی اللہ علیہم اور اولیاء سے معروف الکرخیؒ و سری السقطی و جنید بغدادی و سہل التستری و تاج العارفین ابوالوفاء و شیخ عبدالقادر و شیخ عدی بن مسافر و شیخ احمد رفاعی رضی اللہ عنہ و علیہم اجمعین کو میں نے پہچانا۔ صحابہ میں سب سے زیادہ نزدیک آنسرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اولیاء میں سب سے زیادہ نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اُنسیت والشیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ تھے۔ ہم نے اس روایت کے مطلب کو اخذ کیا ہے صاحب بہجۃ الاسرار و زبدۃ الاسرار نے طول و طویل اس قصہ کو بیان کیا ہے۔ اس بیان میں اولیاء کے

عالم پر از حد آنحضرت رضی اللہ عنہ کا تفاضل معلوم ہوتا ہے۔ ابو محمد علی بن ادریس نے بیان کیا ہے کہ شیخ کبیر شہاب الدین عمرؒ سہروردی سے میں نے کہا کوئی خواب صالح آپ بیان کریں۔ شیخ نے کہا روز قیامت کو میں نے خواب میں دیکھا کہ تمام اولیاء موقف کو جاتے ہیں اور آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ آپ کے امت کثرت میں سیلاب کی مثل تھی۔ اس امت مرحومہ کے شیوخ کے انوار متفاوت تھے۔ ایک شیخ کو سب شیوخ سے افضل دیکھا۔ میں نے دریافت کیا یہ کون ہیں معلوم ہوا کہ السید الشیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ ہیں۔ شیخ علی ابن الہیتی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی زیارت کے واسطے میں بغداد میں آیا آپکو سطح مدرسہ پر نماز چاشت ادا کرتے دیکھا۔ فضائے ہوا میں چالیس صفیں رجال الغیب کی دیکھیں۔ ہر صف میں ستر آدمی تھے تمامی اہل صفوف کھڑے ہوئے تھے۔ میں نے کہا تم کیوں نہیں بیٹھتے جواب دیا جب تک آپ نماز ادا فرما کر اجازت نہ فرمائیں گے ہم نہیں بیٹھ سکتے۔ اس واسطے کہ آپ کا دست مبارک ہمارے ہاتھوں پر قدم ہماری گردنوں پر اور حکم سب پر نافذ ہے۔ شیخ ابو محمد عبداللہ لطائجیؒ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت چار شخصوں کو حاضر دیکھا جنہیں کبھی نہیں دیکھا تھا میں اسی مقام پر ٹھہر گیا جب وہ رخصت ہوئے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا ان اولیاء سے ملاقات کر اپنے واسطے طالب دعا ہو میں نے صحن مدرسہ میں ان اولیاء سے ملاقات کی دعا چاہی

ایک شخص نے ان چاروں میں سے جواب دیا اے شخص تجھے خوش خبری ہو تو ایسے ولی اللہ کا خادم ہے جن کی برکت سے اللہ جل شانہ زمین و کوہ و بیابان و دریا کی نگہبانی اور نیک و بد مخلوق پر رحم فرماتا ہے۔ تمام اولیاء آپ کی مہربانی الفاس میں درج ہیں۔ زیر سایہ قدم ہیں دائرہ حکم میں ہیں۔ یہ جملہ کہہ کر روانہ ہو گئے۔ میں نے پھر کبھی انہیں نہیں دیکھا۔ میں نے خدمت میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے متعجب حاضر ہوا۔ عرض کیا یہ کون شخص تھے فرمایا مردان خدا ساکنان کوہ قاف تھے۔ شیخ شہاب الدین عمر سہروردیؒ نے بیان کیا ہے کہ سنہ ۵۶۰ھ پانسو ساٹھ میں میں اپنے عم بزرگ شیخ ابو نجیب عبد القاہر سہروردیؒ کے ہمراہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا میرے عم بزرگ نے آپ کا اس قدر ادب کیا جس کی حد نہیں ہے۔ اس طرح خدمت میں حاضر رہے گویا ان کے گوش وزبان نہ تھے۔ جب ہم آپ کی خدمت سے نظامیہ میں واپس آئے میں نے شیخ سے دریافت کیا آپ نے اس قدر کیوں ادب کیا جواب دیا کس طرح ادب نہ کروں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے واسطے وجود ہے آپ وجود میں متصرف ہیں آپ کے وجود سے عالم ملکوت میں فخر و مباہات کی جاتی ہے۔ میرے مالک نے میرے قلب اور حال اور جمیع اولیاء کے قلوب و احوال میں آپ کو متصرف فرمایا ہے اگر آپ چاہیں بلا شبہ احوال میں بندش فرمائیں اور اگر چاہیں احوال میں کشادگی فرمائیں۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ شیخ موسیٰ ابن ماہن بزدلیؒ جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کو

دیکھتے تھے ازحد تعظیم واحترام کرتے تھے۔ شیخ سے دریافت
کیا گیا کسی ولی کی تم نے اس قدر تعظیم نہیں کی جس قدر آپ کی تعظیم
کرتے ہو۔ شیخ نے کہا آنحضرت رضی اللہ عنہ افضل زمانہ وسلطان الاولیا
سید العارفین ہیں میں کس طرح ادب نہ کروں فرشتہ ہائے آسمان
آپ کا ادب کرتے ہیں شیخ علی ابن وہب سخاوی رح نے بیان کیا
ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ محض وجود میں عالم کی طرف ہدیہ ہیں۔
اسے خوش خبری ہو جس نے آپ کو دیکھا آپ کی مجلس میں حاضر رہا
جس نے خاطر آنحضرت رضی اللہ عنہ میں شب گذاری۔ اکثر مشائخ
نے روایت کی ہے کہ شیخ شہاب الدین سہروردی رح کہتے تھے ابتدائے
شباب وجوانی میں مجھے علم کلام کا شوق تھا میں نے چند کتابیں بھی
حفظ کی تھیں۔ میں علم کلام کا فقیہ ہو گیا تھا۔ میرے عم بزرگ علم کلام
کے شغل سے منع فرماتے میں نہ مانتا تھا ایک روز شیخ زیارت آنحضرت
رضی اللہ عنہ کے واسطے آئے میں ہمراہ تھا راہ میں مجھے فرمایا اے
عمر اللہ جل شانہ فرماتا ہے یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نَاجَیْتُمُ الرَّسُوْلَ
فَقَدِّمُوْا بَیْنَ یَدَیْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً آگاہ ہو ہم اس وقت
ایسے شخص کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں جس کا قلب اللہ کی خبر دیتا
ہے۔ بخیال ولحاظ خدمت میں حاضر ہوتا کہ تجھے برکات معلوم ہوں
شیخ نے بیان کیا ہے جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں
حاضر ہوتے میرے عم بزرگ نے عرض کیا یا سیدی یہ مرد جوان میرا
برادرزادہ ہے اسے علم کلام کا ازحد شوق ہے۔ رات دن اس میں
مشغول رہتا ہے ہرچند میں نے اسے منع کیا مگر یہ نہیں مانتا آنحضرت

رضی اللہ عنہ نے مجھے فرمایا اے عمر کون کون سی کتابیں تم نے
یاد کی ہیں۔ میں نے ان کتابوں کا نام لیا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے
میرے سینہ پر اپنا دست مبارک مس فرمایا۔ قسم ہے خدا کی اپنے دست
مبارک کو سینے سے علٰحدہ نہیں فرمایا تھا کہ میرے دل سے اللہ جل شانہ
نے علم کلام کو محو کر دیا کوئی مسئلہ مجھے یاد نہ رہا میرے قلب پر علم لدُنی
منکشف ہوا جس وقت میں آپ کی خدمت سے واپس ہوا اسی وقت
حکمت میں کلام کرتا تھا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ
اے عمر تو عراق میں آخر وقت میں مشہور ہو گا۔ شیخ عمر نے کہا ہے
کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سلطان طریق ہیں اور بالتحقیق وجود میں منفرد
ہیں۔ شیخ نجم الدین تفلیسیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں شیخ شہاب الدین
سہروردیؒ کے پاس خلوت میں تھا عالم واقعہ میں چالیسویں دن
میں نے دیکھا شیخ شہاب الدین سہروردیؒ ایک کوہ پر کھڑے ہیں
زیر کوہ ایک خلقت ہے۔ شیخ کے سامنے جواہر کا انبار ہے ایک
پیمانہ میں جواہرات بھر بھر کر مخلوق کو دے رہے ہیں جب جواہر
کم ہو جاتا ہے اسی جگہ سے پھر پیدا ہو جاتا ہے گویا اس جگہ
دریائے جواہر ہے۔ آخر روز میں خلوت سے باہر آیا شیخ کی
خدمت میں گیا تا کہ انہیں اس واقعہ کی اطلاع دوں جس وقت
شیخ نے مجھے دیکھا میری اطلاع کرنے سے اوّل مجھ سے کہا جو کچھ
تو نے دیکھا حق ہے اس سے اور بھی زاید ہے۔ آنحضرت رضی اللہ
عنہ نے مجھے علم کلام کے عوض یہ عطا فرمایا ہے۔ بالتحقیق اللہ جل
شانہ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا تصرف تام اور کرامات و قدرت

کاملہ عطا فرمائی ہے۔ مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ ابقا بن بطو اور شیخ ہیتی۔ اور ابوسعید قیلوی جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں حاضر ہوتے تھے اوّل دروازہ مدرسہ کو جاروب سے صاف کر کے آب پاشی کرتے تھے۔ جب آنحضرت رضی اللہ عنہ کی اجازت حاصل کر لیتے اس وقت خدمت میں حاضر ہوتے تھے جس وقت آپ بیٹھنے کی اجازت فرماتے تھے اس وقت بہت ادب سے بیٹھتے تھے اور عرض کرتے تھے کہ ہمیں امان ملے۔ جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ سوار ہوتے تھے اور جو شخص ان مشائخ سے حاضر ہوتا تھا وہ غاشیہ برداری کرتا تھا ہر چند آپ منع فرماتے تھے مگر یہ مشائخ عرض کرتے تھے ہم اس خدمت سے اللہ جل شانہ کا تقرب حاصل کرتے ہیں۔ مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ علی بن ہیتیؒ جب آنحضرت رضی اللہ عنہ کی زیارت کے واسطے بغداد آتے تھے شیخ کے ہمراہ کامل مریدین شیخ کے ہوتے تھے جس وقت قریب بغداد کے پہنچتے تھے اپنے مریدین کو حکم دیتے تھے کہ دجلہ میں غسل کرو اور اسرار دل وخطرات قلب پر نگاہ رکھو اس واسطے کہ ہم سلطان کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔ جس وقت شیخ بغداد میں پہنچتے تھے اہل بغداد جلدی آپ کو گھیر لیتے تھے شیخ کہتے تھے میں زیارت آنحضرت رضی اللہ عنہ کے واسطے حاضر ہوا ہوں جس وقت دروازہ مدرسہ پر پہنچتے تھے پابرہنہ ہو جاتے تھے، توقف کرتے تھے جب آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اے برادر میرے پاس آؤ اس وقت مدرسہ میں جاتے تھے باادب تمام ایک

جانب بیٹھ جاتے تھے آنحضرت رضی اللہ عنہ شیخ سے فرماتے تھے
تم خوف کرتے ہو حالانکہ شحنۂ عراق ہو۔ شیخ عرض کرتے تھے یا سیدی
آپ سلطان ہیں اگر آپ مجھے امان عطا فرمائیں گے تو میرا خوف
جاتے گا، امن حاصل ہو گا۔ اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ فرمایا
کرتے تھے اب تم پر خوف نہ ہوگا۔ مشائخ نے روایت کی ہے۔ کہ
ایک روز ہم شیخ علی بن ہیتی کے پاس حاضر ہوئے صاحب دیوان
خلیفۂ بغداد بھی حاضر تھا اسی وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کا فرمان
شیخ کو پہنچا شیخ مجلس میں کھڑے ہو گئے، کمر باندھی تعمیل حکم کرنے
لگے۔ صاحب دیوان نے شیخ سے کہا یا سیدی یہ کیا بات ہے۔ شیخ
نے کہا اگر تجھے کوئی حکم خلیفۂ بغداد کا پہنچے تو کیا کرے۔ صاحب
دیوان نے کہا اسی طور سے تعمیل کروں جس طرح آپ نے تعمیل
کی شیخ نے کہا مجھے خلیفہ کا حکم پہنچا اس کی تعمیل میں مجھے تعجیل فرض
ہے۔ صاحب دیوان نے کہا وہ کون شخص ہیں۔ شیخ نے جواب دیا
آنحضرت رضی اللہ عنہ اس وقت خلیفۂ اولیاء اور مشائخ کے بادشاہ
وسلطان وجود ہیں۔ مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ ابو عمر عثمان
بن مرزوق قریشی کہتے تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ ہمارے امام
وشیخ وسید ہیں۔ کوئی ولی اللہ اس وقت ایسا نہیں ہے جس پر
آپ کی بخشش نہ ہو۔ آپ پر کسی کی بخشش و احسان
سوائے اللہ جل شانہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نہیں ہے۔ مشائخ نے روایت کی ہے کہ شیخ قدوہ ماجد کردی کہتے
تھے کہ اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ امام طریق اور ہمارے پیران

باب سوم

ذکر نسب وصفت آنحضرت رضی اللہ عنہ میں

RekhtaDownload.com

آنحضرت رضی اللہ عنہ غوث اعظم شیخ شیوخ العالم شیخ الاسلام امام طریقت وشریعت وحقیقت قطب الاقطاب ارشادی بالاصالت سید السادات منبع الخیر والبرکات الشیخ محی الدین ابو محمد السید الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی بن ابی صالح موسیٰ بن ابی عبداللہ ابن یحییٰ الزاہد ابن محمد بن داؤد بن موسیٰ بن عبداللہ ابن موسیٰ الجون بن عبداللہ المحض اور مجل بھی کہتے ہیں ابن الحسن المثنیٰ بن امام الحسنؓ ابن الامام امیر المومنین وامام المتقین اسد اللہ الغالب مظہر العجائب والغرائب سیدنا ومولانا علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اجمعین بسبطِ ابی عبداللہ الصومعی الزاہد آنحضرت رضی اللہ عنہ قصبۂ جیل میں پیدا ہوئے اسی واسطے جیل کی طرف منسوب ہیں۔ لفظ جیل بکسر جیم وسکون یا جیل علحدہ علحدہ قصبے ہیں قریب طبرستان اسے جیلان اور

گیلان بھی کہتے ہیں۔ گیل بھی ایک قصبہ ہے۔ دجلہ کے کنارہ واسط کی راہ میں بغداد سے ایک روز کی راہ پر اسے جیل العجم بھی کہتے ہیں اسی واسطے کہا جاتا ہے گیل عجم اور گیل عراق اور جیل زبر دائن ایک قصبہ ہے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ جیلانی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے جد امجد کی طرف جو جیلان تھے منسوب ہے ابو عبداللہ الصومعی بزرگان مشائخ و سرداران زاہدین سے صاحب کرامات بزرگ و احوال سنیہ تھے۔ حضرت صومعی کی کرامات بہت مشہور و معروف ہیں۔ مستجاب الدعوات تھے اسی واسطے مشائخ عراق عجم اکثر آپ کی خدمت میں حاضر ہوتے تھے۔ بارہا آپ امور آئندہ کی خبر دیتے تھے اسی طرح وہ امر واقع ہوتے تھے۔ والدہ ماجدہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ام الخیر امۃ الجبار فاطمہ بنت ابی عبداللہ الصومعی ہیں یہ مکرمہ معظمہ صاحب خیر و برکت تھیں۔ شیخ الا بیض ابو محمد عبداللطیف بن الشیخ القدوہ ابی النجیب عبدالقاہر سہروردی نے مشائخ سے روایت کی ہے کہ سیدہ مکرمہ والدہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قدم زہد و تقوے میں مضبوط تھا۔ اکثر مرتبہ فرماتی تھیں جب میرا بیٹا عبدالقادر رضی اللہ عنہ پیدا ہوا۔ ماہ مبارک رمضان میں کبھی دن کو دودھ نہیں پیا۔ ایک مرتبہ ہلال رمضان میں اشتباہ ہوا مجھ سے لوگوں نے دریافت کیا میں نے کہا آج میرے بیٹے نے دن کو دودھ نہیں پیا پھر معلوم ہوا کہ وہ روز ماہ رمضان کا تھا یہ کرامت مشہور ہوئی کہ سادات شرفا میں ایک بچہ ہے رمضان میں دن کو دودھ نہیں پیتا چھوٹے بھائی آنحضرت رضی اللہ عنہ

کے ابو احمد عبد اللہؒ عالم و صاحب خیر و برکت تھے۔ جوانی میں وفات کی جیلان میں دفن ہوئے آپ کی عمہ مکرمہ شیخنی صالحہ ام محمد عائشہ صاحب کرامات و خیر و برکت تھیں روایت کی گئی ہے کہ جیلان میں قحط سالی ہوئی مشائخ نے استسقا کی نمازیں پڑھیں مگر بارش نہ ہوئی۔ تمامی مشائخ ابی ام محمد عائشہ آپ کی عمہ مکرمہ کی خدمت میں حاضر ہوئے بارش کا سوال کیا شیخنہ مکرمہ صحن مکان میں کھڑی ہوئیں مکان کو جاروب سے صاف کیا خداوند قدیر جل سبحانہ کی درگاہ میں عرض کیا اے میرے رب میں نے مکان کو جاروب کیا تو باران رحمت برسا مشائخ نے بیان کیا ہے اس وقت ایسی بارش ہوئی جس طرح آب دہن مشک سے جاری ہوتا ہے۔ شیخنہ مکرمہ کا سن زاید ہوا جیلان میں بعد وفات دفن ہوئیں۔ لفظ جون بمعنی سیاہی اور سفیدی کے مستعمل ہے چونکہ موسےٰ رضی اللہ عنہ بھی گندم گون تھے اسی واسطے آپ کا لقب جون ہوا۔ اور والدہ ماجدہ موسیٰ رضی اللہ عنہ جب شصت سالہ تھیں آپ نے رحم میں قرار پایا تھا۔ یہ امر مشہور رہے کہ زن شصت سالہ سوائے قریشیہ کے حاملہ نہیں ہوتی۔ اور پنجاہ سالہ سوائے عربیہ کے والدہ موسےٰ رضی اللہ عنہ کی سلمہ بنت محمد بن طلحہ بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی بکر ان الصدیق رضی اللہ عنہ ہیں۔ لفظ محض بمعنی خالص کے ہے چونکہ والدہ ماجدہ حضرت عبد اللہ کی فاطمہ بنت امام حسین علیہ السلام ہیں اور والد ماجد حضرت عبد اللہ کے امام حسن ابن علی کرم اللہ وجہہ ہیں کوئی اور قوم سوائے سادات کے جانبین سے شریک نہ تھی۔ آپ محض سید اور کریم الطرفین تھے اسی واسطے آپ کا لقب

عبداللہ محض ہوا۔ لفظ مثنیٰ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا لقب ہے اس واسطے کہ آپ حضرت امام حسن علیہ السلام کے صاحبزادہ ہیں۔ چونکہ آپ کا بھی اسم مبارک حسن تھا۔ اس واسطے مثنیٰ آپ کا لقب ہوا۔ مشائخ سے روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ علماء کا لباس زیب بدن فرماتے تھے۔ صوف کی چادر اوڑھتے تھے خچر پر سوار ہوتے تھے۔ مشائخ آپ کی غاشیہ برداری کرتے تھے بلند کرسی پر اجلاس فرما کر بلند آواز سے وعظ و کلام فرماتے تھے تکلم میں کسی قدر سرعت تھی۔ جس کام کو حکم فرماتے تھے اسی وقت حاضرین تعمیل کرتے تھے۔ جس وقت کوئی شخص کیسا ہی سیاہ قلب آپ کو دیکھتا تھا اس کے قلب کو نرمی حاصل ہوتی تھی۔ نفاق، بغض، کینہ حسد اس شخص کے قلب سے بالکل زائل ہو جاتا تھا دنیا کی محبت کو فراموش کرتا تھا۔ جب کوئی آپ کو دیکھتا تھا تحقیق وہ ایک عالم کے آدمیوں کو دیکھتا تھا جس وقت آپ مسجد جامع کو تشریف لے جاتے تھے بازاروں میں لوگ ٹھہر جاتے تھے۔ اللہ جل شانہ سے اپنی حاجات کی دعا مانگتے تھے۔ روایت ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جامع مسجد میں عطسہ ہوا یعنی چھینک آئی۔ اہل مسجد نے تشمیت کی یعنی جواب عطسہ دیا اس قدر آوازیں بلند ہوئیں کہ مسجد گونج اٹھی اس روز مقصورہ مسجد میں المستنجد باللہ خلیفہ بھی موجود تھا۔ خلیفہ نے دریافت کیا یہ آواز کیسی ہے۔ اہل مسجد نے بیان کیا آنحضرت رضی اللہ عنہ کو عطسہ ہوا اس کا جواب اہل مسجد نے دیا ہے اس امر سے خلیفہ کو بہت خوف ہوا آنحضرت رضی اللہ عنہ صاحب ہیبت

عظیمہ تھے جس وقت کسی کی طرف دیکھتے تھے قریب ہوتا تھا وہ خوف سے گر پڑے بارہا اندام پر رعشہ پڑ جاتا تھا۔ جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ جلوس فرماتے تھے۔ گرد آپ کے اہل مجلس حلقہ باندھ کر باادب تمام بیٹھے تھے یہ معلوم ہوتا تھا آپ شیر ہیں ان سب پر آپ کی ہیبت ہے۔ نہیں سنا گیا کوئی ولی اللہ جس کے حکم کی اس قدر جلدی جلدی تعمیل کی گئی ہو جس طور سے آپ کے حکم کی بزدری وبسہولت تعمیل ہوتی تھی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نحیف البدن واعز اندام بلند قد پہن سینہ تھے۔ ریش مبارک طویل وعریض سرخ رہبیار رنگ دونوں ابرو ملے ہوئے تھے۔ آپ بلند آواز اور بلند مرتبہ اور صاحب علم کثیر تھے۔ آپ نے چالیس برس مخلوق الٰہی میں کلام فرمایا یعنی وعظ کہا اور تینتیس سال تدریس فرمائی اور فتوے دیا ولادت باسعادت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی جیلان شریف میں ۴۷۱ھ چار سو اکہتر یا اکہتر میں ہوئی۔ اور ۵۶۱ھ پانسو اکسٹھ میں وفات فرمائی۔ بغداد شریف میں تشریف فرما ہوئے اس وقت سن مبارک اٹھارہ سال کا تھا اولاً حفظ قرآن شریف شروع کیا اسرار ظاہری وباطنی قرآن شریف پر کماحقہ اطلاع پائی۔ ازاں بعد فقہ مذہبی حاصل فرمایا۔ علم خلاف پر اصولاً وفروعاً مہارت حاصل فرمائی۔ علم حدیث کو اکابر علماء اور ائمہ امت سے سماعت فرمایا۔ تھوڑے عرصہ میں جامع جمیع علوم عقلی ونقلی ہوگئے۔ تمامی علمائے عالم پر جمیع علوم میں فائق ہوئے ازاں بعد اللہ جل شانہ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کو واسطے ہدایت خلق

کے مامور فرمایا آپ کے کلام کو خاص وعام کے نزدیک قبول
تمام ہوا اللہ جل شانہ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے قلب سے
اپنی حکمت اور قدرت ظاہر فرمائی۔ نشانیاں اور شواہد ولایت
اور خصوصیت آپ سے ظاہر ہوئیں۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا مجاہدات
میں قدم مستحکم ہوا وہوس سے تجرد خالص تھا۔ ماسوائے اللہ سے
انقطاع کلی تھا آنحضرت رضی اللہ عنہ طلب مولا میں شداید اور
بلایا پر از حد صابر تھے۔ زاں بعد مدرسہ میں جو آپ کے طرف
منسوب ہے درس و وعظ فرمایا فتوے دینا شروع کئے زیارات
اور نذور کا قصد فرمایا اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت
میں واسطے انتفاع اور تحصیل علوم کے فقہا اور علماء اور صالحین
مجمع کرتے تھے آپ کی صحبت و کلام سے نفع کثیر اٹھاتے تھے
جو طالب علم خدمت میں حاضر ہوا پھر وہ کسی عالم کے پاس نہ گیا
اس واسطے کہ ایسی جامعیت علوم عالم میں کسی کو نہ تھی۔ ہزارہا
اشخاص دست حق پرست پر آپ کے توبہ کرتے تھے۔ آپ کے
مدرسہ میں درس تفسیر و حدیث اور مذہب اور علم خلاف ہوتا تھا
صبح وشام تفسیر و علوم حدیث و مذہب و خلاف اصول و نحو
کا درس ہوتا تھا۔ بعد نماز ظہر قرآن شریف کی قرأت ہوتی تھی۔
آنحضرت رضی اللہ عنہ کو اللہ جل شانہ نے مفاتیح معارف وحقائق
تفویض فرمائی تھیں۔ سلطنت معارف وحقائق آپ کی طرف منتہی
ہو گئی تھی علوم نقلی و عقلی کو فروعاً واصولاً ثابت فرماتے تھے۔
قولاً و فعلاً مدد حق فرماتے تھے۔ بہت کتابیں آپ نے تصنیف فرمائیں

جس میں غیر متناہی فوائد تھے۔ تمام عالم میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کا شہرہ ہوا اکناف وجوانب عالم سے مخلوق الہی واسطے حصول فیوض کے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے لگی۔ ہر شخص کی زبان پر آپ کی تعریف و توصیف تھی۔ طرح طرح سے اقطاب وابدال علماء و فقہاء اور مخلوق الہی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اوصاف بیان کرتی تھی۔ بعض اشخاص آپ کو صاحب بیانین ولسانین بعض کریم الجدین والطرفین بعض صاحب برہانین وسلطانین بعض امام الفریقین والطریقین بعض قطب الخافقین وغوث الثقلین کہتے تھے۔ فرد آفاقہا گردیدہ ام مہر بتان ورزیدہ ام بسیار خوبان دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری ۔ اس قدر علماء اور فقہاء اور اولیاء اللہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی شاگردی سے مشرف ہوئے ہیں جن کی تعداد نہیں ہو سکتی۔ صاحب بہجۃ الاسرار نے بیان کیا ہے کہ جماعت بیش از بیش علماء اور فقہا اور اعیان مشائخ اور اولیاء اللہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی محبت میں راسخ رکھتے تھے از حد تعظیم و ادب کرتے تھے۔ آپ کے فضل اور بلندی مرتبہ کے معترف تھے۔ آپ کے مناقب کو بیان کرتے تھے۔ آپ کے طریقہ کے اتباع کی وصیت کرتے تھے۔ اس وقت کے تمام مشائخ اور علماء اور فقہا اور اولیاء اللہ بتمامہ قاری تھے۔ شیخ الامام ابو محمد ابراہیم بن محمود البطائحی جو عمدہ فقہاء و قراء اعلم اولیاء اللہ میں کہتے تھے اللہ جل شانہ کے نزدیک بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام کے میرے شیخ اور پیشوا الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہم ہیں۔ شیخ قدوہ ابو الفرج عبد الملک بن الشیخ الامام ابو عبد الملک

ونیال بن ابو المعالی جو پیشوائے فقہاء و محدثین و زہاد سے تھے
کہتے تھے ایک مجلس میں مجمع علماء تھا۔ شیخ شہاب الدین سہروردی اور
قاضی القضاۃ جمال الدین ابوالحسن یوسف بن رافع مقیم بھی تھے
اوصاف مشائخ کا بیان شروع ہوا کہتے تھے کہ میرے والد نے
مجھے وصیت کی کہ دائماً آنحضرت رضی اللہ عنہ کے طریقہ پر مستقیم
رہنا میں بھی اسی طریقہ پر قائم ہوں۔ روایت ہے کہ مشائخ قادریہ
جس وقت کسی سے عہد لیتے تھے کہتے تھے ہمارے اور تیرے شیخ
آنحضرت رضی اللہ عنہ ہیں۔ صاحب بہجۃ الاسرار نے آنحضرت رضی
اللہ عنہ کی اولاد اجداد اور اولاد کی اولاد کا بھی ذکر کیا ہے۔
مگر میں صرف آنحضرت رضی اللہ عنہ کی اولاد اجداد کا ذکر کرتا
ہوں ؎

RekhtaDownload.com

باب چہارم

ذکر اولاد اجداد آنحضرت رضی اللہ عنہ میں

Rekhta Download.com

شیخ الامام سیف الدین ابو عبد الوہاب جمال الاسلام پیشوائے علمار اور فخر متکلمین ہوئے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے علم فقہ حاصل کیا۔ حدیث کی سماعت کی بہت سے ائمہ امت سے علوم حاصل کئے بلاد عجم میں طلب علم کے واسطے تشریف لے گئے۔ بعد وفات آنحضرت رضی اللہ عنہ کے آپ، مدرسہ میں درس حدیث کیا وعظ کہا۔ فتوے دیئے۔ بہت علمار اور مشائخ آپ کے شاگرد ہوئے سنہ ۵۹۳ پانسو ترانوے میں پیدا ہوئے شہر بغداد میں انتقال فرمایا اور مقبرہ حلبہ میں دفن ہوئے رضی اللہ عنہ الشیخ الامام الاوحد شرف الدین ابو محمد عیسے اور دوسری کنیت آپ کی ابو عبدالرحمن مخفی آپ آفتاب عراق و مصر تھے۔ صاحب بیانین ولسانین اور سرگروہ متکلمین سے تھے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے علم فقہ اور حدیث حاصل کیا بہت سے

علماء امت سے اور علوم حاصل کیئے بغداد میں مدت تک وعظ کہا درس حدیث کیا۔ فتوے دیئے۔ علم تصوف میں جواہر الاسرار ولطائف الانوار ایک کتاب تصنیف کی۔ بہت سے حقائق اور معارف اس میں تحریر کئے ازاں بعد مصر کو تشریف لے گئے۔ وہاں بھی مدت تک درس حدیث کیا وعظ کہا فتوے دیئے۔ بہت علماء اور فقہاء اور مشائخ آپ کے شاگرد ہوئے ۵۸۰ھ میں انتقال فرمایا مصر میں دفن ہوئے آپ واسع العلم عزیز الفضل کامل العقل تھے باوجود اس قدر ومنزلت کے از حد متواضع کریم النفس اور کریم الاخلاق تھے رضی اللہ عنہ الشیخ الامام الجلیل شمس الدین ابو محمد اور دوسری کنیت آپ کی ابو عبد العزیز ہے آپ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے فقہ مذہبی حاصل کیا۔ حدیث کی سماعت کی اور ائمہ و علماء سے علوم حاصل کئے۔ مدت تک وعظ کہا درس حدیث کیا بہت سے مشائخ آپ کے شاگرد ہوئے۔ آپ وافر العقل اور کثیر العلم تھے باوجود اس علو مرتبہ کے آپ کو کمال تواضع اور حسن اخلاق تھا رضی اللہ عنہ الشیخ الامام جمال الدین ابو عبد الرحمٰن الجبار اور دوسری کنیت ابو الفرح تھی۔ علم فقہ اور حدیث آنحضرت رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا۔ اکابر علماء وائمہ امت سے اور علوم حاصل کئے مدت تک درس کیا وعظ کہا آپ سراج علماء عراق و مفتی تھے اہل علم وفضل کو از حد دوست رکھتے تھے علوم عدیدہ میں آپ کو ید بیضا تھا رضی اللہ عنہ۔ الشیخ الامام اوحد تاج الدین ابوبکر عبد الرزاق۔ آپ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے فقہ مذہبی

اور علم حدیث حاصل کیا۔ اکابر علماء امت سے علوم عدیدہ حاصل کیے جماعت کثیر مشائخ اور اولیاء آپ کے شاگرد ہوئے۔ آپ سراج عراق اور فخر حفاظ اور شرف اسلام و امت اور پیشوائے اولیاء تھے آپ کے اخلاق حمیدہ وخصائل پسندیدہ مجھے دایم الفکر اور کثیر السکوت اور صحیح الزہد اور وافر العلم افعال میں عادل تھے۔ حدیث میں ثقہ تھے۔ تیس سال آپ نے آسمان کی طرف نہ دیکھا اور سر مبارک بلند نہ فرمایا۔ اور یہ بھی ارشاد کیا کہ آسمان کی طرف دیکھنے اور سر بلند کرنے سے اللہ جل جلالہ سے حیا آتی ہے۔ ذیقعد ۵۲۸ھ میں آپ پیدا ہوئے۔ ساتویں شوال ۶۰۰ھ چھ سو میں وفات کی رضی اللہ عنہ۔

الشیخ الجلیل ابو اسحاق ابراہیم آپ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے علم فقہ اور حدیث حاصل کیا۔ ائمہ امت سے بھی حصول علم کیا۔ آپ زینت فقہائے عراق اور مفسرین اور ثقات حدیث سے تھے باوجود اس علم وفضل کے ازحد متواضع اور کثیر الاخلاق تھے۔ واسط کو تشریف لے گئے ۵۷۳ھ پانسو تہتر میں انتقال فرمایا وہیں مدفون ہوئے۔ رضی اللہ عنہ۔

الشیخ العالم الفاضل ابو الفضل محمد آپ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے علم فقہ واصول حاصل کیا اکثر علماء امت سے سماعت حدیث کی۔ آپ سردار مشائخ واصحاب تھے۔ ازحد نیک اور ثقہ تھے۔ پچیسویں ذیقعد ۶۰۰ھ چھ سو میں آپ نے انتقال فرمایا۔ بغداد میں مقبرہ حلبیہ کے اندر مدفون ہوئے رضی اللہ عنہ سے علم حدیث کی سماعت کی۔ صغرسن سے فائدہ کثیرہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے حاصل کیا دیگر علمائے امت سے بھی حدیث کی سماعت کی

آپ بقیۂ سلف تھے مدت تک درس حدیث کیا ۵۰۸ھ پانسو آٹھ میں پیدا ہوئے ستائیسویں صفر ۵۰۹ھ میں وفات فرمائی بغداد میں دفن ہوئے آپ اولاد امجاد آنحضرت رضی اللہ عنہ میں سب سے مُسن ہوئے رضی اللہ عنہ الشیخ الفاضل ابو ذکریا یحییٰ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے علم فقہ اور حدیث حاصل کیا علماء امت سے بھی علوم حاصل کئے مصر کو تشریف لے گئے آپ فقیہ اور فاضل اجل تھے باوجود اس قدر و منزلت کے نہایت کریم الاخلاق اور متواضع تھے۔ اہل علم سے محبت فرماتے تھے۔ ساتویں ربیع الاول ۵۵۰ھ پانسو پچاس میں پیدا ہوئے پندرھویں شعبان ۶۰۰ھ چھ سو میں انتقال فرمایا۔ حضرت ابو عبد اللہ عبد الوہاب اپنے برادر بزرگ کے پاس مدفون ہوئے۔ آپ اولاد امجاد آنحضرت رضی اللہ عنہ سے سب میں چھوٹے ہیں رضی اللہ عنہ الشیخ الامام العالم ضیاء الدین ابو نصر موسیٰ۔ آپ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے علم فقہ اور حدیث حاصل کیا۔ مصر کو تشریف لے گئے وہاں سے دمشق گئے وہیں متوطن ہوئے۔ آپ سراج فقہا اور زینت محدثین اور بقیہ سلف تھے آپ کو علم ادب میں کامل دستگاہ تھی۔ زاہد اور نیک تھے دمشق میں درس حدیث کیا۔ جماعت مشائخ اور علماء نے آپ سے نفع لیا سلخ ربیع الاخری ۵۳۹ھ پانسو انتالیس میں پیدا ہوئے اول شب جمادی الاخری ۶۱۸ھ چھ سو اٹھارہ میں انتقال فرمایا۔ شفع جبل قاسون دمشق میں مدفون ہوئے آپ نے تمامی اولاد امجاد آنحضرت رضی اللہ عنہ میں سب سے بعد میں انتقال فرمایا ہے رضی اللہ عنہ

ابو محمد یوسف ابن امام ازجی عبدالرحیم بن علی النخوری نے کہا ہے کہ حافظ ابو العباس احمد کہتے تھے ایک روز میں اور تمہارے والد آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ایک قاری نے ایک آیت قرآن شریف کی پڑھی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اس آیت کی تفسیر فرمانی شروع کی ہر وجہ پر میں تمہارے والد سے دریافت کرتا تھا کہ تم اس وجہ کو جانتے ہو وہ جواب دیتے تھے کہ ہاں جانتا ہوں یہاں تک کہ گیارہ وجوہات آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمائیں۔ اور تمہارے والد نے ہر وجہ پر یہی کہا کہ میں جانتا ہوں۔ جب آپ نے بارہویں وجہ ارشاد فرمائی اس وقت تمہارے والد نے کہا اسے نہیں جانتا ہوں یہاں تک کہ پھر آپ نے چالیس وجوہات سوائے ان گیارہ کے اور فرمائیں ہر وجہ پر تمہارے والد نے کہا اسے نہیں جانتا حالانکہ آنحضرت رضی اللہ عنہ ہر وجہ کو اس کے قائل کی طرف منسوب فرماتے جاتے تھے اس روز ہمیں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے علم سے کمال تعجب ہوا پھر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اب ہم قال کو چھوڑتے ہیں حال کی طرف متوجہ ہوتے ہیں لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ بمجرد اس ارشاد کے خلق اللہ کو سخت اضطراب ہوا اور حال و وجد طاری ہوا تمہارے والد نے اپنے جامہ کو پارہ پارہ کیا یہ کیفیت آپ کے علم ظاہری کی ہے لیکن علم لدنی اور باطنی پس اس کے بیان کی گنجائش کسی طرح نہیں ہو سکتی چنانچہ ایک وصف علم لدنی کا بیان کیا جاتا ہے اکثر مشائخ نے شیخ کیمانی اور شیخ بزاز سے روایت کی ہے کہتے تھے کہ ایک روز ہم آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اس

وقت آپ دودھ پی رہے تھے آپ نے ایک آواز سخت دی اور فرمایا اس وقت میرے قلب پر ستر دروازے علم لدنی کے کھولے گئے ہر علم کی وسعت مثل وسعت زمین و آسمان کے ہے پھر آپ نے معارف اہل خصوص میں کلام فرمایا حاضرین کو اس کلام سے کمال دہشت ہوئی چنانچہ اس طور کے کلمات آپ کے وعظ کا جہاں بیان ہوگا ذکر کیے جائیں گے مشائخ نے بیان کیا ہے کہ بلاد و امصار دعالم اور خصوص عراق سے اکثر فتوے آپ کے پاس آتے تھے آپ فتوے کو اپنے پاس رکھ کر مطالعہ نہیں فرماتے تھے بلکہ بلا تامل وفکر اس کا جواب تحریر فرماتے تھے جب آپ کے فتوے علماء کے پاس جاتے تھے اصابت فتوے سے زاہد علماء کو آنحضرت رضی اللہ عنہ کے تعجیل جواب سے تعجب ہوتا تھا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ مذہب شافعی اور حنبلی پر فتوے دیتے تھے اور بعض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اربعہ پر فتوے دیتے تھے سوائے آپ کے کسی کا فتوے نہ چلتا تھا۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ عجم سے ایک فتوے آیا اس کے جواب میں علمائے عراقین عاجز ہو گئے تھے کسی نے جواب شافی نہیں دیا تھا صورت فتوے یہ تھی۔

فتوے۔ کیا فرماتے ہیں سادات علما ایسے شخص کے بارے میں جس نے حلف کیا تین طلاق کے ساتھ کہ میں اللہ تعالے کی ایسی عبادت کروں گا جس میں کوئی انسان عالم کا میرے شریک نہ ہو پس کون سی عبادت ہے جس سے اپنی قسم میں سچا ہو۔ جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فتوے ملاحظہ فرمایا بمجرد ملاحظہ کے جواب ارشاد فرمایا مکہ شریف جا کر

اکیلا خانہ کعبہ کا طواف کرے اسی وقت فتونے لینے والا فتوے لے کر چلا گیا شب بھی بغداد میں اس نے نہ گزاری۔ شیخ قدوہ ابوالحسن علی ابن ہیتی نے بیان کیا ہے کہ میں اور شیخ بقا ابن بطو آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ قبر امام احمد حنبلؒ کی زیارت کے واسطے گئے ہم نے دیکھا کہ شیخ احمد حنبلؒ اپنی قبر سے نکل آئے آنحضرت رضی اللہ عنہ کو اپنے سینے سے لگایا۔ ایک خلعت پہنایا اور فرمایا کہ اسے شیخ عبدالقادر بتحقیق علم شریعت اور علم طریقت اور علم حال اور فعل حال میں آپ کی طرف خلق اللہ محتاج ہو گی۔ رضی اللہ عنہ شریف ابو عبداللہ محمد بن الشیخ ابوالعباس خضر حسینی موسے نے بیان کیا ہے کہ میں نے اپنے والد سے سنا ہے فرماتے تھے میں نے خواب میں دیکھا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں ایک مکان وسیع ہے۔ اس میں مشائخ بر و بحر جمع ہیں۔ صدر مجلس میں آنحضرت رضی اللہ عنہ تشریف فرما ہیں۔ کسی شیخ کے سر پر عمامہ ہے کسی کے عمامے پر ایک طرحہ کسی پر دو طرحے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے عمامے پر تین طرحے ہیں مجھے از حد فکر ہوئی اسی فکر میں بیدار ہوا اپنے سرہانے آپ کو کھڑے ہوئے دیکھا آپ نے فرمایا کہ اسے خضر ایک طرحہ علم شریعت، دوسرا علم طریقت اور تیسرا علم حقیقت کا ہے۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے مشائخ نے دریافت کیا کہ آپ کا اسم مبارک محی الدین کیوں ہوا فرمایا کہ ایک زمانہ میں میں سیاحت کر کے بغداد کو جمعہ کے دن پا برہنہ آتا تھا میرا گذر ایک بیمار متغیر اللون کمزور پر ہوا اس شخص نے مجھ سے کہا السلام علیک یا عبدالقادر میں نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے کہا کہ آپ میرے

قریب تشریف لائیں میں اس کے قریب گیا اس نے کہا مجھے بٹھا دو میں نے بٹھا دیا اس کا رنگ و رونق وصورت بہت اچھی ہو گئی۔ تندرست ہو گیا مجھ سے کہا کہ آپ مجھے جانتے ہیں میں نے کہا نہیں اس نے کہا کہ میں آپ کے جد امجد کا دین ہوں میرا یہ حال ہو گیا تھا اللہ تعالےٰ جل شانہ نے آپ کے سبب سے مجھے زندہ کیا آپ محی الدین ہیں۔ میں وہاں سے جامع مسجد کی طرف چلا۔ راہ میں ایک شخص نے مجھ سے کہا یا سید محی الدین جب میں نے نماز جمعہ ادا کی اس وقت تمامی اشخاص جلدی جلدی میرے ہاتھ کو بوسہ دیتے تھے اور کہتے تھے یا محی الدین یا محی الدین اس سے قبل مجھے محی الدین کوئی نہیں کہتا تھا رضی اللہ عنہ۔

باب پنجم

ذکر طریق آنحضرت رضؓ میں

Rekhta Download.com

ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی نے بیان کیا ہے کہ شیخ ابوالحسن علی بن ہیتی سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے طریقہ کا حال دریافت کیا گیا شیخ نے بیان کیا آنحضرت رضی اللہ عنہ بغیر مدد و قوت خود ہر امر کو اللہ جل شانہ کی تفویض کرتے ہیں آپ کا طریقہ تجرید توحید اور توحید تفرید ہے۔ آپ کو مقام عبدیت میں معہ اسرار عبدیت حضوری ہے آپ کو کمال ربوبیت کا ملاحظہ ہے آپ ایسے بندہ ہیں جو مصاحبت تفرقہ سے معائنہ جمع تک باوجود پابندی احکام شریعت کے بلند ہوئے ہیں۔ شیخ عدی بن مسافرؒ سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا کیا طریقہ ہے۔ شیخ نے کہا آپ کا طریق بموافقت روح و قلب و اتحاد ظاہر و باطن قضاو قدر کی فرمانبرداری ہے۔ آپ کا طریق صفات نفس اور نفع و ضرر اور قرب و بعد سے علحدگی ہے۔ شیخ بقا ابن بطوؒ بیان

کرتے تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا طریقہ اتحاد قول و فعل اور اتحاد نفس و قلب تھا اور اتحاد اخلاص و تسلیم آپ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہر لحظہ خطرہ نفس و وارد حال پر حکم کرتے تھے آپ کو ہر آن اللہ جل شانہ کے ساتھ ثبات تھا شیخ ابوالفرح عبدالرحیم بیان کرتے تھے کہ میں بغداد میں آیا آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کا حال اور فراغ قلب اور خلو اسرار ایسا دیکھا جس سے میری عقل زائل ہو گئی ہیں اُم عبیدہ میں اپنے ماموں شیخ احمد رفاعیؒ کے پاس گیا۔ طریقہ آپ کا بیان کیا شیخ نے کہا اے پسر جو چیز آپ کو وصول ہوئی ہے اور جس پر آپ کو قیام ہے کون شخص مثل ہیں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی اس کی طاقت رکھتا ہے شیخ عارف ابوالحسن علی القریشی بیان کرتے تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا طریق یہ تھا کہ آپ کو از روئے وصف و حکم و حال کے توحید تھی۔ شریعت پر ظاہرا اور باطناً ثبات اور قیام تھا اغیار سے قلب آپ کا فارغ تھا آپ اللہ جل شانہ کا ایسے اسرار کے ساتھ مشاہدہ کرتے تھے جس میں شکوک کو دخل نہ تھا۔ اللہ جل شانہ کے ساتھ ایسے اسرار تھے جس میں کوئی شریک نہ تھا۔ ملک اعظم اور کنز اکبر آپ کے زیر قدم رکھا گیا اگر تو آپ کو دیکھتا البتہ یقین کرتا کہ آپ ایسے ہیں جو اپنے رب کی طرف فائق ہوئے ہیں اور آپ جمیع اہل طریق سے شدت ولزوم میں قوی تھے۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک روز میرے نفس نے تنگی کی طالب راحت و فرحت ہوا مجھ سے کہا گیا کہ تو کیا چاہتا ہے۔ میں نے کہا ارادہ کرتا ہوں

کہ مجھے ایسی موت آئے جس میں حیات نہ ہو اور ایسی حیات ہو جس میں موت نہ ہو۔ دریافت کیا گیا وہ موت جس میں حیات نہ ہو اور وہ حیات جس میں موت نہ ہو کیا چیز ہے میں نے کہا جس موت میں حیات نہیں ہے وہ میرا مرنا ہے کہ جس میں ضرر اور نفع اپنی جنس مخلوق کا نہ دیکھوں اپنے نفس و خواہش اور دنیا اور آخرت میں۔ مجھے ایسی موت ہو کہ ان سب میں پھر مجھے حیات نہ ہو لیکن حیات جس میں موت نہ ہو وہ یہ ہے کہ فعل رب جل شانہ کے ساتھ بغیر میرے وجود کے مجھے حیات ہو اور اللہ جل شانہ کے ساتھ میرے وجود کا ہونا موت ہے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا حال اللہ جل شانہ کے ساتھ ترک اختیار اور سلب ارادہ تھا شیخ عارف ابو عبداللہ محمد بن ابوالفتح الہروی رح نے بیان کیا ہے کہ میں چالیس سال آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر رہا۔ عشاء کے وضو سے صبح کی نماز آنحضرت رضی اللہ عنہ کو پڑھتے دیکھا۔ بارہا خلیفہ بغداد شب کو حاضر ہوتا تھا کہ آپ کے پاس بیٹھے مگر کبھی اجتماع کا اتفاق نہ ہوتا تھا اکثر شب کو میں حاضر رہا آپ کا یہ رویہ تھا کہ اول شب میں تھوڑی نماز ادا فرماتے تہائی رات تک ذکر فرماتے جس وقت ثلث شب گذر جاتی اس وقت فرماتے تھے المحیط العالم الرب الشہید الحسیب الفعال الخالق الخلاق البارئ المصور جسم مبارک آپ کا کبھی لاغر کبھی توانا ہو جاتا تھا۔ ہوا میں بلند ہو کر غائب ہو جاتے تھے۔ پھر دوسرے ثلث تک قیام کر کے نماز ادا فرماتے تھے سجدہ میں اس قدر درنگ فرماتے تھے کہ زمین پر نقش پیشانی ہو

جاتا تھا پھر جلوس فرماکر مراقبہ فرماتے تھے آپ کو ایسا نور احاطہ کرتا تھا جس کے دیکھنے سے آنکھیں بند ہو جاتی تھیں حتےٰ کہ نظر سے غائب ہو جاتے تھے اکثر سلام علیک کی آواز میرے کان میں آتی تھی آپ سلام کا جواب دیتے تھے یہاں تک کہ صبح کی نماز پڑھتے تھے مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے پچیس سال بقدم تجرید صحرا اور خرابہ عراق میں سیاحت کی نہ کوئی مجھے جانتا تھا نہ میں کسی کو جانتا تھا اکثر طوائف رجال الغیب اور نبی جان میرے پاس آتے تھے انہیں معرفت الٰہی تعلیم کرتا تھا چالیس سال میں نے عشاء کے وضو سے صبح کی نماز پڑھی پندرہ سال بعد نماز کے قرآن شریف ایک قدم پر قائم ہو کر پڑھا ایک میخ دیوار میں ٹھونک لی تھی اُسے پکڑے رہتا تھا کہ خواب نہ آئے اسی طرح صبح ہو جاتی تھی۔ اکثر اوقات چالیس چالیس روز تک کوئی قوت نہیں ملتی تھی۔ اکثر خواب میں میرے پاس متشکل ہو کر آتی تھی صبح کو چلی جاتی تھی۔ اور شہوات دنیا میرے پاس اچھی اور بُری صورت سے متشکل ہو کر آتی تھی جب میں اس پر خفگی کرتا تھا۔ گیارہ سال برج عجمی میں ریاضت کی اسی سبب سے وہ برج عجمی مشہور ہوا۔ میں نے اللہ جل شانہٗ سے عہد کیا تھا جب تک تو نہ کھلائے گا نہ کھاؤں گا نہ پیوں گا حتیٰ کہ اس عہد میں چالیس روز مجھ پر گذر گئے میں نے نہ کھایا نہ پیا۔ چالیس روز کے بعد ایک شخص میرے واسطے کھانا لایا سامنے رکھ کر چلا گیا۔ قریب تھا کہ میرا نفس شدت گرسنگی سے اُس کھانے پر گر پڑے۔ مگر میں نے حلف کیا تھا کہ جس امر کا عہد میں نے اللہ جل شانہ سے کیا

ہے اس کے خلاف نہ کروں گا حتے کہ میرے بطن سے آواز الجوع الجوع بلند ہوئی اس کی طرف بھی خیال نہ کیا۔ اسی وقت شیخ ابوسعید مبارک مخزومی میرے پاس آئے آواز الجوع الجوع سنی۔ دریافت کیا یہ کیسی آواز ہے میں نے کہا کہ یہ میرے نفس کا اضطراب وقلق ہے لیکن میری روح کو اللہ جل شانہ کے ساتھ سکون وقرار ہے۔ شیخ نے مجھ سے کہا کہ باب ازج میں میرے پاس آؤ اور مجھے چھوڑ کر چلے گئے۔ میں نے اپنے دل میں کہا میں ہرگز نہ جاؤں گا۔ پھر خضر علیہ السلام میرے پاس آئے مجھے اپنے ہمراہ شیخ ابوسعید کے پاس لے گئے شیخ کے پاس طعام تیار تھا مجھے اپنے ہاتھ سے کھانا کھلایا حتے کہ میں سیر ہو گیا پھر مجھے خرقہ پہنایا میں نے شیخ کے پاس اذکار و اشغال شروع کئے۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرتؓ فرماتے تھے جس زمانہ میں میں سیاحت کرتا تھا ایک شخص میرے پاس آیا۔ میں نے اسے کبھی نہ دیکھا تھا مجھ سے کہا آیا تمہیں صحبت سے رغبت ہے میں نے کہا ہاں اس نے یہ شرط کی کہ اگر مخالفت نہ کرو میں نے کہا البتہ مجھ سے کہا تم یہاں توقف کرو جب تک میں آؤں۔ یہ کہہ کر غائب ہو گیا ایک سال کے بعد آیا میں اسی مکان میں موجود تھا میرے پاس ایک لحظہ توقف کیا اور پھر مجھ سے کہا تم اسی مقام پر قیام کرو جب تک میں آؤں یہ کہہ کر چلا گیا پھر ایک سال کے بعد آیا۔ میں وہیں موجود تھا اور پھر یہی کہہ کر چلا گیا اور بعد ایک سال کے آیا۔ میں وہیں موجود تھا جب چوتھی مرتبہ آیا نان وشیر اپنے ہمراہ لایا۔ کہا میں خضرؑ ہوں مجھے حکم ہے کہ آپ کے ہمراہ یہ نان وشیر کھاؤں۔

پھر میں نے اور انہوں نے ہمراہ کھانا کھایا۔ مجھے ہمراہ لے کر بغداد میں داخل ہوئے۔ مشائخ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اس مدت میں آپ نے کیا نوش فرمایا ارشاد فرمایا جو حلال چیزیں زمین پر گری ہوتی تھیں وہ کھاتا تھا مشائخ نے بیان کیا ہے۔ کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے بارہا دنیا اور زینت، و شہوات دنیا اچھی صورت سے متشکل ہو کر میرے پاس آتے تھے گا ہے مجھ سے محاربہ کرتے تھے گا ہے خوشامد مگر میرا اللہ میری حمایت اور مدد فرماتا تھا میں اس کی طرف التفات نہ کرتا تھا۔ مشائخ نے بیان کیا ہے۔ کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے شیاطین سوار و پیدل طرح طرح کی اشکال و سلاح سے آراستہ ہو کر مجھ سے صف قتل آراستہ کرتے تھے آگ کے انگارے میری طرف پھینکتے تھے میرا قلب ہرگز خائف نہ ہوتا تھا کوئی شخص مجھے آواز دیتا کہ اے عبدالقادر قائم رہ ہم تیری مدد اور تائید کرتے ہیں۔ وہ گروہ شیاطین چپ و راست جس طرف سے آتے تھے اسی طرف فرار کرتے تھے۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے شیطان اکیلا بارہا میرے پاس آتا تھا مجھ سے کہتا تھا یہاں سے چلا جا مجھے طرح طرح سے خوف دلاتا تھا میں اس کے منہ پر طمانچہ مارتا تھا شیطان فرار کرتا تھا جب میں لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم ط کہتا تھا وہ جل جاتا تھا مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ میں نے شیطان کو دور بیٹھے دیکھا کہ اپنے سر پر خاک ڈال رہا ہے اور رو کر کہتا تھا اے عبدالقادرؓ میں تجھ سے مایوس ہو گیا میں

نے اُس سے کہا کہ اے نزیان کار و اے ملعون میں ہمیشہ تجھ سے خوف کرتا ہوں شیطان نے مجھ سے کہا یہ امر مجھ پر از حد شدید ہے مشائخ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے گرداگرد شرک ہائے کثیر و خیالات و دوام چھائے گئے۔ میں نے دریافت کیا یہ کیا چیزیں ہیں کہا یہ اشراک دنیا ہے جو تیری مثل کے اشخاص کو ملی ہے اس کے دفع میں ایک سال میں نے توجہ کی وہ سب منقطع ہو گئے بار دیگر میرے واسطے بہت سی چیزیں کھولی گئیں میں نے دریافت کیا یہ کیا ہے کہا یہ اسباب خلق ہے جو تجھ سے متصل ہے میں نے اس کے دفع میں بھی توجہ کی ایک سال کے بعد وہ بھی منقطع ہوئے صرف میں تنہا رہ گیا پھر میرے واسطے امور باطن کھولے گئے۔ میں نے اپنے قلب کو اکثر اسباب سے متعلق پایا۔ میں نے کہا یہ کیا بات ہے جواب دیا گیا یہ تیرے ارادے اور اختیارات ہیں۔ اس کے دفعیہ میں بھی میں نے توجہ کی وہ بھی منقطع ہو گئے میرا قلب ان سے خالی ہوا پھر میرے نفس کا حال مجھ پر کھولا گیا میں نے اپنے نفس کو دیکھا کہ ہوا و ہوس اس کی موجود ہیں اور شیطان ابھی سرکش ہے اس میں بھی میں نے ایک سال توجہ کی میں بری ہو گیا۔ ہوس نفسانی زائل ہوئی شیطان مسلمان ہو گیا کل امور اللہ تعالےٰ کے واسطے ہو گئے میں اکیلا رہ گیا۔ پھر میں اپنے مطلوب تک نہیں پہنچا کہ باب توکل کی طرف اور وہاں سے باب الشکر اور باب التسلیم اور باب الفنا اور باب القرب و مشاہدہ کی طرف کھینچا گیا لیکن ان میں زحمت پائی پھر باب فقر کی طرف کھینچا گیا اُسے خالی پایا۔ جب میں اس باب میں داخل

ہوُا جو چیزیں چھوڑ دی تھیں وہاں موجود پائیں پھر کنز اکبر میرے واسطے کھولا گیا مجھے عزت اور حریتہ خالص عطا کی گئی صفات نفسانی منسوخ ہوئیں وجود ثانی عطا ہوُا والحمد للہ تعالےٰ۔ شیخ جلیل ضیاء الدین ابو نصر موسیٰ ابن الشیخ محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا ہے کہ میرے والد رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مجھے سیاحات میں چند روز ایسے صحرا میں توقف کا اتفاق ہُوا جہاں پانی نہ تھا۔ مجھے غلبۂ تشنگی ہُوا میرے سر پر پارۂ ابر نے سایہ کیا ایسا ترشح ہُوا جس طرح تری ہو جائے میں سیراب ہو گیا پھر میں نے ایک نور دیکھا جس نے افق کو روشن کر دیا ایک صورت اُس نور سے پیدا ہوئی اُس نے مجھے آواز دی کہ اے عبد القادر میں تیرا رب ہوں۔ میں نے تجھ پر محرمات کو بھی حلال کیا جو تیرا جی چاہے وہ کر میں نے کہا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم زیاں کار ہوا اے ملعون وہ نور ظلمت اور دھواں ہو گیا پھر مجھے آواز دی کہ اے عبد القادر تم نے بوجہ اپنے علم اور فقاہت اور بحکم اللہ جل شانہ کے مجھ سے نجات پائی۔ ورنہ میں نے اس مقام پر ستّر اہل طریق کو گمراہ کیا ہے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل و احسان ہے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے کس طور سے دریافت فرمایا کہ یہ شیطان ہے آپ نے فرمایا کہ جس وقت اس نے کہا میں نے محرمات کو حلال کر دیا۔

شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود بزاز نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ابتداء امر میں طرح طرح کے احوال مجھ پر ظاہر ہوتے تھے اور میں اس کی برداشت کرتا تھا اور دوا دوش کرتا تھا

نہیں جانتا تھا کہاں جاتا ہوں ایک وقت میں مجھ پر کشف ہوا میں
نے اپنے آپ کو دیکھا کہ میں جس مکان میں تھا اس سے بہت دور
دوسرے مکان میں ہوں۔ بار دگر مجھ پر ایک حال طاری ہوا اس وقت
میں خرابہ بغداد میں تھا بقدر ایک ساعت کے میں نے دوا دوش
کی میں نہیں جانتا کہاں جاتا ہوں جب مجھ پر وہ حال مکشوف ہوا معلوم
ہوا کہ میں شوستر میں ہوں اور درمیان بغداد وشوستر کے بارہ روز
کی راہ ہے مجھے ازحد فکر ہوئی اس وقت ایک زن ناواقف نے
مجھ سے کہا کہ آیا تم تعجب کرتے ہو حالانکہ تم شیخ عبدالقادر ہو۔
رضی اللہ عنہ۔ شیخ ابوعبداللہ محمد بن الخضر بن عبداللہ الحسینی الموصلی
نے بیان کیا ہے کہ میرے والد نے تیرہ سال آنحضرت رضی اللہ عنہ
کی خدمت کی۔ کہتے تھے اس تیرہ سال میں آپ کے جسم مبارک پر مکھی
بیٹھی ہوئی میں نے نہیں دیکھی اور نہ کبھی آب وبینی و آب حلق آپ
کا دیکھا نہ کسی اہل دنیا کی آپ نے تعظیم دی نہ کسی بادشاہ کے دروازہ
پر تشریف لے گئے نہ کسی بادشاہ کے بساط پر جلوس فرمایا نہ کسی بادشاہ
کا کھانا کھایا آپ بساط بادشاہی پر جلوس کرنے کو عقوبات معجلہ سے
جانتے تھے۔ خلیفہ بغداد کو اس طرح تحریر فرماتے تھے عبدالقادرؒ
تجھ سے اس طرح حکم کرتا ہے تجھ پر یہ حکم نافذ ہے اطاعت واجب
ہے عبدالقادر تیرا پیشوا و حجت ہے جس وقت خلیفہ بغداد آپ کا
فرمان دیکھتا تھا بوسہ دیتا تھا۔ مشائخ نے بیان کیا ہے ایک روز آنحضرت
رضی اللہ عنہ کی مجلس میں نقیب النقبا ابن القی حاضر ہوئے گاہے اس
سے قبل حاضر نہیں ہوئے تھے اس وقت آپ نے ابن القی کی طرف

اشارہ کرکے فرمایا اے کاش تو نہ پیدا کیا گیا ہوتا اور اگر پیدا کیا گیا ہے تو تو جان لے کہ میں کس واسطے پیدا ہوا ہوں اے خواب کنندہ خواب سے بیدار ہو آنکھ کھول کر دیکھ آگے تیرے کیا ہے گروہ عذاب کے تیرے پاس آتے ہیں۔ اے راجل اے زائل اے منتقل ہر سال کی راہ کا سفر کرکے میرے پاس آ اور ایک کلام حکمت سن۔ بہت اشخاص کو مثل تیری دنیا نے فربہ کیا اور پھر قتل کیا دو قدم چلے۔ تحقیق تو اللہ جل شانہ کی طرف پہنچے ایک نفس دوسرا خلق اور تو اے مرید دو قدم چلے تو اللہ جل شانہ کی طرف پہنچے ایک دنیا دوسرا آخرت خبردار رہو کہ اللہ جل شانہ کی طرف تمام امور رجوع کرتے ہیں زاں بعد کرسی پر سے آنحضرت رضی اللہ عنہ نیچے تشریف لے آئے شاگردان آنحضرت رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا سیدی آپ نے ابن القی کے بارے میں ازحد مبالغہ فرمایا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ کلمات تو رہیں ابن القی کی ظلمت دُور کریں گے۔ راوی نے بیان کیا ہے۔ زاں بعد دائماً ابن القی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں غیر وقت مجلس حاضر ہوتے رہے اور ازحد ادب کے ساتھ حاضر رہتے۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کس چیز پر آپ کے امور کا ثبات ہوا فرمایا کہ صدق پر کبھی میں نے جھوٹ نہیں بولا مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں ایک روز عرفہ کے دن بیرون شہر صحرا کو گیا ایک نرگاؤ کو زراعت کے واسطے پکڑنا چاہا اُس نرگاؤ نے میری طرف دیکھا اور کہا کہ اے

G. U. L.

عبدالقادر رضی اللہ عنہ تم اس واسطے پیدا نہیں ہوئے اور نہ
تمہیں یہ حکم ہے مجھے خوف ہوا مکان پر آیا اور سقف مکان پر چڑھ
گیا میں نے عرفات کو دیکھا حجاج کھڑے ہوئے ہیں میں نے اپنی
والدہ سے جا کر کہا کہ آپ مجھے اللہ جل شانہ کے واسطے اجازت دیں
تاکہ بغداد کو جاؤں اور علم میں مشغول ہوں صالح و نیک لوگوں کی
زیارت کروں۔ میری والدہ نے اس کا سبب دریافت کیا میں نے
وہ کلام اس نہ گاؤ کا بیان کیا میری والدہ میرے بیان سے آبدیدہ
ہوئیں جو دینار میرے والد کے متروکہ تھے وہ لائیں ان میں سے
نصف میرے بھائی کے واسطے رکھے اور نصف یعنی چالیس دینار میرے
جامہ کے زیر بغل سی دیئے مجھ سے سچ بولنے کا عہد لے کر رخصت کیا
اور کہا اے فرزند میں نے خدا کے واسطے اجازت دی۔ اب تجھے
قیامت تک نہ دیکھوں گی میں قافلہ کے ہمراہ روانہ ہوا جب ہمدان
سے گذر گیا ساٹھ سوار قزاق آئے اور قافلہ کو گرفتار کر لیا مگر مجھ
سے کسی نے تعرض نہ کیا ایک سوار میرے پاس آیا مجھ سے پوچھا کہ
تیرے پاس کیا ہے میں نے کہا کہ چالیس دینار ہیں اس نے دریافت
کیا کہاں ہیں میں نے کہا کہ میرے جامہ کے زیر بغل سیئے ہوئے ہیں۔
وہ سمجھا کہ مجھ سے استہزا کرتے ہیں چلا گیا۔ دوسرے سوار نے بھی
معلوم کیا میں نے یہی جواب دیا وہ بھی چلا گیا دونوں نے اپنے
سردار سے یہ ماجرا بیان کیا سردار نے مجھے اپنے پاس بلا کر دریافت
کیا میں نے وہی بیان کیا اس نے ایک سوار کو حکم دیا کہ جامہ زیر بغل
سے کھول کر دیکھو جب جامہ کو کھولا چالیس دینار نکلے۔ سردار نے

کہا یہ کیا امر ہے جو تم نے اس طرح بیان کیا کہا کہ میری والدہ نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ ہر وقت راست بیانی کروں عہد سے خلاف نہ کروں۔ سردار یہ کلام سن کر آبدیدہ ہوا اور کہا کہ اس قدر مدت ہم نے اپنے پروردگار کے عہد میں خیانت کی۔ پھر اس سردار نے میرے ہاتھ پر توبہ کی بعد اس کے سب سواروں نے توبہ کی۔ اور جس قدر مال و اسباب اہل قافلہ کا تھا واپس دیا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر اول انہیں قزاقوں نے توبہ کی ہے اور سب ابدال ہوئے۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص ذکور و اناث اولاد آنحضرت رضی اللہ عنہ سے فوت ہوتے تھے آنحضرت رضی اللہ عنہ کلام قطع نہ فرماتے تھے اور کرسی پر اُسی طور سے وعظ فرماتے رہتے تھے جس وقت جنازہ آپ کے سامنے آتا تھا اس وقت کرسی سے اُتر کر نماز جنازہ پڑھتے تھے۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ ایام سردی میں ایک قمیص پہنتے تھے اور عرق جسم مبارک پر ہر وقت ہوتا تھا خدام آپ کو پنکھا جھلا کرتے تھے جس طرح شدت گرما میں جھلتے ہیں مشائخ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں فقہا اور فقرا جمع تھے اُس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قضا و قدر میں کلام فرمایا ناگاہ ایک افعی کلاں سقف مکان سے گرا تمامی اہل مجلس اس کے خوف سے بھاگے آنحضرت رضی اللہ عنہ اسی طرح کلام فرماتے رہے وہ افعی ایک دفعہ آپ کے پیراہن اقدس میں در آیا اور تمام جسم مبارک پر پھرا بعد ازاں گریبان جامہ سے نکلا آپکی

گردن میں لپٹا آپ اسی طور و ہیئت سے جلسہ فرماتے رہے، پھر وہ افعی زمین پر آیا اور آپ کے سامنے کھڑا ہوا اور کچھ آوازیں کیں جسے لوگ نہ سمجھے۔ پھر چلا گیا۔ جب اہل مجلس بار دگر مجلس میں آئے۔ آپ سے دریافت کیا کہ اس افعی نے کیا کہا اور آپ نے اس سے کیا فرمایا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا افعی نے مجھ سے کہا اسی طرح بہت سے اولیا کا میں نے امتحان کیا آپ کی مثل کسی کو ثابت قدم نہ پایا میں نے اس سے کہا کہ میں قضا و قدر میں کلام کرتا تھا تو سقف مکان سے مجھ پر گرا تو ایک چھوٹا سا کیڑا ہے قضا و قدر سے تجھے حرکت و سکون ہے میں نے ارادہ کیا کہ میرا فعل قول کے مخالف نہ ہو۔

RekhtaDownload.com

باب ششم

وعظ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بیان میں

مشائخ سے روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ ابتدا میں مجھے کلام کرنے کا خواب و بیداری میں حکم ہوتا تھا۔ میرے قلب پر اس قدر کلام کا غلبہ ہوتا تھا کہ کسی طرح سکوت کی طاقت نہ ہوتی تھی۔ دو تین آدمی میرے کلام کو سنا کرتے تھے۔ جب میرے کلام کی شہرت ہوئی خلق نے ازدحام شروع کیا اس وقت میں نے باب خلیبہ کی عیدگاہ میں وعظ کے لئے جلوس کیا پھر بھی مخلوق پر مکان کی تنگی تھی۔ میری کرسی وعظ بیرون شہر بچھائی گئی۔ خلقت اسپ و اشتر اور دراز گوش پر سوار ہو کر وعظ میں شامل ہوتی تھی گرداگرد مجلس کے استادہ ہوتے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ دیوار انسان ہے ستر ستر ہزار آدمی مجلس وعظ میں جمع ہوتے تھے اکثر مشائخ اور شیخ عبدالوہاب اور شیخ عبدالرزاق و شیخ عمر بن الکیمانی اور شیخ بزاز نے بیان کیا ہے

کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ پہلے پہل جب میں نے وعظ
کہنے کا ارادہ کر کے کرسی وعظ پر جلوس کیا خوف فصحائے بغداد
سے میرے اندام پر لرزہ پڑ گیا۔ اسی وقت میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا کہ تشریف فرما ہوئے ارشاد کیا اے فرزند تو کس
واسطے کلام نہیں کرتا میں نے عرض کیا یا استاد یعنے اے پدر بزرگوار
میں عجم کا رہنے والا ہوں کس طرح فصحائے بغداد کے جلسہ میں کلام
کروں اُس وقت آں سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا منہ
کھول میں نے منہ کھولا آں سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے آب
دہن مبارک اپنا سات مرتبہ میرے منہ میں ڈالا اور فرمایا کہ فصحائے
بغداد میں کلام کر خلق اللہ کو حکمت و موعظمت نیک سے اللہ جل شانہ
کی طرف بلا۔ پھر میں نے ظہر کی نماز ادا کی اور کرسی پر جلوس فرمایا خلق
اللہ نے اجتماع کیا بار دگر میرے اندام پر لرزہ ہوا اس وقت اسد اللہ
الغالب علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ و کرم اللہ وجہہ تشریف فرما
ہوئے اور میرے مقابل قیام فرمایا۔ ارشاد فرمایا منہ کھول میں نے
منہ کھولا آنحضرت کرم اللہ وجہہ نے چھ مرتبہ میرے منہ میں آب دہن
مبارک اپنا ڈالا۔ میں نے عرض کیا آپ سات مرتبہ اس کی تکمیل کیوں
نہیں فرماتے ارشاد کیا بوجہ ادب آں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
کے پھر آنحضرت کرم اللہ وجہہ پوشیدہ ہو گئے اس وقت میں نے
کرسی پر یہ کلام کیا غواص الفکر فی بحر القلب علے درر المعانی
نیستخرجہا فی ساحل الصدر فینادی علیہا سمار ترجمان اللسان
نیستری بنفائس حسن الطاعتہ فی بیوت اذن اللہ۔ داویول

نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا اول کلام یہی ہے امام
ابوبکر عبدالعزیز بن آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ شیخ
قدوہ ابوالحسن علی بن ہیتی نے مجھ سے کہا کہ جس وقت آپ کے والد
ماجد رضی اللہ عنہ وعظ فرماتے تھے کئی بار الحمد للہ فرماتے تھے جس قدر
اولیاء اللہ روئے زمین پر تھے خواہ آپ کے وعظ میں حاضر ہوں یا نہ
ہوں سکوت کرتے تھے اسی واسطے آنحضرت رضی اللہ عنہ لفظ الحمد للہ کو
مکرر فرماتے تھے اولیاء اللہ و ملائکہ مجلس وعظ میں اژدحام کرتے تھے
جن کو کبھی نہیں دیکھا تھا انہیں مجلس میں دیکھتے تھے رحمت الٰہی حاضرین
مجلس پر نازل ہوتی تھی۔ شیخ ابو زکریا یحییٰ بن نصر بن عمر بغدادی نے
روایت کی ہے کہ میرے والد کہتے تھے ایک مرتبہ میں نے بنی جان کو
واسطے عزیمت کے طلب کیا اجنہ نے بموجب اپنی عادت کے میرے
پاس آنے میں درنگ کی جب میرے پاس آئے مجھ سے کہا کہ جس وقت
آنحضرت رضی اللہ عنہ وعظ فرماتے ہوں اس وقت آپ ہمیں نہ طلب
کیا کریں۔ میں نے وجہ دریافت کی بیان کی کہ ہم بھی مجلس وعظ میں حاضر
ہوتے ہیں۔ میں نے تعجب سے کہا کہ تم بھی حاضر ہو۔ اجنہ نے کہا ہمارا
گروہ انسان سے زائد آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں حاضر ہوتا
ہے۔ ہمارے بہت سے گروہ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دست
حق پرست پر توبہ کی ہے ایمان لائے ہیں۔ شیخ ابوحفص عمر بن الحسین
عطسی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا۔ کہ
اے عمر میری مجلس وعظ کو ترک نہ کر اس مجلس میں اللہ جل شانہ اہل
مجلس کو خلعت عطا فرماتا ہے اس شخص پر افسوس ہے جو مجلس وعظ میں

حاضر نہیں ہوتا شیخ ابوحفص کہتے تھے کہ ایک مدت مجلس وعظ میں
حاضر رہا ایک مرتبہ مجھ پر خواب کا غلبہ ہوا میں سو گیا خواب میں دیکھا
کہ آسمان سے سرخ اور سبز رنگ کے خلعت اترتے ہیں اور اہل مجلس
پر گرتے ہیں خواب سے بیدار ہوا خوش ہو کر ارادہ کیا کہ اہل مجلس
سے اس امر کو بیان کروں اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے
فرمایا کہ اے فرزند سکوت کر خبر مثل معائنہ کی نہیں ہوتی۔ شیخ ابوحفص
نے بیان کیا ہے کہ میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آپ کے
مقابل بیٹھا تھا ایک چیز مثل قندیل نور کے دیکھی کہ آسمان سے اترتی
ہے آپ کے روئے مبارک کی برابر آکر پھر سعود کرتی ہے۔ اسی
طرح تین مرتبہ دیکھا اس وقت بوجہ تعجب کے مجھے تاب نہ رہی
میں نے ارادہ کیا کہ اہل مجلس کو اس امر کی اطلاع دوں آنحضرت
رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ بیٹھ جا مجلس میں ہر امر کی امانت
کرنی چاہیئے۔ آپ کے حکم کی وجہ سے میں چپ ہو گیا بعد وفات
بیان کیا۔ شیخ ابو عبد اللہ محمد بن الخضر الحسینی الموصلی نے بیان کیا ہے
کہ میرے والد کہتے تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ جس وقت کرسی پر
وعظ فرمانے کے واسطے تشریف فرما ہوتے تھے آپ کی ہیبت و
خوف سے نہ کوئی کھانستا تھا نہ بات کرتا تھا نہ کھڑا ہوتا تھا ابتدائی
وعظ میں انواع علوم آنحضرت رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے ازاں بعد
ارشاد فرماتے تھے کہ چھوڑا ہم نے قال کو اور بیان کرتے ہیں ہم
حال کو اس وقت اہل مجلس تڑپ جاتے تھے۔ وجد و حال طاری ہوتا
تھا یہ آپ کی کرامت تھی کہ جس طرح قریب کا آدمی آپ کی آواز سنتا

تھا باوجود کثرت مخلوق کے دُور کا آدمی بھی اسی طرح آواز سنتا
تھا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کشف سے اہل مجلس کے خطرات کے موافق
وعظ کہتے تھے خطرات کی مزاحمت فرماتے تھے جس وقت کرسی پر
قیام فرماتے تھے اہل مجلس کھڑے ہوجاتے تھے جس وقت سکوت کا
حکم دیتے تھے اسی وقت اہل مجلس سکوت کرتے تھے اس قدر آپ کا
خوف وہیبت ہوتا تھا کہ بجز انفاس مردم کے کوئی آواز نہیں آتی
تھی۔ اہل مجلس جس وقت اپنے ہاتھ مجلس میں رکھتے تھے آدمی محسوس
ہوتے تھے دکھائی نہ دیتے تھے جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کلام
فرماتے تھے بارہا فضا ہوا سے آواز نوحہ و فغاں آتی تھی جس وقت
آپ کرسی پر جلوس فرماتے تھے اس وقت ارشاد فرماتے تھے کہ
اے غلام جس مقام پر میں بیٹھتا ہوں تو اس مقام پر نہ بیٹھ۔ اے
غلام ولایت اور درجات میرے پاس ہیں اے خریدار توبہ کے
بسم اللہ یہاں آ۔ اے عفو کے خریدار بسم اللہ یہاں آ۔ اے اخلاص
کے خواستگار بسم اللہ یہاں آ۔ ہر ہفتہ میں ایک مرتبہ میرے پاس آ۔ ہر
ماہ یا ہر سال یا اپنی عمر میں ایک مرتبہ میرے پاس آ مجھ سے ہزارہا
چیزیں لے۔ اے غلام ہزارہا سال کی راہ سے سفر کرکے میرا ایک
کلام سن جس وقت میرے پاس آئے اس وقت اپنے اعمال و زہد
و ورع و احوال پر نگاہ نہ کر جو میرے پاس ہے اسے اپنی قسمت
کے موافق لے اے غلام خواص ملائکہ اور اولیاء اور رجال الغیب
میری مجلس میں حاضر ہوتے ہیں تاکہ جناب الٰہی کا ادب اور تواضع
سیکھیں تمامی انبیاء علیہم السلام میری مجلس میں تشریف لائے ہیں۔

کوئی ولی اللہ ایسا نہیں ہے جو میری مجلس میں حاضر نہ ہوا ہو جو زندہ ہیں وہ باجساد حاضر ہوئے اور جو انتقال کر چکے ان کی ارواح حاضر ہوئی۔ اکثر مشائخ نے شیخ قدوہ ابوسعید قیلوی سے روایت کی ہے کہ شیخ کہتے تھے میں نے بارہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں تشریف فرما دیکھا اور اور انبیاء علیہ السلام کو بھی مجلس وعظ میں بارہا دیکھا اس واسطے کہ دائما سیّد اپنے غلام کو مشرف فرماتا ہے۔ میں نے ارواح انبیاء علیہم السلام کو دیکھا کہ درمیان زمین و آسمان کے اس طرح جولانی فرماتے ہیں جس طرح زنج خوش گوار جولانی کرتی ہے میں نے ملائکہ کو دیکھا کہ ایک گروہ بعد دوسرے گروہ کے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر ہوتے تھے اور گروہ بنی جان اور رجال الغیب ایک دوسرے پر سبقت کرتا تھا اور خضر علیہ السلام کو اکثر مجلس آنحضرت رضی اللہ عنہ میں دیکھا حضرت خضر علیہ السلام سے آپ کی مجلس میں حاضر ہونے کا حال دریافت کیا فرمایا جس شخص کو اپنی فلاح مدنظر ہو اس مجلس میں حاضر ہو۔

شیخ جلیل ابوالعباس احمد بن عبداللہ الازہر الحسنی نے بیان کیا ہے کہ میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھا اس روز آپ کی مجلس میں دس ہزار آدمی تھے اور شیخ علی ابن ہیتی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرسی کے مقابل زیر مقام قاری بیٹھے تھے ناگاہ شیخ کو غلبۂ خواب ہوا سو گئے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اہل مجلس سے فرمایا سکوت کرو تمام حاضرین مجلس نے سکوت کیا سوائے نفس مردم کے

اور آواز نہ تھی۔ زاں بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ کرسی وعظ سے اُترے اور شیخ علی بن ہیتی کے سامنے بادب قائم ہوئے۔ اور تعمق منظر سے شیخ کی طرف دیکھتے رہے۔ زاں بعد شیخ علی بن ہیتی سے کلام کیا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے شیخ سے فرمایا کہ آیا تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ شیخ نے عرض کیا کہ بلاشک دیکھا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اسی واسطے میں نے بھی بادب تمام قیام کیا۔ آں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے تمہیں کیا وصیت کی شیخ نے عرض کیا آپ کی ملازمت کو ارشاد فرمایا زاں بعد شیخ علی بن ہیتی نے اہل مجلس سے بیان کیا کہ میں نے آں سرور صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو خواب میں دیکھا اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیداری میں دیکھا راوی نے بیان کیا ہے کہ اس مجلس میں سات آدمیوں نے انتقال کیا۔ روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ فرمایا کہ میں ان اشخاص پر کلام کرتا ہوں میری مجلس میں جبل قاف کے پرے سے آتے ہیں۔ ان کے قدم ہوا میں اور دل حضرت قدس میں ہوتے ہیں شدت شوق پروردگار جل شانہ سے ان کی کلاہ اور چادریں جلتی ہیں۔

روایت۔ شیخ الاجل سید عبدالرزاق بن آنحضرت رضی اللہ عنہ پائے مبارک کے قریب مجلس وعظ میں بیٹھے تھے آپ نے سر بلند کیا اور ہوا کی طرف دیکھا تھوڑی دیر دیکھتے رہے زاں بعد آپ کو غش آگیا اور چادر آپ کی جلنے لگی اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے کرسی سے اُتر کر آپ کی چادر کی آگ فرو کی۔ فرمایا اے عبدالرزاق

تم بھی انہیں میں سے ہو جب اہل مجلس نے دریافت کیا کہ آپ کو کیوں غش آ گیا۔ آپ نے بیان کیا کہ جس وقت میں نے نظر بلند کی جماعت کثیر کو دیکھا کہ آسمان کو انہوں نے بسبب اپنی کثرت کے پوشیدہ کر لیا ہے اور خاموش سر فگندہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کلام کو چپ چاپ سن رہے ہیں بعض ان میں سے وہ ہیں جو کہ چلاتے ہیں اور ہوا میں دوڑتے ہیں بعض ہوا سے مجلس میں گرتے ہیں اور بعض فریاد و فغان کرتے ہیں۔

روایت ہے کہ ایک روز قاری نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں آیت لمن الملك اليوم کی قرأت کی آپ نے قیام فرمایا۔ جس وقت آپ قیام فرماتے تھے آپ کی جلالت قدر کے سبب حاضرین تعظیم کے واسطے قیام کرتے تھے آپ نے اہل مجلس کو قیام سے منع فرمایا ارشاد کیا کہ اپنے مقام پر بیٹھے رہو۔ ازاں بعد فرمایا میرے واسطے ملک ہے جب چند مرتبہ اس قول کی تکرار فرمائی۔ شیخ احمد زردار جو کبار صالحین سے تھے اور اکثر مجاہدہ اور عبادت کرتے تھے کہنے لگے کہ ملک میرے واسطے ہے حالانکہ شیخ احمد کا یہ مرتبہ اور حال نہ تھا اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے شیخ پر مہیب آواز کی اور فرمایا کہ اے احمق کس وقت تو اللہ جل شانہ کا ہوا تھا جو تیرے واسطے ملک ہوتا۔ اور کس وقت تو نے بلا کو دیکھا کہ تیرے گرد پھرتی ہے بمجرد اس ارشاد کے اس فقیر نے فریاد کی اور اپنے جامۂ صوف کو پارہ پارہ کیا اور صحرا کی جانب برہنہ چلا گیا۔ شیخ عارف ابو محمد فرح بن شیبانی نے بیان کیا ہے کہ جس

وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی شہرت ہوئی یک صد نفر اعیان فقہائے بغداد نے ارادہ کیا کہ ہر علم میں ہر شخص علحدہ علحدہ مسئلہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت کرے اور مسائل کو اپنے دل میں قرارداد کر کے آپ کی مجلس میں حاضر ہوئے شیخ عارف نے بیان کیا ہے کہ میں اس مجلس میں حاضر تھا جس وقت وہ فقہا مجلس میں بیٹھے اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کے سینۂ مبارک سے بارقۂ نور چمکا جسے اللہ جل شانہ نے وہ نور دکھایا اس نے دیکھا وہ بارقہ ہر شخص فقہاء پر گذرا جس پر وہ گذرتا تھا وہ مبہوت ہو جاتا تھا ازاں بعد ایک مرتبہ تمامی فقہاء نے فریاد کی اپنے لباس کو پارہ پارہ کیا۔ سر برہنہ ہو کر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرسی کے قریب آئے آپ نے سر آپ کے قدم مبارک پر رکھ دیئے۔ اس وقت تمامی اہل مجلس نے اس زور کی آواز سے فریاد کی میں نے جانا کہ بغداد کو جنبش ہو گئی ازاں بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ہر فقیہ کو اپنے سینۂ مبارک سے لگایا اور ہر شخص کے مسئلہ کو معہ جواب کے ارشاد فرمایا۔ جب جمیع فقہاء کے مسائل کے جواب بیان فرمائے۔ اس وقت مجلس برخاست ہوئی۔ میں نے اُن فقہاء سے احوال دریافت کیا فقہاء نے جواب دیا کہ جس وقت ہم مجلس میں حاضر ہوئے جو کچھ ہمیں یاد تھا دل سے ایسا فراموش ہو گیا کہ گویا کبھی جانتے ہی نہ تھے جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ہمیں اپنے سینۂ مبارک سے لگایا اس وقت ہمیں علم فراموش شدہ یاد آیا اور ہمارے جمیع مسائل کے ایسے جواب ارشاد فرمائیے کہ ہم انہیں نہیں جانتے تھے۔ شیخ عارف ابوالقاسم محمد بن علی جہنی

نے بیان کیا ہے کہ میں ایک مرتبہ زیرِ کرسی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بیٹھا تھا اور ہر زینۂ کرسی آنحضرت رضی اللہ عنہ پہ دو دو نقیب بیٹھے تھے اور زیرِ کرسی آپ کے وہ لوگ بیٹھے تھے کہ جو ہیبت سے شیر معلوم ہوتے تھے ناگاہ اس روز آپ کو حالت کلام میں استغراق ہوا اور عمامۂ مبارک کا ایک پیچ کھل گیا اور آپ کو اطلاع نہ ہوئی تمامی اہل مجلس نے اپنے اپنے عمامے اور طاقیہ اتار کر زیرِ کرسی رکھ دیئے جس وقت آپ کو وعظ سے فرصت ہوئی آپ نے اپنے عمامۂ مبارک کو درست کیا مجھ سے فرمایا کہ ہر شخص کا عمامہ اور طاقیہ دے دے میں نے حاضرینِ مجلس کے طاقیے اور عمامے دے دیئے مگر ایک سر بند رہ گیا خدا جانے کس کا تھا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ عصابہ مجھے دے دے اور اس سر بند کو اپنے شانۂ مبارک پر رکھ لیا۔ ذاں بعد وہ عصابہ معلوم نہ ہوا جس وقت آپ کرسی سے اُترے میرے شانہ کو ہاتھ کو تکیہ کیا اور فرمایا اے ابوالقاسم جس وقت اہل مجلس نے عمامہ زیرِ کرسی رکھ دیئے میری ہمشیر نے جو اصفہان میں تھی اپنا سر بند زیرِ کرسی رکھ دیا جس وقت سر بند کو میں نے اپنے شانہ پہ رکھا میری ہمشیر نے اصفہان سے اپنا ہاتھ بڑھا کر اپنا سر بند لے لیا۔ قاضی القضات ابو صالح نصر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ عم بزرگوار ابا عبداللہ سید عبدالوہاب رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے بلادِ عجم کا سفر کیا اور علوم جدیدہ حاصل کئے جس وقت بغداد میں واپس آیا اپنے والد ماجد آنحضرت رضی اللہ عنہ سے عرض کیا میرا ارادہ ہے کہ مخلوق پہ کلام کروں اور اس

وقت آپ بھی تشریف فرما ہوں۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھے اجازت عطا فرمائی۔ میں نے کرسی پر صعود کر کے جس قدر اللہ جل شانہ نے مجھے گویائی عطا فرمائی تھی۔ مخلوق الٰہی میں وعظ کہا اور علوم جدیدہ بیان کئے اور میرے والد ماجد رضی اللہ عنہ اسماع فرماتے تھے مگر میرے وعظ سے کسی شخص کے قلب کو خشوع نہ ہوا اور نہ کوئی آبدیدہ ہوا اُس وقت اہل مجلس نے فریاد کی اور آنحضرت رضی اللہ عنہ سے درخواست کی کہ آپ وعظ فرمائیں میں کرسی سے اُتر آیا اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کرسی پر جلوہ فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ ایہا الناس دیروز میں صائم تھا۔ میرے واسطے ام محمد یحییٰ نے بیضۂ مرغ پکا کر ایک طرف گلی میں رکھے تھے گربہ خانہ نے اُسے گرا کر شکستہ کیا راوی نے بیان کیا ہے کہ اہل مجلس نے اس قدر فریاد کی و لغرہ کیا اور حال طاری ہوا جس کی حد نہیں اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کرسی سے اُتر آئے میں نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے اس امر کو دریافت کیا فرمایا کہ تم اپنی ذات کے واسطے کلام کرتے ہو اور میں غیر کے واسطے کلام کرتا ہوں اے فرزند تو نے یہاں تک سفر کیا اور ارشاد فرمایا آسمان کی طرف بارہا میں علوم جدیدہ کو بیان کرتا ہوں اور کسی پر اثر نہیں پڑتا اور کرسی سے اُتر آتا ہوں اور پھر کرسی پر صعود کر کے یہ کلمہ کہتا ہوں کہ اے بلہ شجاعت ایک ساعت کا صبر ہے اور اس کلمہ سے اہل مجلس فریاد کرتے ہیں اور لغرے لگاتے ہیں۔

راوی نے بیان کیا ہے کہ مجلس وعظ میں آنحضرت رضی اللہ عنہ سے

اگر کوئی مسئلہ دریافت کیا جاتا تھا گاہے فرماتے تھے کہ میں مسئلہ میں کلام کرنے کی اجازت حاصل کرلوں اس وقت سربلند فرماتے تھے ہیبت و وقار آپ کا ظاہر ہوتا تھا۔ ازاں بعد اس مسئلہ میں جس قدر اللہ سبحانہ کی مشیت ہوتی تھی بیان فرماتے تھے۔

روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ عزت معبود کی قسم ہے کہ جب تک مجھے یہ ارشاد نہیں ہوا کہ میرا حق جو تجھ پر ہے اس کے واسطے کلام کر اور میں نے رد قول سے تجھے امن دی جب تک میں نے کلام کیا نہیں۔ **روایت** ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ مجلس میں کلام فرماتے تھے کہ اس روز بعض حاضرین کو کسی قدر کاہلی اور سستی ہوئی اس وقت آپ نے ارشاد فرمایا کہ اگر اللہ سبحانہ ارادہ فرمائے کہ سبز رنگ کے طائر میری مجلس میں بھیجے تاکہ وہ طائر میرا کلام سنیں البتہ اللہ جل شانہ کو قدرت ہے کہ بھیج دے ہنوز یہ کلام تمام نہ ہوا تھا کہ مجلس طیور سبز رنگ سے بھر گئی جو لوگ مجلس میں حاضر تھے انہوں نے طیور کو دیکھا۔ راوی نے بیان کیا ہے۔ دوسرے روز بھی اسی طرح آپ نے ارشاد فرمایا اس روز ایک طائر سبز رنگ خوبصورت۔ مجلس میں آیا اور آپ کی آستین جامہ میں پوشیدہ ہوا اور نہ نکلا راوی نے بیان کیا ہے کہ دوسری مجلس میں ایک طائر عجیب الخلقت آیا اہل مجلس اس کے دیکھنے میں مشغول ہوئے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ عزت معبود کی قسم ہے اگر میں چاہوں اور اس طائر سے کہوں کہ تو مرجا اور پارہ پارہ ہوجا البتہ یہ جانور مرجائے۔

ہنوز آپ نے یہ کلام تمام نہ فرمایا تھا کہ وہ جانور پارہ پارہ ہو کر مجلس میں گرا۔ شیخ قدوہ بقا بن لطوؒ نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کرسی کے زینۂ اعلےٰ پر جلوس فرما کر کلام فرما رہے تھے میں بھی مجلس میں حاضر تھا ناگاہ آپ نے قدرے سکوت فرمایا اور کرسی سے نیچے اُتر آئے۔ ازاں بعد کرسی پر صعود فرما کر کرسی کے دُوسرے زینہ پر تشریف فرما ہوئے۔ میں نے دیکھا کہ زینۂ اولےٰ کو مثل وسعت نظر کے وسعت ہوئی اور سندس سبز کا اس پر فرش ہوا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اُس پر جلوس فرمایا اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے دوسرے زینہ پر اس واسطے جلوس فرمایا کہ زمین پر نہ گر پڑے۔ ازاں بعد جسم آپ کا کاہیدہ ہو کر مثل عصفور کے ہو گیا اور بار دگر جسم مبارک ہیئت اصلی پر ہو کر ہیبت ناک ہوا۔ ازاں بعد یہ سب امور میری نگاہ سے پوشیدہ ہو گئے۔ شیخ بقا ابن لطوؒ سے دریافت کیا گیا کہ تم نے کس طرح آں سرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرامؓ کو اس عالم میں دیکھا۔ شیخ نے جواب دیا کہ ارواح طیبات صورت اصلی پر متشکل ہوتی ہیں اور اللہ جل شانہ نے آں سرور صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسی قوت عطا فرمائی ہے کہ جس کے سبب آں سرورِ عالم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ظہور فرماتے ہیں۔ شیخ سے دریافت کیا گیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا جسم مبارک کیوں کاہیدہ اور کیوں حالت اصلی پر ہو گیا شیخ نے کہا کہ تجلی اوّل ایسی تھی کہ جس کسی پر ظاہر ہو وہ اپنے مقام پر ثابت نہیں رہ سکتا ہے مگر جس کی تائید آں سرورِ عالم صلے اللہ

علیہ و آلہ وسلم فرمائیں اگر آنحضرت رضی اللہ عنہ کا تدارک آں سرور عالم نہ فرماتے آپ گر پڑتے اور تجلی ثانی بحیثیت مشاہدہ کے صفت جلال تھی۔ اس واسطے آنحضرت رضی اللہ عنہ کو بالیدگی اور فربہی ہوئی ذالک فضل اللہ یوتیبہ من یشاء ط واللہ ذو الفضل العظیم ۵

روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں اکابر شیوخ عراق اور اعیان علماء اور متقی مثل شیخ لقا بن بطوؒ اور شیخ ابو سعید قیلوی اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ ابو نجیب عبد القاہر سہروردی اور شیخ ماجد کُردی اور شیخ مطر البادرانی ان کے علاوہ اور مشائخ اور فقہاء و علماء حاضر ہوتے تھے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ مجھے نہیں معلوم کہ شیخ عبد الرحمٰن طفسونجی بغداد میں آئے ہوں لیکن بارہا طفسونج میں دیر تک قیام کرتے تھے اور کہتے تھے کہ جس نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا وعظ سننا مقصود ہو اس مکان میں آکر سنے بارہا اکابر اصحاب شیخ عبد الرحمٰن طفسونجی کے مکان میں داخل ہوتے تھے اور آپ کا کلام سنتے تھے اور بارہا آپ کا کلام تحریر کے مطابق ہوتا تھا اسی طرح عدی بن مسافر کوہ لالش میں کہتے تھے کہ جسے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا کلام سننا مقصود ہو وہ یہاں بیٹھ کر سن لے اور اکابر اصحاب شیخ عدی آنحضرت رضی اللہ عنہ کا کلام سنتے تھے روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اہل مجلس سے فرماتے تھے کہ ذات عدی بن مسافر تم میں موجود ہے روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں دو دو تین تین آدمیوں کا انتقال ہو جاتا تھا روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ بارہا اپنی مجلس وعظ سے ہوا میں پرواز فرماتے

تھے۔ روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ نے حالت وعظ میں پرواز کی اور فرمایا کہ اے اسرائیلی یہاں آ اور محمدی کا کلام سن صلے اللہ علیہ وسلم یہ فرماکر پھر آپ کرسی پر تشریف فرما ہوئے جب آپ سے دریافت کیا گیا فرمایا کہ میری مجلس سے مجلدی ابوالعباس خضر علیہ السلام گذرتے تھے۔ میں نے پرواز کی اور جو کچھ کہا وہ تم نے سنا اور اس حکایت کی مثل بے انتہا حکایات ہیں۔ روایت ہے کہ کوئی مجلس آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ایسی نہ ہوتی تھی کہ جس میں یہود اور نصاریٰ اور قطاع الطریق اور بد مذہب وغیرہ ایمان نہ لاتے ہوں اور توبہ نہ کرتے ہوں۔ روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر پانچ سو سے زائد یہود و نصاریٰ ایمان لائے ہیں۔ اور دزد اور رہزن و بد مذہب ایک لاکھ سے زائد نے توبہ کی ہے۔ روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک راہب حاضر ہوا اور آپ کے دست حق پرست پر توبہ کی اور ایمان لایا۔ زاں بعد اس نے اہل مجلس سے بیان کیا کہ میں یمن کا باشندہ ہوں۔ میرے دل میں محبت اسلام پیدا ہوئی اور مستحکم ارادہ کیا کہ اس شخص کے ہاتھ پہ ایمان لاؤں گا۔ جو اس وقت میں افضل اہل زمانہ ہوگا۔ اسی فکر میں مجھ پہ خواب غالب ہوا اور میں سو گیا۔ خواب میں حضرت عیسےٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا۔ آپ نے فرمایا کہ بغداد کو جا اور دست حق پرست شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ پہ ایمان لا۔ اس وقت میں شیخ رضی اللہ عنہ افضل زمانہ ہیں۔ روایت ہے کہ

دوسری مرتبہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں تیرہ ۱۳ آدمی
مذہب نصرانی کے حاضر ہوئے اور آپ کے دست حق پرست
پر ایمان لائے۔ ازاں بعد بیان کیا کہ ہم باشندے عرب کے ہیں
ہمارے دل میں ارادہ اسلام لانے کا ہوا یہ فکر ہوئی کہ کس شخص
کے ہاتھ پر ہم ایمان لائیں ناگاہ ہاتف نے کہا کہ تم بغداد کو جاؤ
اور شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر ایمان لاؤ
اس واسطے کہ آپ کی برکت سے جس طرح ایمان تمہارے قلوب
میں ثابت و قائم ہو گا کسی اور شخص سے اس طرح تمہارے ایمان
کی قوت و تکمیل نہ ہو گی۔ شیخ صدقہ بغدادیؒ نے بیان کیا ہے کہ
میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے رباط میں حاضر ہوا اور لوگ آپ
کے برآمد ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ زاں بعد آپ برآمد
ہوئے اور کرسی پر اجلاس فرمایا اور مشائخ گرداگرد آپ کے
بیٹھے مگر آپ نے کلام نہ فرمایا نہ قاری کو قرأت کا حکم دیا کہ
ناگاہ اہل مجلس پر وجد عظیم طاری ہوا میرے قلب میں یہ خطرہ گذرا
کہ ابھی نہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے وعظ فرمایا اور نہ قاری نے
قرأت کی اور اہل مجلس کو وجد ہے اس کی کیا وجہ بمجرد اس خطرہ
کے آپ نے میری طرف التفات فرمایا اور ارشاد کیا کہ ایک بد
نے بیت المقدس سے ایک قدم میں یہاں آکر میرے ہاتھ پر توبہ
کی ہے۔ حاضرین مجلس نے اس وجد سے اس کی ضیافت کی ہے
شیخ صدقہ نے بیان کیا کہ بار دگر میرے قلب میں یہ خطرہ ہوا کہ
جو شخص ایک قدم میں بیت المقدس سے یہاں آئے اُسے توبہ

کی کیا ضرورت ہے۔ بمجرد اس خطرۂ ثانی کے بھی آپ نے میری طرف التفات فرمایا اور ارشاد کیا کہ اے شخص وہ آدمی توبہ کیونکر مجھ پر نہ کرے کہ ہیں ورا امور و عقول خلق کے ہوں۔ اے باشندگان روئے زمین شرق و غرب اے اہل آسمان اللہ جل شانہ نے فرمایا ہے واعلم مالا تعلمون ط ہیں اس سے ہوں۔ جسے تم نہیں جانتے اللہ جل شانہ کی طرف سے ہر روز ستر مرتبہ مجھے ارشاد ہوتا ہے دانا اخترتك ولتصنع علٰی عینی مجھے ارشاد ہوتا ہے کہ اے عبدالقادر میرا حق تجھ پر ہے اس کے واسطے کلام کر ہیں نے تجھے رد قول سے امن دی اور قسم ہے اللہ جل شانہ کی کوئی کام ہیں نے نہیں کیا جب تک مجھے حکم نہیں ہوا۔ روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس وقت ہیں کلام کرتا ہوں اس ہیں کسی طرح کا شک نہیں ہے کہ جب مجھے کلام کرنے کا حکم ہوتا ہے اُس وقت کلام کرتا ہوں اور جو چیز مجھے عطا کی جاتی ہے اُسے تقسیم کرتا ہوں اور جس کام کا مجھے حکم ہوتا ہے اُسے کرتا ہوں۔ ذمہ داری اُس ذات پر ہے جسنے مجھے حکم دیا ہے اور رویت عاقلہ پر ہے اگر تم مجھے جھوٹا جانو تو یہ امر تمہارے دین کے واسطے زہر قاتل ہے اور تمہاری دین و دنیا کی خرابی کا سبب ہے۔ میں سیف اللہ ہوں ہیں قتال ہوں آپ نے نفوس کو اللہ جل شانہ کے خوف ہیں رکھو اگر لگام شریف میری زبان پر نہ ہوتی تو ہیں تمہارے کھانے پینے کی چیزوں کا بیان کرتا اور لگامِ حکم میری زبان پر نہ ہوتی

تو البتہ پیمانۂ یوسف علیہ السلام اور اُن چیزوں کو بیان کرتا جو اُس میں تھیں لیکن علم عالم کی پناہ لیتا ہے۔ عالم اُس کے پوشیدہ راز کو بیان نہیں کرتا۔

روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ میں تمہارے ظاہر و باطن کو توبہ کراتا ہوں جو ہوا میں پرواز کرتا ہے اور بازگشت نہیں کرتا میرا محتاج ہے تاکہ اُسے محبت الٰہی کا طریقہ تعلیم کروں۔ ازاں بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میری شمشیر برہنہ ہے۔ میری کمان چڑھی ہے میرے تیر پر سوفار ہے۔ میرا تیر ہر مقام پر پہنچتا ہے۔ میرا نیزہ نصب کیا گیا ہے۔ میرا گھوڑا کھنچا ہوا ہے میں اللہ کی جلتی آگ ہوں میں احوال کا سلب کرنے والا ہوں میں ایسا دریا ہوں جس کا کنارا نہیں ہے میں غیر میں کلام کرنے والا ہوں۔ روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے میں ملحوظ ہوں۔ میں محفوظ ہوں اے روزہ رکھنے والو اے قیام کرنے والو اے اہل کوہ تمہارے کوہ پارہ پارہ ہوئے۔ اے اہل صومعہ تمہارے صومعے منہدم ہوئے اللہ کے امر کی طرف آؤ میرا حکم اللہ جل شانہ کی طرف سے ہے۔ اے نباتِ طریق اے رجال اے ابدال اے اوتاد اے بہادر اے اطفال آؤ اس دریا سے فائدہ لو جس کا کنارہ نہیں ہے۔ عزت رب کی قسم ہے کہ تحقیق نیک و بد مجھ پر عارض کئے جاتے ہیں اور بتحقیق میری آنکھ لوح محفوظ پر ہے میں دریائے علم الٰہی کا شناور ہوں میں اللہ جل شانہ کا مشاہدہ کرتا

ہوں۔ میں تم سب پر اللہ تعالےٰ کی حجت ہوں۔ میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کا نائب و وارث ہوں۔ روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ انسان کے مشائخ علٰحدہ ہیں اور بنی جان کے علٰحدہ اور ملائکہ کے علٰحدہ اور میں انسان و جن و ملائکہ سب کا شیخ ہوں۔ روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنے مرض موت میں اپنی اولاد امجاد سے فرمایا کہ درمیان میرے اور تمہارے اور درمیان خلق کے آسمان و زمین کا بُعد ہے میرا قیاس کسی پر نہ کرو اور کسی کا قیاس جانتا ہوں۔ تم میری نگاہ میں مثل شیشہ کے ہو۔

روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ کل مردان خدا جس وقت مقام قضا و قدر میں پہنچتے ہیں اپنی ذات کی نگہداشت کرتے ہیں مگر میں جس وقت مقام قضا و قدر میں پہنچا۔ میرے واسطے ایک روزن کشادہ کیا گیا میں اُس روزن میں در آیا اور اقدار حق میں حق کے ساتھ حق کے واسطے حق میں منازعت کی اور وہی مرد ہے جو قدر میں منازعت کرے نہ موافق قدر۔

روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اے غلام منکر و نکیر جس وقت قبر میں تیرے پاس آئیں اُن سے سوال کر میرے حال کی تجھے اطلاع دیں گے۔ شیخ ابو الفضل احمد بن قاسم بن ابدان القرشی البغدادی البزار نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ چادر اوڑھتے تھے اور علماء کا لباس زیب بدن فرماتے

تھے آپ کا لباس بیش قیمت ہوتا تھا ایک روز آنحضرت رضی اللہ
عنہ کا خادم میرے پاس سونا لایا اور مجھ سے کہا کہ ایسا کپڑا مجھے درکار
ہے جس کی قیمت فی درعہ ایک دینار ہو ایک حبہ کم و زیادہ نہ ہو میں
نے اسی قیمت کا کپڑا دیا اور دریافت کیا کہ کس کے واسطے اس قیمت
کا کپڑا درکار ہے۔ خادم نے کہا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے واسطے میں
نے اپنے دل میں کہا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کوئی کپڑا خلیفہ بغداد
کے واسطے نہ چھوڑیں گے۔ یہ خطرہ میرے دل میں تمام نہ ہونے پایا تھا
کہ پاؤں میں میخ آہنی معلوم ہوئی اور ایسا درد شدید معلوم ہوا کہ موت
کا مزا آگیا۔ بہت لوگوں نے مجمع کیا کہ اس میخ کو نکالیں لیکن کسی سے
وہ میخ نہ نکلی جب میں مجبور ہوا میں نے کہا کہ مجھے آنحضرت رضی اللہ عنہ
کی خدمت میں اٹھا کر لے چلو جب مجھے آپ کی خدمت میں حاضر کیا گیا
مجھ سے فرمایا ابوالفضل تو کس واسطے اپنے دل میں تعرض کرتا ہے عزت
معبود کی قسم ہے جب تک مجھ سے یہ نہیں کہا گیا کہ جو میرا حق تجھ پر ہے
اُس کے واسطے ایسا لباس جو فی درعہ ایک دینار کا ہو پہن تب تک
یہ لباس میں نے نہیں پہنا اے ابوالفضل یہ کفن ہے میت کا کفن بہت
قیمتی ہوتا ہے ہزار موت کے بعد یہ لباس پہننے کو ملا ہے یہ ارشاد
فرما کر آپ نے دست مبارک اپنا میرے پیر پر پھیرا وہ میخ معلوم نہ
ہوئی مجھے آرام ہو گیا۔ ازاں بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
تیرا اعتراض بصورت میخ متشکل ہو گیا تھا رضی اللہ عنہ و عن الصالحین۔

باب ہفتم

ذکر بعض کرامات و خوارق آنحضرت رضی اللہ عنہ میں

RekhtaDownload.com

یہ امر پہلے تحریر ہوچکا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرامات کی انتہا نہیں ہے کسی طرح تحریر میں نہیں آسکتیں لیکن قدرے آپ کی کرامات بطور نمونہ کے بیان کی جاتی ہیں اس واسطے کہ قلیل چیز کثیر پر دلالت کرتی ہے۔

روایت ہے کہ جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے اپنے آپ کو کس وقت ولی اللہ جانا ارشاد کیا کہ میں دہ سالہ تھا جب مکتب کو جاتا ملائکہ کو دیکھتا تھا کہ میرے گرد چلتے ہیں جب میں مکتب پہنچتا اُس وقت ملائکہ طفلانِ مکتب کو آواز دیتے تھے کہ اللہ کے ولی کے واسطے جگہ خالی کردو۔ ایک روز ایک مرد خدا کا گذر مجھ پر ہوا گاہے سوائے اس روز کے اسے میں نے نہیں دیکھا تھا اس نے ملائکہ کا کلام سن کر ایک فرشتہ سے

دریافت کیا کہ یہ طفل کون ہے۔ ملائکہ نے جواب دیا کہ قریب زمانہ ہے کہ یہ طفل عظیم الشان ہو گا اور اس پر عطا کی جائے گی اور منع نہ کیا جائے گا اور اسے تمکین دی جائے گی۔ اور محجوب نہ کیا جائے گا اور یہ مقرب ہو گا اور اس کے ساتھ مکر نہ کیا جائے گا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چالیس سال کے بعد میں نے اس شخص کو جانا کہ وہ شخص اس وقت کا ابدال تھا۔ شیخ قدوہ ابو عبداللہ محمد بن قائد الاوانیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا جس وقت اہل مجلس نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ کا ثبات و قرار کس چیز پہ ہوا۔ آپ نے فرمایا کہ صدق پر اور میں نے گاہے جھوٹ نہیں بولا حتےٰ کہ مکتب میں بھی گاہے جھوٹ بولنے کا اتفاق نہیں ہوا۔ ازاں بعد فرمایا میں حالت صغر سن میں اپنے وطن میں تھا۔ عرفہ کے روز شہر سے باہر گیا اور ایک نرگاؤ کے پکڑنے کا قصد کیا تاکہ زراعت وغیرہ میں کام آئے اس نے مجھے دیکھ کر کہا کہ اے عبدالقادر رضی اللہ عنہ آپ اس واسطے مخلوق نہیں ہوئے ہیں اور نہ آپ کو اس کا حکم ہے۔ میں خائف ہو کر اپنے مکان کو آیا اور سطحہ مکان پر چڑھ گیا۔ عرفات میں مخلوق کو حج کے واسطے کھڑے ہوئے دیکھا۔ میں اپنی والدہ کے پاس آیا اور اجازت سفر بغداد چاہی تاکہ علم حاصل کروں اور صالحین کی زیارت سے نفع لوں رضی اللہ عنہ۔

روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جس وقت میں لڑکا تھا اور طفلان بلاد کے ہمراہ کھیلنے کا ارادہ کرتا تھا

میرے کان میں کسی کہنے والے کی آواز آئی تھی کہ اے مبارک ہماری طرف آؤ میں خوف سے اپنی والدہ کی گود میں چھپ جاتا تھا اور اب بھی خلوت میں یہی الفاظ سنتا ہوں جس وقت میرا سن شباب تھا اور سیاحت کرتا تھا میں سنتا تھا اصطنعتک لنفسی رضی اللہ عنہ

روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اُن امور غیب کی خبر دیتے تھے جو تیس اور چالیس یا اس سے زائد دنوں کے بعد واقع ہوتے تھے۔ اور آپ ایک ساعت میں طالب کے حالمیں تصرف فرماتے تھے امور بطون ملک وملکوت آپ پر مکشوف ہوتے تھے ناظرین پر واضح ہو کہ اس طرح کی حکایات وکرامات آنحضرت رضی اللہ عنہ کی بے انتہا منقول ہیں۔

روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مہینے اور سال حاضر ہو کر اُن امورات کی اطلاع کرتے تھے جو اُس مہینے اور سال میں ہونے والے تھے۔ سیدنا شیخ سیف الدین بن عبد الوہاب بن آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد ماجد آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ہر ماہ ماہ ہائے دوازدہ سے قبل رویت ہلال کے حاضر ہوتا تھا اگر اُس مہینے میں اللہ جل شانہ نے کوئی حادثہ اور خرابی تقدیر فرمائی ہوتی تھی تو اُس ماہ کی صورت اچھی نہ ہوتی تھی اور اگر نعمت وخیر اُس ماہ میں ہونے والی ہوتی تو اس مہینے کی اچھی صورت ہوتی تھی۔ اکثر مشائخ اور سیدنا سید السادات سیف الدین عبد الوہاب ابن آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے۔ کہ سلخ جمادی الاخریٰ سنہ ۵۶۰ھ آخر روز جمعہ کے ہم آنحضرت رضی اللہ

عنہ کی مجلس میں حاضر تھے آپ کلام فرما رہے تھے کہ ایک جوان خوب صورت آپ کی مجلس میں حاضر ہوا اور کہا السلام علیک یا ولی اللہ میں ماہ رجب ہوں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کو مبارک دوں کہ اس مہینے میں تمام آدمیوں پر خوشی ہوگی۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ اس مہینے میں تمام آدمیوں نے سوائے خوشی اور خیر کے اور کوئی امر نہ دیکھا اس کے دوسرے روز بھی اسی طرح آپ کی مجلس میں ایک شخص بدصورت حاضر ہوا اور ہم بھی مجلس میں موجود تھے اس شخص نے کہا کہ السلام علیک یا ولی اللہ میں ماہ شعبان ہوں آپ کی خدمت میں اس واسطے حاضر ہوا ہوں تاکہ آپ کو اطلاع دوں کہ مجھ میں یہ امر مقدر ہوا ہے کہ بغداد میں فنا اور حجاز میں قحط سالی اور خراسان میں خونریزی واقع ہو۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ چند روز رمضان شریف میں مریض ہوئے اور اس روز ہم اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ ابونجیب عبدالقاہر سہروردی اور شیخ ابوالحسن الجوسقی اور سوائے ان کے اور مشائخ بھی آپ کی مجلس میں حاضر تھے کہ ایک شخص خوبصورت صاحب وقار آپ کے پاس حاضر ہوا اور عرض کیا السلام علیک یا ولی اللہ میں ماہ رمضان ہوں آپ کی خدمت میں اس واسطے حاضر ہوا ہوں کہ آپ سے اس امر کا عذر کروں جو مجھ میں مقدر کیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ میں آپ کو رخصت کر دوں اور آپ کی خدمت میں میری حاضری اخیر ہے۔ اب حاضر نہ ہوں گا اور یہ کہہ کر چلا گیا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ دوسرے سال ماہ ربیع الثانی میں آنحضرت رضی اللہ عنہ نے

وفات پائی اور دوسرا رمضان آپ پر نہ گزرا۔ شیخ ابوالقاسم عمر بن مسعود بزار اور شیخ ابوالحفص عمر کمیمانی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنی مجلس میں حاضرین کے سامنے ہوا پر چلتے تھے اور فرماتے تھے کہ آفتاب طلوع نہیں کرتا ہے جب تک مجھے سلام نہیں کر لیتا اور ہر سال مجھے سلام کرتا ہے جو اس سال میں ہونے والا ہوتا ہے اس کی خبر دیتا ہے اور مہینہ اور ہفتہ اور روز مجھے سلام کرتے ہیں اور جو ان میں ہونے والا ہوتا ہے اس کی خبر دیتے ہیں۔ اکثر مشائخ نے شیخ عارف ابوالخیر بشر بن معروف سے روایت کی ہے کہتے تھے کہ میں اور شیخ ابوسعید اور دیگر مشائخ جن کے اسماء اثناء بیان میں مذکور ہوں گے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آپ کے مدرسہ میں حاضر تھے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اثنائے بیان میں ارشاد فرمایا کہ ہر شخص حاضرین مجلس اپنی حاجت مجھ سے بیان کرے تاکہ اس کی حاجت روائی کروں۔ شیخ ابومسعود بن احمد بن الحریمی نے عرض کیا کہ مجھے ترک مجاہدہ حاصل ہو اور شیخ ابوالقاسم عمر بزار نے عرض کیا کہ مجھے اللہ جل شانہ کا خوف حاصل ہو اور شیخ ابومحمد حسن فارسی نے کہا کہ مجھے اللہ جل شانہ کے ساتھ ایک حال تھا جاتا رہا ہے مجھ پر وہ حال بار دگر عود کرے اور اس سے زیادہ حاصل ہو اور شیخ جمیل صاحب خطوہ نے عرض کیا کہ مجھے زائد اور زائد علم حاصل ہو۔ اور شیخ ابوحفص عمر الغزالی نے عرض کیا کہ میں جب تک نہ مروں جس وقت تک مجھے قطبیت نہ حاصل ہو اور شیخ ابوالبرکات ہمامی نے کہا۔ کہ مجھے اللہ جل شانہ کی محبت میں استغراق حاصل ہو اور شیخ ابوالفتوح

ابن خضری نصر بغدادی نے عرض کیا کہ میں حافظ قرآن و حدیث ہو جاؤں۔ اور شیخ ابو الخیر نے عرض کیا کہ مجھے ایسی معرفت حاصل ہو کہ جس کے سبب سے موارد ربانیہ اور غیر ربانیہ کی تفریق کروں اور عبداللہ ہبیرہ نے عرض کیا کہ مجھے نیابت وزارت حاصل ہو اور ابو الفتوح ہبیتہ نے عرض کیا کہ میں دربان سرائے شاہی ہو جاؤں اور ابو قاسم بن صاحب نے عرض کیا کہ میں دروازہ عزیز کا حاجب ہو جاؤں۔ جب ان سائلین نے اپنی اپنی حاجات عرض کر لیں۔ اُس وقت حضور غوث الثقلین امام الفریقین محبوب رب المشرقین سید السادات سلاب الاحوال قطب الاقطاب الغوث الاعظم شیخ و شیوخ العالم وارث کتاب اللہ نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صاحب الاشارات والمعانی قندیل النورانی سیدنا و مولانا و مرشدنا و ہادینا و مخدومنا و مقتدنا و قبلتنا و امامنا سیدنا الشیخ محی الدین السید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ قدس سرۃ الشریف واحرمنا اللہ من برکاتہ نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا وکلا نمد ھؤلاء وھؤلاء من عطاء ربك وما کان عطاء ربك محظوراً راوی نے بیان کیا ہے کہ اللہ جل شانہ کی قسم ہے کہ جمیع شیوخ سائلین اپنے مطالب کو پہنچے اور میں نے ہر شخص کو دیکھا کہ جس نے جس حاجت کے واسطے عرض کیا تھا اس کی حاجت ہوئی مگر شیخ خلیل صرصری کو کوئی وقت نہیں ملا جو وہ قطب ہوتے اور اسی روایت میں یہ بھی مروی ہے کہ شیخ خلیل صرصری اپنے انتقال۔ سے سات روز پہلے قطب ہوگئے اور شیخ ابوسعود کو ترک اختیار میں از حد ترقی ہوئی کہتے تھے میرے دل میں امر خارج

خطرہ نہیں کرتا ہے اور شیخ ابن قائد ایسے مجاہد ہوئے کہ ان کے زمانہ میں کوئی شخص ایسا مجاہدہ کرنے والا نہ تھا اور آخر عمر میں دس سال زمین کے اندر بیٹھ کر عبادت کی حالانکہ دس سال قبل بھی اسی طرح عبادت کی تھی۔ کہتے تھے کہ میں نے گرسنگی کو گرسنہ اور تشنگی کو تشنہ اور خواب کو خواب آلودہ اور بیداری کو بیدار اور خوف کو خوف میں کر دیا اور بلیات مجھ سے فرار کرتی ہیں اللہ جل شانہ میرے تمامی امور پر غالب ہے اور شیخ عمر بزار کو ایسا خوف غالب ہوا تھا۔ کہ بعض وقت شدت خوف سے دماغ ناک کی راہ ٹپکتا تھا اور شیخ حسن فارسی پر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اسی مجلس میں ایسی نظر ڈالی کہ وہ تڑپ گئے اور اسی وقت کھڑے ہو گئے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ دوسرے روز شیخ حسن مجھے ملے میں نے ان کا حال دریافت کیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنی نظر مبارک سے میرا حال مجھ پر عود کر دیا اور یہ حال اس سے زائد ہے اور جمیل کو اس قدر بلند مرتبہ حفظ وقت اور رعایت انفاس میں حاصل ہوا تھا کہ سوائے شیخ کے جنہیں ہم جانتے ہیں کسی کا یہ مرتبہ نہ تھا۔ یہ کیفیت تھی کہ قضائے حاجت کے واسطے جس وقت جاتے تھے اپنی تسبیح کو میخ دیوار میں لٹکا دیتے تھے۔ تسبیح کا دانہ دانہ گھومتا رہتا تھا اور شیخ عمر غزال نے اکثر کتب علوم جمع کیں اور علوم حفظ کئے اور ایک ہزار لنا میں اُن کتب مجتمع سے فروخت کیں جس وقت فروخت کتب میں شیخ کو سرزنش کی جواب دیا یہ سب مجھے حفظ ہیں اور شیخ ابوالبرکات ہاشمی پر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ایک نظر فرمائی بمجرد نظر ڈالنے

کے شیخ کو غشی طاری ہوئی اور آپ کے سامنے سے لوگ شیخ کو اٹھا لے گئے پھر شیخ کو عقل نہ ہوئی۔ راوی نے بیان کیا ہے۔ کہ مدت تک شیخ ابوالبرکات بغداد سے مفقود ہو گئے بعد ایک مدت کے میں نے انہیں خرابہ کوفہ میں دیکھا کہ حیران ٹکٹکی لگائے ہوئے آسمان کی طرف دیکھتے ہیں۔ میں نے ان سے کلام کیا مجھے کچھ جواب نہ دیا میں واپس آیا پھر بعد ایک مدت کے بصرہ میں شیخ کو مثل حال اول کے دیکھا میں ان کے پاس گیا اور کلام کیا مگر جواب نہ دیا۔ اور اسی طرح حیران آسمان کی جانب دیکھتے دیکھتے ناچار میں ان کے سامنے بیٹھ گیا اور میں نے کہا کہ الٰہی بحرمت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ کے شیخ ابوالبرکات کو بار دگر عقل عطا فرما تاکہ مجھ سے کچھ کلام کرے۔ پھر دراں دعا کے شیخ میرے پاس آئے اور مجھ سے سلام علیک کی۔ میں نے دریافت کیا یہ کیا حال ہے شیخ نے جواب دیا کہ اے برادر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی نظر مبارک سے مجھے اللہ جل شانہ کی محبت ایسی ہوئی کہ جس نے مجھے میرے وجود اور نفس سے بھی غائب کر دیا اور میرا یہ حال ہوا جو تو نے دیکھا یہ جواب دیکر شیخ پھر اپنے مکان پہ گئے اور وہی حال ان پر طاری ہوا۔ میں آب دیدہ وہاں سے واپس آیا بعد مدت کے معلوم ہوا کہ شیخ ابوالبرکات نے اسی حال میں انتقال کیا اور شیخ ابوالفتوح نے چھ ماہ میں قرأت سبعہ سے قرآن شریف حفظ کیا اور بہت کتابیں حدیث کی یاد کیں اور ہمیشہ سماعت حدیث کرتے تھے اور فائدہ لیتے تھے اور ابوالخیر بشر جو راوی اس روایت کے ہیں وہ کہتے ہیں۔ کہ

آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنا دست حق پرست میرے سینہ پر رکھا میرے سینہ میں نور معلوم ہونے لگا۔ ہے اس وقت سے اب تک حق و باطل میں اور ہدایت اور ضلالت میں فرق کرتا ہوں اور سب پہلے امور مجھ پر مشتبہ ہوتے تھے اور ابو عبداللہ بن ہبیرہ بھی نیابت و وزارت کے متولی ہوئے اور ابو الفتح خلیفہ بغداد کے دروازہ کے متولی ہوئے اور ابو القاسم حاجب دروازہ ہو گئے اور اس گروہ نے مدت تک اس ولایت میں تصرف کیا یا غوث الآفاق ویا متصرفا فی الوجود علے الاطلاق من الذی توسل بک فلم نقض حاجتہ ولم ینل مقصودہ انت الذی سلم الیہ الاکوان مطلقا لعنان التصرف فی میدان الزمان یا سلطان ممالک الوجود ویا محبوب الرب الودود د یا نائب محمدن المحمود کل نسل منک حاجۃ وہا انا اسال منک ان تخلص من الظلمات البشریۃ و ورطات الطبیعۃ ویظہر من انوار الشہود ما یستضی بہ قلوبنا ویہب علینا من نسمات الانس یا روح بہ ارواحنا وبلاک اسرارکم یا سیدنا ان لا تردنا من جنابک وتنظمنا یا مولانا فی سلک مریدیک وتبشرنا بہ تجعل لنا علے ذلک دلیلا الجامعہ

رباعی

اے عزتِ جہان قبلۂ پاکان مددے
وے قطب زمان کعبۂ ایمان مددے
درماندہ ام اے شاہ مراد ستم گیر
اے واقف رازہائے سبحان مددے

شیخ ابو محمد عبد الملک ذیال نے بیان کیا ہے کہ ایک روز میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں حاضر تھا کہ آپ اپنے حجرہ سے مدرسہ میں تشریف لائے آپ کے دستِ مبارک میں عصا تھا اس میں بوری لگی ہوئی تھی میرے دل میں خیال آیا کہ اگر آپ اس عصا سے مجھے کوئی کرامت دکھاتے تو کیا خوب ہوتا آپ نے میری طرف دیکھا اور تبسم فرمایا اور عصے کو زمین میں نصب کیا اس وقت عصا یہ معلوم ہوا کہ نور ہے اور آسمان کی طرف اُس نور نے بلندی کی اور تمام افق کو روشن کر دیا اسی طرح تھوڑی دیر نور معلوم ہوتا رہا ازاں بعد آپ نے عصا اپنے دست حق پرست میں لے لیا وہ عصا صورت اصلی پر ہو گیا اور مجھ سے فرمایا کہ اے ذیال تو نے اسی امر کا خیال کیا تھا۔ اکثر مشائخ نے شیخ ابو المسعود احمد بن ابو بکر حریمی سے روایت کی ہے کہ ابو المظفر حسن بن تمیم تاجر شیخ حماد دباس کے پاس آیا اور کہا کہ یاسیدی میرا ارادہ تجارت کے سبب سے سفر کرنے کا ہے گویا شیخ سے دعا چاہتا تھا شیخ نے کہا اگر تو اس سال میں سفر کرے گا۔ تو تیرا مال بھی تلف ہو گا اور تو بھی مارا جائے گا اس کلام سے وہ تاجر شیخ کی مجلس سے مغموم ہو کر چلا آیا راہ میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ملازمت سے مشرف ہوا اس وقت آنحضرت کا سن شباب تھا اُس تاجر نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے اس قصہ کو بیان کیا آپ نے تاجر سے فرمایا تو سفر کر صحیح و تندرست و مالدار ہو کر آئے گا۔ اور ان امور کا میں ذمہ دار رہوں۔ تاجر نے بیان کیا کہ میں نے سفر کیا اور اپنا مال ہزار دینار کو فروخت کیا قضائے گرد گار حاجت کے واسطے

سقایہ سے پانی لیتے وقت وہ دینار طاق سقایہ میں رکھ کر بھول گیا اور اپنی قیام گاہ پر چلا آیا اس وقت ایسی نیند غالب ہوئی کہ غافل ہو کر سو گیا خواب میں دیکھا کہ میں ایک قافلہ میں ہوں۔ قزاقان عرب نے اُس قافلہ کو قتل کیا ہے اس ہیبت سے آنکھ کھل گئی گردن پر خون کا نشان اور درد موجود پایا اس وقت مال یاد آیا۔ بزودی سقایہ میں دیکھا مال اسی طرح رکھا تھا۔ ذالک بعد بغداد میں واپس آیا۔ دل میں یہ خیال ہوا کہ پہلے شیخ حماد دباس کے پاس جاؤں۔ اس واسطے کہ وہ مسن ہیں اور یہ بھی دل میں خیال آیا کہ پہلے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوں اس لئے کہ جو آپ نے فرمایا تھا کہ سوق سلطان میں شیخ حماد مجھے ملے اور کہا کہ ابوالمظفر پہلے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو اس واسطے کہ آپ خداوند جل سلطانہ کے محبوب ہیں۔ تحقیق آپ نے تیرے واسطے سترہ بار جل شانہ سے عرض کیا ہے اسی واسطے جو قتل تیرا عالم واقعہ میں ہونے والا تھا وہ خواب سے مبدل ہو گیا اور جو مال تیرا چوری ہونے والا تھا وہ نسیان غفلت سے بدل گیا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ تاجر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے تاجر کو دیکھتے ہی فرمایا کہ تجھ سے حماد نے کہا کہ میں نے تیرے واسطے اللہ جل شانہ سے سترہ مرتبہ عرض کیا عزہ معبود کی قسم ہے کہ تیرے واسطے میں نے سترہ سترہ بار ستر مرتبہ تک عرض کیا اس وقت اللہ جل شانہ نے جو قتل تیرے واسطے بیداری میں تھا اسے خواب سے بدل کر دیا۔ اور جو مال تیرا جانے والا تھا وہ نسیان و غفلت سے بدل

دیا۔ یمحو اللّٰہ ما یشآءُ و یُثبِتُ و عندہٗ اُمُّ الکتاب ۔ شیخ ابو المظفر منصور بن المبارک واسطی نے بیان کیا ہے کہ میں اپنے شباب میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مرتبہ حاضر ہوا اس وقت میرے پاس ایک کتاب فلسفہ اور علوم روحانیات کی تھی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اس کتاب کو دیکھا نہ اس کا حال دریافت کیا۔ مگر مجھ سے ارشاد فرمایا منصور یہ کتاب تیری رفیق بد ہے جا اسے دھو ڈال۔ اس کتاب سے مجھے بہت اُنس تھا اس واسطے اس کے دھونے پر راضی نہ ہوا اور آپ کا بھی خوف بے انتہا تھا یہ ارادہ کیا کہ آپ کے سامنے سے چلا جاؤں اور مکان میں کتاب رکھ دوں اور پھر آنحضرت رضی اللہ عنہ کے پاس کتاب لے کر حاضر نہ ہوں اور اس کتاب کے چند مسائل واحکام مجھے یاد بھی ہو گئے تھے دل میں یہ ارادہ کر کے اٹھا اس وقت تعجب سے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے میری طرف دیکھا مجھ میں اُٹھنے کی طاقت نہ رہی یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا مقید ہوں۔ میں نے اسی حالت میں کتاب کو کھول کر دیکھا کوئی حرف اس میں تحریر نہ تھا سادہ کاغذ تھا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ اے منصور یہ کتاب مجھے دے میں نے وہ کتاب آپ کو دے دی آپ نے ایک ایک صفحۂ کتاب ملاحظہ فرمایا اور ارشاد کیا کہ یہ کتاب فضائل قرآن تصنیف محمد بن القریش کی ہے یہ فرما کر وہ کتاب پھر مجھے عنایت فرمائی فی الواقع وہ کتاب فضائل قرآن میں محمد بن القریش کی تصنیف تھی اور بہت خوش خط لکھی تھی۔ میرے دل سے بھی جمیع مسائل فلسفہ اور روحانیات محو ہو گئی گویا مجھے کبھی یاد بھی نہ تھے

اور اب تک بھی یاد نہیں ہیں۔

روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک مرتبہ مشائخ جیلان حاضر ہوئے دیکھا کہ آپ کی ابریق کا منہ خلاف جانب قبلہ ہے اور جس خادم نے ابریق رکھی تھی وہ بھی مجلس میں حاضر ہے اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اس خادم کو نظر غضب سے ملاحظہ فرمایا اسی وقت وہ خادم زمین پر گر کر مر گیا۔ ابریق کی طرف ملاحظہ فرمایا ابریق کا منہ اپنے آپ قبلہ کی طرف مڑ گیا۔

روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں شیخ بقا بن بطو اور شیخ علی بن ہیتی اور شیخ ماجد کردی اور شیخ ابوسعید قیلوی حاضر ہوئے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے کھانا نوش فرماتے وقت خادم سے ارشاد فرمایا تو بھی ہمارے ساتھ کھانا کھا اس نے عرض کیا میں روزہ سے ہوں۔ ارشاد کیا کہ تو کھانا کھا تیرے روزہ کا ثواب تجھ کو ملے گا خادم نے عرض کیا کہ میں روزہ سے ہوں پھر آپ نے فرمایا کہ تو کھانا کھا تجھے ایک سال کے روزوں کا ثواب ملے گا۔ پھر خادم نے یہی عرض کیا پھر آپ نے فرمایا کہ تو کھانا کھا تجھے تمام عمر کے روزہ کا ثواب ملے گا پھر خادم نے یہی عرض کیا کہ میں روزہ سے ہوں اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے نگاہ غضب سے اُس خادم کی طرف دیکھا خادم زمین پر گر پڑا اور تمام جسم پھول گیا اور خون اور پیپ جسم سے جاری ہوا۔ مشائخ نے سفارش کی آپ نے غضب کو فرو کیا جب آپ کا غضب جاتا رہا اس وقت وہ خادم صحیح ہو گیا نعوذ باللہ من غضب اللہ وغضب رسولہ صلعم ومن غضب سید الابرار غوث الثقلین امام الفریقین السید الشیخ عبدالقادر

الجیلانی رضی اللہ عنہ اللّٰھم لا تحرمنا من برکاتہ و افضالہ۔

روایت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں ایک شخص مشہور الکرامات تھا وہ کہا کرتا تھا کہ میرا مقام حضرت یونس علےٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقام سے تجاوز کر گیا ہے یہ خبر آنحضرت رضی اللہ عنہ کو بھی ہوئی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے چہرہ مبارک سے آثار غضب ظاہر ہوئے آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے سیدھے ہوکر بیٹھ گئے تکیہ آگے رکھا اور فرمایا کہ یہ تکیہ اس کے قلب پر پہنچا ازاں بعد اس شخص کو لوگوں نے مردہ دیکھا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ کسی نے اُس شخص کو خواب میں اچھی حالت سے دیکھا اور دریافت کیا کہ اللہ جل شانہ نے تیرے ساتھ کیا معاملہ فرمایا جواب دیا کہ اللہ جل شانہ نے میری بخشش فرمائی۔ حضرت یونس علیہ السلام سے میرا قصور معاف کروایا اللہ جل شانہ اور حضرت یونس علیہ السلام سے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے میری شفاعت کی بہت سی خیر و برکت مجھے عطا فرمائی۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں ایک غلیواز نے آواز کی اُس روز ہوا شدت سے چل رہی تھی۔ اہل مجلس کو اُس غلیواز کی آواز سے تشویش ہوئی آواز بُری معلوم ہوئی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ہوا کی طرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ اے ہوا اس غلیواز کا سر تن سے جدا کر دے۔ اسی وقت اُس غلیواز کا سر ایک طرف گرا اور دھڑ ایک طرف ازاں بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ کرسی پر سے نیچے تشریف لائے اُس غلیواز

کو اپنے دست مبارک میں لیا دُوسرا ہاتھ اس پر پھیرا اور فرمایا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم وہ غلیواز زندہ ہوکر پرواز کر گئی تمام حاضرینِ مجلس سنے یہ کرامت مشاہدہ کی مشائخ سنے روایت کی ہے کہ ایک عورت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اپنے فرزند کو لے کر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے اس فرزند کو آپ سے از حد محبت ہے اللہ جل شانہ کے واسطے میں اپنے حق سے ادا ہوئی یہ فرزند آپ کی خدمت میں حاضر ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قبول فرماکر اُس جوان کو مجاہدہ وسلوک طریق سلف کا حکم فرمایا ایک روز اس شخص کی والدہ بعد مدت اس کے دیکھنے کو آئی اُس جوان کو نانِ جوین کھاتے دیکھا اور رنگ زرد اور لاغر پایا۔ وہ عورت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اُس وقت آپ کباب ماکیان نوش فرما رہے تھے استخوانِ ماکیان علحدہ رکھی ہوئی تھیں اُس عورت نے عرض کیا کہ یا سیدی آپ کباب ماکیان نوش فرماتے ہیں۔ اور میرا فرزند نانِ جوین کھاتا ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنا دست مبارک استخوانِ ماکیان پر رکھا اور فرمایا قومی باذن اللہ یحی العظام وھی رمیم اسی وقت وہ ماکیان زندہ ہوئی اور آواز دی آپ نے اس عورت سے فرمایا کہ جس وقت تیرا فرزند ایسا ہوجائے جو چاہے کھائے۔ شیخ قدوہ ابوالحسن علے القرشی کہتے ہیں کہ ۵۴۹ھ میں میں اور شیخ علی بن ہیتی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ابو غالب فضل اللہ بن اسمٰعیل بغدادی الازجی تاجر بھی اس وقت حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا سیدی حضور

کے جد امجد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے من دعی فلیجب یعنی جس کی دعوت کی جائے وہ شخص دعوت قبول کرے ہیں نے اپنے مکان پر حضور کی دعوت کی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے تھوڑی دیر سر مبارک فرو کیا اور فرمایا ہاں اور لعل پر سوار ہوئے۔ شیخ علی بن ہیتی نے سیدھی رکاب اور ہیں نے اُلٹی رکاب تھامی۔ تاجر کے مکان پر آئے وہاں اعیان مشائخ و اکابر علمائے بغداد موجود تھے پھر دستر خوان بچھایا گیا ہر قسم کا طعام رکھا گیا ایک ظرف کلاں جسے دو آدمیوں نے اُٹھایا تھا اس پر مہر کی ہوئی تھی دستر خوان پر رکھ دیا گیا اس وقت تاجر نے آواز دی کہ اب کھانا نوش کیا جائے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے سر مبارک فرو کیا نہ خود کھانا نوش فرمایا اور نہ کسی کو اجازت دی۔ اہل مجلس آپ کی ہیبت سے خاموش حاضر تھے مجھے اور شیخ علی بن ہیتی کو آپ نے اشارہ فرمایا کہ اس ظرف کلاں کو لاؤ۔ ہم نے اُس ظرف کو اٹھانے کا ارادہ کیا ہر چند کہ وہ ظرف بہت بوجھل تھا مگر اٹھا کر آپ کے سامنے رکھ دیا آپ نے فرمایا کہ اس ظرف کو کھولو۔ ہم نے اسے کھولا اس ظرف ہیں فرزند ابو غالب کو مادر زاد مجذوم مفلوج بند تھا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا قم باذن اللہ۔ بمجرد اس ارشاد کے وہ طفل دوڑنے لگا آنکھیں روشن ہو گئیں کوئی مرض باقی نہ رہا۔ اس وقت اس کرامت کے مشاہدہ سے اہل مجلس نے نعرہ کیا اور وجد و حال اہل مجلس پر طاری ہوا غلبۂ حال اہل مجلس ہیں آنحضرت رضی اللہ عنہ تشریف لے گئے کھانا نوش نہ فرمایا۔ راوی نے بیان

کیا ہے کہ میں شیخ ابوسعید قیلوی کے پاس آیا اُس حال کی اطلاع کی شیخ ابوسعید نے کہا کہ آنحضرت کور مادر زاد اور ابرص کو صحیح و تندرست کرتے ہیں اور مُردہ کو باذن اللہ زندہ کرتے ہیں۔ مشائخ اور شیخ ابوالحسن علی القرشی نے بیان کیا ہے کہ ہم آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس میں حاضر تھے کہ ایک مرتبہ جماعت روافض کی دو قفہ کلاں جس پر مہریں کی ہوئی تھیں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر آئے اور عرض کیا کہ آپ بتائیں کہ ان دونوں قفلوں میں کیا ہے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کرسی سے اُتر آئے اور قفہ پر اپنا دست مبارک رکھا اور فرمایا کہ اس قفہ میں ایک طفل درماندہ لنج ہے۔ آپ نے صاحب زادہ سید عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ اسے کھولو جب اُس قفہ کو کھولا فی الواقع اس میں طفل لنج درماندہ تھا آپ نے اپنے دست مبارک سے اُسے مس فرمایا اور ارشاد کیا قم باذن اللہ وہ طفل کھڑا ہو گیا اور دوڑنے لگا پھر دوسرے قفہ پر آپ نے دست مبارک رکھا اور فرمایا کہ اس میں ایک طفل صحیح ہے۔ آپ نے صاحب زادہ سیدنا عبدالرزاق رضی اللہ عنہ کو اس کے کھولنے کا حکم دیا جب اُسے کھولا اس میں ایک طفل صحیح و تندرست تھا وہ طفل کھڑا ہو کے چلنے لگا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ بیٹھ جا وہ طفل بیٹھ گیا اور لنج و درماندہ ہو گیا اس وقت اُس گروہ روافض نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر توبہ کی۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس روز کی مجلس میں تین آدمیوں نے شدت حال و وجد سے

انتقال کیا۔ اکثر مشائخ اور عدی بن مسافر نے روایت کی ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں بارش ہونے لگی بعض اہل مجلس پریشان ہوئے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے سر مبارک آسمان کی طرف اُٹھا کر فرمایا کہ میں تیرے واسطے مخلوق کو جمع کرتا ہوں اور تو پریشان کرتا ہے اسی وقت باران اہل مجلس پر برسنا موقوف ہوا بیرون مجلس اسی طرح برستا تھا اہل مجلس پر ایک قطرہ نہ گرتا تھا اس طرح کی روایات اور حکایات آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرامات کی بے انتہا ہیں۔

روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ مدرسہ میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص ہوا پر اہل مجلس کے سروں سے ایک تیر فاصلہ پر بلند ہو کر گذرا اس شخص کے سر پر عمامہ تھا شملہ چھوٹا ہوا تھا سفید لباس پہنے ہوئے کمر بند کمر سے لپٹا ہوا تھا۔ جس وقت وہ شخص آنحضرت رضی اللہ عنہ کے سر مبارک کے پاس پہنچا۔ مثل عقاب کے زمین پر نازل ہوا اور آپ کے سامنے سلام کر کے باادب تمام بیٹھا تھوڑی دیر بعد ہوا پر بلند ہو کر چلا گیا۔ اہل مجلس نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ یہ کون شخص ہے آپ نے ارشاد فرمایا یہ شخص سرداران رجال الغیب سے ہے علیہم السلام اللہ اس روایت وحکایت کے مثل لاتعد ولاتحصی حکایات وروایات ہیں۔ مشائخ نے شیخ ابوالحسن ابن طنطنہ بغدادی سے روایت کی ہے۔ کہ میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شغل واشتغال کرتا تھا۔ اکثر شب کو جاگتا تھا کہ اگر کوئی ضرورت وحاجت، آنحضرت رضی اللہ عنہ

کی ہو وے خدمت بجا لاؤں۔ ایک شب آنحضرت رضی اللہ عنہ حرم سے باہر تشریف لائے میں نے آپ کو ابریق دی آپ نے نہ لی اور بیرون مدرسہ تشریف لے جانے کا ارادہ کیا۔ دروازہ مدرسہ کا خود بخود کھل گیا آپ تشریف لے چلے میں بھی آپ کے ہمراہ تھا اور یہ خیال کیا کہ آپ کو میرے ہمراہ چلنے کی اطلاع نہ ہو۔ اس عرصہ میں دروازۂ بغداد کے قریب پہنچے یہ دروازہ بھی خود بخود کھل گیا آپ اور میں دونوں بیرون دروازہ گئے۔ دروازہ پھر اسی طرح خود بخود بند ہو گیا۔ تھوڑی دُور آپ تشریف لے گئے تھے کہ ایسی جگہ آپ پہنچے جسے میں نہ جانتا تھا نہ کبھی دیکھی تھی آنحضرت رضی اللہ عنہ ایک مکان میں جو رباط کی شکل کا تھا داخل ہوئے اس مکان میں چھ نفر اور بھی موجود تھے انہوں نے آپ کو سلام کیا۔ میں ایک ستون کے قریب چھپ گیا۔ گوشۂ مکان سے آواز مریض آتی تھی۔ تھوڑی دیر میں وہ آواز بند ہو گئی۔ ایک شخص اس مکان میں داخل ہُوا جہاں سے آواز مریض آتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ایک جنازہ اپنے کاندھے پر رکھے ہوئے باہر چلا گیا۔ دوسرا شخص اور اس مکان میں داخل ہُوا اس شخص کا سر برہنہ تھا لبیں بڑھی ہوئی تھیں۔ وہ شخص آنحضرت رضی اللہ عنہ کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے اوّل اُسے کلمہ پڑھایا اور لبیں ترا شیں طاقیہ پہنایا اس کا نام محمدؐ رکھا اور اُن چھ نفر سے فرمایا کہ مجھے حکم ہُوا تھا کہ اس شخص کو اس میت کے قائم مقام کردوں اُنہوں نے عرض کیا سمعنا واطعنا پھر آنحضرت رضی اللہ عنہ اس مکان سے باہر تشریف لائے میں بھی ہمراہ تھا تھوڑی دُور

تشریف لائے ہوں گے کہ دروازہ بغداد معلوم ہوا جس طرح پہلے دروازہ کھلا اور بند ہوا تھا اسی طرح اب بھی دروازہ کھلا۔ اور جب آپ داخل شہر ہوئے بند ہو گیا پھر مدرسہ کا دروازہ بھی اسی طرح کھلا جب آپ داخل مدرسہ ہوئے دروازہ بند ہو گیا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ حرم میں تشریف لے گئے جب صبح ہوئی میں حسب عادت آپ کے سامنے حاضر ہوا ہیبت سے قرأت قرآن کی جرأت نہ ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا اے فرزند قرأت کر خوف نہ کر۔ میں نے عرض کیا کہ آپ شب کے ماجرے کو ارشاد فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ وہ مقام نہاوند تھا اور وہ چھ ابدال نجباء تھے اور وہ مریض ان چھ کے ہمراہ ساتواں تھا۔ جب اس کے انتقال کا وقت آیا میں اس کے پاس گیا اور جو شخص جنازہ لئے جاتے تھے وہ ابو العباس خضر علیہ السلام تھے اس واسطے آئے تھے تا کہ اس کی تجہیز و تکفین کریں اور جس شخص کو میں نے کلمہ پڑھایا اور مسلمان کیا وہ قسطنطنیہ کا نصرانی تھا مجھے حکم ہوا تھا کہ اس متوفی کا اسے قائمقام مقرر کروں۔ وہ نصرانی میرے پاس آکر مسلمان ہوا اور اب انہیں چھ نفر کے ہمراہ ہے راوی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے عہد کر لیا کہ جب تک زندہ ہوں میں اس حال کو کسی سے بیان نہ کروں جب آپ نے وفات پائی اس وقت میں نے اس حال کو بیان کیا۔ شیخ عارف ابو الخیر بشر ابن محفوظ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز بغداد میں میری دختر دوشیزہ فاطمہ سقف مکان پر چڑھ گئی پھر معلوم نہ ہوا کہ وہ کیا ہوئی ہر چند تلاش کی مگر کہیں سراغ نہ ملا۔ میں آنحضرت

رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہُوا اور تمام احوال عرض کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ آج شب کو نوحزا پہ کرخ میں جا اور وہاں جاکر پانچویں ٹیلے پر بیٹھ کر ایک دائرہ کھینچ اور کہہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم علےٰ نیتہٖ عبدالقادر۔ جس وقت شب کی سیاہی ظاہر ہو گی اس وقت گروہ بنی جان طرح طرح کی اشکال سے تجھ پر گذریں گے تو خوف نہ کرنا صبح کو خیمہ کا بادشاہ تیرے پاس آئے گا۔ تجھ سے تیری حاجت کا سوال کرے گا تو کہنا کہ مجھے عبدالقادر نے تیرے پاس بھیجا ہے اور اپنی دختر کا حال بیان کرنا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ جس طرح آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا تھا میں نے اسی طرح تعمیل حکم کی۔ میرے سامنے عجیب وغریب خوف ناک اشکال سے اجنہ آتے تھے مگر کسی کو یہ قدرت نہ تھی کہ دائرہ کے قریب آجائے حتیٰ کہ صبح کے وقت بادشاہ اجنہ گھوڑے پر سوار میرے پاس آیا اس کے ہمراہ گروہ اجنہ تھے مقابل دائرہ کے کھڑے ہو کر مجھ سے کہا کہ اے انسان تیری کیا حاجت تھی میں نے کہا کہ مجھے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے تیرے پاس بھیجا ہے جب میں نے آپ، کا اسم مبارک لیا بادشاہ اجنہ گھوڑے سے اُتر پڑا اور زمین کو بوسہ دے کر میرے سامنے دائرے سے علحدہ بیٹھ گیا اس کے ہمراہی بھی بیٹھ گئے اور مجھ سے دریافت کیا کہ کیا حال ہے میں نے اپنی دختر کا قصہ اس سے بیان کیا بادشاہ اجنہ نے اپنے گروہ سے دریافت کیا کہ یہ فعل کس نے کیا ہے اجنہ اس کی تجسس میں مشغول ہوئے ناگاہ ایک دیو سرکش کو گرفتار کر لائے اور بادشاہ سے کہا کہ

یہ دیو سرکستان چین سے ہے یہی اُس دختر کو لے گیا ہے بادشاہ نے دریافت کیا کہ تو نے اُس دختر کو کیوں تحت رکاب قطب سے چھپایا۔ دیو نے بیان کیا کہ میرے دل میں اسی طرح آیا بادشاہ اجنہ نے اسے قتل کرایا اور میری دختر مجھے دے دی۔ میں نے شاہ اجنہ سے دریافت کیا کہ اس شب کی مثل جس طرح تو نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تعمیل حکم کی میں نے کبھی اس طرح تعمیل کرتے اجنہ کو نہیں دیکھا۔ شاہ اجنہ نے کہا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ جس وقت حرم میں سر بلند فرما کر دیوان سرکش کی طرف نظر فرماتے تھے چاہے کسی جگہ اور کسی مقام اقصائے زمین پر ہوں وہ سرکش آپ کے خوف سے بھاگ کر اپنے مکانات میں پوشیدہ ہو جاتے ہیں اور اللہ جل شانہ جسے قطب کرتا ہے اسے جن و انس پر قدرت عطا فرماتا ہے۔ رضی اللہ عنہ۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص اصفہان کا باشندہ حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری اہل خانہ کو ایسا مرض صرع عارض ہوا ہے کہ ہر عزیمت خوان اس کے دفع کرنے سے عاجز ہو گیا ہے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک دیو سرکش خانس نام سراندیپ کا باشندہ ہے اس کے سبب سے یہ مرض عارض ہوتا ہے اب جس وقت تیری زوجہ کو صرع ہو اس وقت اس ـــــ کے کان میں کہنا کہ اے خانس شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے جو بغداد میں مقیم ہیں۔ کہا ہے کہ اب تو اعادہ نہ کرنا اور اگر اعادہ کرے گا تو ہلاک ہو جائے گا۔ یہ ارشاد آپ کا سن کر وہ شخص چلا گیا اور بیس سال کے بعد پھر آیا

راوی نے بیان کیا کہ ہم نے دریافت کیا کہ تیری اہلیہ کا کیا حال ہے اس نے بیان کیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے جس طرح ارشاد فرمایا تھا میں نے ویسا ہی کیا اُس روز سے میری اہلیہ کو صرع کا عارضہ نہ ہُوا۔ مشائخ نے شیخ عمر بزاز سے روایت کی ہے کہتے تھے کہ جمعہ کے روز میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ جامع مسجد کو گیا اس روز کسی شخص نے آپ کو سلام نہیں کیا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ عجب ہے کہ ہر جمعہ کو آنحضرت رضی اللہ عنہ پر مخلوق کا اس قدر ازدحام ہوتا تھا کہ ہمیں مشکل سے مسجد میں جانا نصیب ہوتا تھا آج کیا سبب ہے کہ کسی نے آپ کو سلام بھی نہیں کیا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ خطرہ میرے دل میں تمام نہ ہُوا تھا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے میری طرف نگاہ فرمائی اور تبسم فرمایا اسی وقت اس قدر مخلوق نے سلام کے واسطے اژدہام کیا کہ کوئی حد نہ تھی اور بہت لوگ میرے اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کے درمیان میں حائل ہو گئے آپ نے میری طرف التفات فرمایا اور ارشاد کیا کہ اے عمر تو نے بھی تو ارادہ کیا تھا آیا تو نہیں جانتا ہے کہ مخلوق الٰہی کے قلوب میرے ہاتھ میں ہیں اگر میں چاہوں اپنی طرف متوجہ کر دوں اور اگر چاہوں پھیر دوں یا مالک القلوب اقبل قلوبنا علیك ولا تصرفھا عنك بحرمۃ سید الکائنات آمین ۔ مشائخ نے شیخ بقا بن بطوؒ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہُوا اس کے ہمراہ ایک مرد جوان تھا۔ اس نے آپ سے عرض کیا کہ یہ میرا فرزند ہے آپ اس کے واسطے دعا

فرمائیں۔ حالانکہ وہ جوان اس کا فرزند تھا اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا اور فرمایا کہ تمہاری حرکتیں میرے ساتھ بھی اس حد کو پہنچیں یہ ارشاد فرما کر آپ حرم میں تشریف لے گئے اور اسی وقت بغداد میں آگ لگی جب ایک مکان کی آگ فرو کرتے تھے دوسرا مکان جلتا تھا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ میں دیکھتا تھا کہ بسبب غضب آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بلیات مثل پارہائے ابر کے آسمان سے نازل ہوتی تھیں جب یہ امر مجھ پر منکشف ہوا میں بزودی آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اس وقت بھی آپ اسی طور سے غضب ناک تھے میں ایک جانب بیٹھ گیا اور عرض کیا یا سیدی آپ مخلوق الٰہی پر رحم فرمائیں مخلوق ہلاک ہوئی جاتی ہے جب میں نے بہت عرض کیا اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کا غضب فرو ہوا اور بلیات کا نازل ہونا موقوف ہو گیا اور آتش بھی فرو ہو گئی۔ اکثر مشائخ اور شیخ ابومسعود حریمی اور شیخ علی بن ادریس یعقوبی اور شیخ الامام شہاب الدین ابوحفص عمر ابن محمد سہروردی نے بیان کیا ہے کہ شیخ ابوبکر بن الحمامی کبار مشائخ و اولیاء اور صاحب حالات سنیہ سے تھے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ شیخ ابوبکر حریمی سے فرمایا کرتے تھے کہ اے ابوبکر شریعت مطہرہ تیری شکایت مجھ سے کرتی ہے چند امور کی ممانعت فرماتے تھے مگر شیخ ابوبکر نہیں مانتے تھے ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ مسجد رضافہ میں تشریف لے گئے وہاں شیخ ابوبکر بھی موجود تھے آپ نے اپنا دست مبارک شیخ ابوبکر کے سینہ پر مارا اور فرمایا کہ ابوبکر کو کشتاں

کشاں کشاں بغداد سے نکال دیئے گئے۔ عراق عجم میں پہنچے جس وقت بغداد میں داخل ہونے کا ارادہ کرتے تھے منہ کے بل زمین پر گر پڑتے تھے اگر کوئی شخص بغداد میں داخل کرنے کا ارادہ کرتا تھا۔ وہ بھی گر پڑتا تھا ایک روز شیخ ابو بکر کی والدہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا یا سیدی شیخ ابو بکر کے دیکھنے کو میرا بہت جی چاہتا ہے نہ میں جا سکتی ہوں نہ وہ آسکتا ہے۔ آپ نے تھوڑی دیر سر مبارک فرو فرما کر ارشاد فرمایا کہ جو کنواں تیرے مکان میں ہے شیخ ابو بکر عراق سے اسی کنوئیں کے اندر آجایا کرے گا تو اس سے بات چیت کیا کرنا۔ راویوں نے بیان کیا ہے ہر ہفتہ میں ایک بار عراق سے بغداد میں زمین کے اندر راہ چل کر شیخ ابو بکر کنوئیں میں آکر اپنی والدہ سے بات چیت کیا کرتے تھے مدت کے بعد شیخ عدی بن مسافر نے شیخ قضیب البان کو آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں شیخ ابو بکر کے عفو قصور کے واسطے بھیجا جس وقت شیخ نے عفو قصور چاہا آپ نے وعدہ فرمایا۔ راویوں نے بیان کیا ہے کہ شیخ مظفر جمال اور شیخ ابو بکر سے بے انتہا محبت اور دوستی تھی شیخ مظفر نے عالم واقعہ میں اللہ جل سبحانہ کو دیکھا شیخ مظفر بیان کرتے تھے کہ خواب میں مجھے ارشاد ہوا کہ اے مظفر جو تیری تمنا ہو عرض کر میں نے عرض کیا بار الٰہا شیخ کو بار دیگر ولایت و حال عطا فرما ارشاد ہوا کہ رد ولایت و حال شیخ عبدالقادر جو دنیا و آخرت میں میرا ولی ہے اس پر موقوف ہے تو اس کے پاس جا اور پیام دے کہ تیرا اللہ جل شانہ فرماتا ہے اگر تو مجھ سے سوال کرے

کہ جو مسلمان مجھے دیکھے بخشتا جائے ہیں اپنے رحم و فضل و جود و عطا سے ایسا ہی کروں ابوبکر سے راضی ہوں تو بھی رضامند ہو۔ شیخ جمال نے بیان کیا ہے کہ اسی واقعہ میں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی دیکھا مجھ سے ارشاد ہوا اے مظفر شیخ عبدالقادر جو میرا نائب و وارث ہے اسے میرا پیام دے کہ تجھ سے تیرا جد امجد ارشاد فرماتا ہے کہ اے فرزند شیخ ابوبکر کا حال اس پر رد کر دے۔ اے فرزند تو نے بوجہ میری شریعت کے اس پر خفگی کی ہے میں نے اس کا قصور عفو کیا۔ شیخ مظفر نے بیان کیا ہے کہ جب میں اس واقعہ کو دیکھ چکا مسرور و خورسند اٹھ کر شیخ ابوبکر کی ملاقات کو چلا تاکہ انہیں بھی معلوم ہو گیا تھا مگر اب تک شیخ پر کشف نہ ہوتا تھا۔ میں اور شیخ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے مجھے دیکھتے ہی آپ نے ارشاد فرمایا اے مظفر بیان کر کیا پیام لایا ہے میں نے جو کچھ عالم واقعہ میں دیکھا تھا عرض کیا جو بات میں بھولتا تھا آپ یاد دلاتے تھے ازاں بعد شیخ ابوبکر نے توبہ کی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے شیخ کو سینہ سے لگایا شیخ ابوبکر پر حال اصلی سے زائد حال طاری ہوا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ ہم نے ابوبکرؒ سے دریافت کیا کہ تم کس طرح زمین کے اندر آتے تھے۔ شیخ نے کہا کہ جب میں آنے کا ارادہ کرتا تھا یہ معلوم ہوتا تھا کہ کوئی شخص مجھے اٹھائے ہوئے زمین کے اندر لئے جاتا ہے اور یہی جاتے ہوئے وقت معلوم ہوتا تھا۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے زمانہ حیات میں ایک بزرگ عارف سامی شیخ عباد نامی تھے وہ اکثر یہ لفظ کہا کرتے تھے۔ کہ میں

آنحضرت رضی اللہ عنہ کے آپ کے مقام وحال کا وارث ہوں گا
جب آنحضرت رضی اللہ عنہ نے یہ کلام استماع فرمایا شیخ عماد کا ہاتھ
پکڑا اور ارشاد کیا کہ اے عماد میں تیری گردن و گلو بند کے درمیان
میں تیر ماروں گا۔ یہ ارشاد فرما کر شیخ کا ہاتھ چھوڑ دیا بمجرد ہاتھ چھوڑنے
کے شیخ عباد کی ولایت سلب ہو گئی مدت مدید تک سرگرداں رہے
راوی نے بیان کیا ہے کہ شیخ جمیل بدوی بیان کرتے تھے کہ ایک
شب مجھ پر ایسا حال طاری ہوا کہ جس نے میرے نفس کو میرے جسم
عنصری سے علیحدہ کر دیا ازاں بعد نور لطیف جس کی روشنی بے انتہا
تھی مجھے معلوم ہوا اس روشنی میں ہر چیز نقیر و قطمیر کی تمیز کرتا تھا اور
ہر چیز کی کیفیت مجھے مدرک ہوتی تھی اور آواز سنتا تھا ازاں بعد
عالم ملکوت تک مجھے عروج ہوا میں نے ایک مجلس دیکھی جس میں بہت
سے شیخ جمع تھے بعض کو میں جانتا تھا اور بعض کو نہ جانتا تھا۔ ناگاہ
اس مجلس میں ایک ہوائے فرحناک اور خوش گوار آئی اس ہوا نے
تمامی مشائخ کو مسرور و مدہوش کر دیا۔ ازاں بعد معلوم ہوا کہ یہ ہوا
آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مقام کی ہے اسی حالت مدہوشی میں میں نے
یہ آواز سنی کہ یہ ایسا مقام ہے جسے محجوب و غائب نہیں جان سکتا
یہ آواز سن کر میں نے کہا بارالہا شیخ عباد کا حال اس پر بار دگر مسترد
فرما دے بجواب اس دعا کے یہ آواز آئی کہ جس نے اس کا حال
سلب کیا ہے وہی مسترد کرے گا۔ یہ آواز سن کر میں اپنے ہوش
وحواس میں آگیا اور اسی وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت
سراپا برکت میں حاضر ہوا آپ نے مجھے دیکھتے ہی ارشاد فرمایا۔ کہ

اے جمیل تو نے عباد کے واسطے عرض کیا تھا۔ میں نے عرض کیا
بلاشک فرمایا عباد کو میرے پاس لا جس وقت عباد آنحضرت رضی اللہ
عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے ارشاد فرمایا کہ اے عباد پا برہنہ حجاج
کے ہمراہ حج بیت اللہ کے واسطے جا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ جس
وقت قافلہ عراق بغداد سے روانہ ہوا شیخ عباد بھی قافلہ کے ہمراہ
پا برہنہ روانہ ہوئے جس وقت مقام قید میں پہنچے ایک درخت دیکھا
جس کے دیکھنے سے شیخ عباد پر وجد طاری ہوا حتےٰ کہ اپنے وجود کی
بھی خبر نہ رہی اسی حالت وجد میں ہر بُن مو سے خون جاری ہوا۔
اور ولایت و حال اصلی سے دو چند عود کیا۔ راوی نے بیان کیا
ہے کہ اسی وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد کیا کہ مقام قید میں
اللہ سبحانہ نے شیخ عباد کو دو چند حال عطا فرمایا۔ میں نے حلف کیا تھا
کہ جب تک عباد خون میں اپنے قدم نہ بھگو لے گا اس وقت تک
اس پر اس کا حال مسترد نہ کیا جائے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ راوی نے
بیان کیا ہے کہ شیخ عباد بعد عود کرنے حالت اصلی کے حجاج کے ہمراہ
جانب بیت اللہ روانہ ہوئے تھے کہ ناگاہ گردو قزاقان عرب نے
گھیر لیا۔ شیخ کی عادت تھی کہ ایسے موقع پر با آواز بلند صدا کیا کرتے
تھے اور صدا سے غرض ہزیمت عرب ہوتی تھی وہ آواز ان کی بجنسہ
ان پر مسترد ہوئی اسی وقت شیخ عباد نے انتقال کیا حجاج نے مقام
قید میں انہیں دفن کیا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ جس وقت شیخ عباد
نے قضا کی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اسی وقت اس واقعہ کو بھی
بیان فرمایا آنحضرت رضی اللہ عنہ بعد ان دونوں واقعوں کے فرمایا

کرتے تھے کہ دو آدمیوں نے مجھ سے اپنے حال میں نزاع کیا میں نے اللہ جل سبحانہ کی حضور میں ان کی گردن مار دی۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ شیخ کبیر ابوالحسن علی بن ہیتی بیان کرتے تھے کہ ایک روز میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ایک جوان کو اوندھے منہ دروازہ کی دہلیز پر پڑا دیکھا اس جوان نے مجھ سے کہا کہ تم میری شفاعت کرو جب میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اُس جوان کی سفارش کی آپ نے عفو قصور فرمایا۔ میں مکان سے باہر آیا اور اُس جوان سے کہا کہ تیرا قصور معاف ہو گیا وہ جوان اسی وقت روزن دہلیز سے نکل کر ہوا میں پرواز کرتا ہوا چلا گیا میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں واپس آیا۔ حضار مجلس نے آپ سے اس واقعہ کو دریافت کیا فرمایا یہ شخص ہوا میں اُڑا جاتا تھا اس نے اپنے دل میں یہ بات کہی کہ آج بغداد میں ایسا کوئی شخص نہیں ہے جیسا کہ میں ہوں بمجرد اس خطرہ کے اس کا حال مسلوب ہو گیا اگر شیخ علی سفارش نہ کرتا۔ میں اس کا حال اس پر مسترد نہ کرتا۔ اکثر مشائخ اور ابومسعود حریمی اور شیخ عثمان قصیر اور شیخ عبدالغنی بن نقطہ اور شیخ عثمان صریفینی اور شیخ عمران اور شیخ علی بن ازدمر المحمدی اور شیخ علی سفانی متفق اللفظ والمعنی بیان کیا ہے کہ روز چہارشنبہ کو آنحضرت رضی اللہ عنہ زیارت مشائخ کو تشریف لے گئے اُس روز آپ کے ہمراہ اعیان فقہاء و علماء و فقراء بکثرت تھے۔ آپ نے شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ علیہ کی قبر پر بہت دیر توقف کیا حتےٰ کہ گرمی نے دھوپ کی ہمراہیاں آنحضرت رضی اللہ

عنہ کو پریشان کر دیا مگر بسبب ادب آنحضرت رضی اللہ عنہ کے تمامی ہمراہیان پس پشت استادہ رہے۔ ازاں بعد آپ مسرور الحال واپس تشریف لائے مشائخ نے آپ سے اس قدر توقف کی وجہ دریافت کی ارشاد فرمایا کہ ایک وقت میں مسجد رصافہ کو جمعہ کی نماز کے واسطے جاتا تھا۔ شیخ حماد دباس معہ اپنے مریدین کے میرے ہمراہ تھے۔ جس وقت ہم نہر کے پل پر پہنچے۔ شیخ نے مجھے نہر میں گرا دیا اس روز سردی حد سے زائد تھی میں صوف کا جبہ پہنے تھا۔ اور آستین جبہ میں اجزائے کتاب تھے جس وقت میں پانی میں گرا اسی وقت ایک ہاتھ بلند کیا زبان سے کہا بسم اللہ یہ غسل جمعہ ہے۔ شیخ مجھے چھوڑ کر چلے گئے میں نہر سے باہر آیا جبہ کو نچوڑ کر مسجد کو روانہ ہوا مگر سردی نے مجھے از حد تکلیف دی اور شیخ کے مریدین نے یہ خیال کیا تھا کہ نماز مجھ سے جاتی رہے گی۔ میں نے بعون اللہ انہیں ہزیمت دی۔ جس وقت شیخ نے مجھے آتے دیکھا اپنے مریدین سے کہا کہ میں نے عبدالقادر رضی اللہ عنہ کا امتحان کیا تھا مگر یہ کوہ مستحکم ہیں اپنے مقام سے حرکت نہیں کرتے آج میں نے شیخ حماد کو قبر میں دیکھا کہ جواہر کا مرحلہ پہنے ہیں تاج یاقوت سر پہ ہے۔ دونوں ہاتھوں میں خلخال طلا ہیں۔ دونوں پیروں میں نعلین طلا ہیں مگر دست راست شل ہے میں نے شیخ سے دریافت کیا کہ تمہارا ہاتھ کیوں شل ہے جواب دیا کہ اسی ہاتھ سے تمہیں نہر میں گرایا تھا آپ مجھے معاف کرتے ہیں۔ میں نے کہا ہاں شیخ نے کہا کہ بسم اللہ جل سبحانہ سے عرض کیجئے کہ میرا ہاتھ صحیح کر دے اس واسطے میں

نے توقف کیا اور اللہ جل شانہ سے عرض کیا حتےٰ کہ شیخ کا ہاتھ صحیح ہو گیا۔ مجھ سے مصافحہ کیا خوش ہوئے۔ جس وقت شیخ نے مجھ سے عفو قصور چاہا اس وقت پانچ ہزار اولیا اللہ نے اپنی قبور میں مجھ سے عفو قصور شیخ کی استدعا کی اور بوقت دعا میرے شریک دعا ہوئے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ یہ ارشاد آپ کا بغداد میں مشہور ہوا تمامی مشائخ اور صوفیا اور مریدین شیخ حماد دباس نے اژدحام کیا تاکہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے اس امر کی تحقیق و تصدیق کریں ان کے ہمراہ دیگر مخلوق بغداد بھی تھی جس وقت یہ گروہ آپ کے مدرسہ میں داخل ہوا بسبب آپ کی ہیبت کے کسی کو مجال دم زدن نہ ہوئی۔ مگر خود ہی آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ان کا مطلب بیان فرمایا اور ارشاد کیا کہ تم باتفاق رائے دو شیخوں کو کبار شیخ مشائخ سے مقرر کرو تاکہ وہ شیخ اس حال کو تم سے بیان کریں تمامی حاضرین نے شیخ ابو یعقوب یوسف ابن ایوب ہمدانی اور شیخ ابو محمد عبد الرحمٰن بن شعیب کردی کو مقرر کیا اور آنحضرت رضی اللہ عنہ سے جمعہ تک کی مہلت چاہی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہم مہلت نہیں دیتے تم اپنے مقام سے حرکت نہ کر سکو گے کہ تمہیں اس کی تصدیق ہو جائے گی۔ ازاں بعد تھوڑی دیر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے سر مبارک فرد فرمایا اور سب حاضرین بھی سر افگندہ حاضر تھے کہ ناگاہ بیرون مدرسہ سے حاضرین نے فریاد کی کہ شیخ یوسف پا برہنہ بزودی تمام آرہے ہیں۔ جب شیخ یوسف مدرسہ میں داخل ہوئے حضار مجلس سے کہا کہ اللہ عزوجل نے شیخ حماد دباس کو مجھے

دکھلایا شیخ نے مجھے کہا کہ تم بہت جلد آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں جاؤ اور مشائخ سے کہو کہ جو کچھ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے میرے بارے میں ارشاد فرمایا ہے وہ صحیح ہے سرمو فرق نہیں ہے۔ یہ کلام شیخ تمام نہ کر چکے تھے کہ شیخ عبدالرحمٰن بھی پہنچے اور جو کچھ کہ شیخ یوسف نے بیان کیا تھا وہ ہی انہوں نے بھی بیان کیا جس وقت کہ تمام مشائخ کو تصدیق ہو گئی اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ سے عفو قصور چاہا اور استغفار کی شیخ ابوعبداللہ محمد بن الخضر الحسینی الموصلی نے بیان کیا ہے کہ میرے والد مجھ سے کہتے تھے کہ میں تیرہ برس آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر رہا اور بے انتہا آپ کی کرامات دیکھیں جب اطباء کسی مریض کے علاج کرنے سے عاجز ہوتے وہ مریض آپ کی خدمت میں حاضر کیا جاتا تھا آپ اس کے واسطے دعا فرماتے تھے۔ وہ مریض اسی وقت اچھا ہو جاتا تھا اور بلا اعانت غیرے چلا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک مریض اقربائے المستنجد باللہ خلیفۂ بغداد سے مرض استسقا میں مبتلا ہوا۔ جب اطباء علاج سے درماندہ ہو گئے۔ وہ مریض آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کے شکم پر دستِ مبارک مس فرمایا اسی وقت وہ مریض تندرست ہو گیا گویا کا ہے بیمار ہی نہ تھا۔ ایک مرتبہ شیخ ابوالمعالی احمد بن مظفر بن یوسف بغدادی حسینی آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میرے پسر جوان کو پندرہ مہینے سے تپ آتی ہے۔ کسی طرح اچھا نہیں ہوتا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ اس

مریض کے کان میں کہو کہ اے ام ملدم شیخ عبدالقادر رضی اللہ عنہ نے تجھے حکم دیا ہے۔ کہ اس مریض کو چھوڑ دے حلہ میں چلی جا چنانچہ شیخ ابوالمعالی نے حسب الارشاد اپنے فرزند کے کان میں کہا اسی وقت تپ نے اس سے مفارقت کی وہ جوان تندرست ہو گیا ازاں بعد یہ خبر معلوم ہوئی کہ ساکنان حلہ تپ شدید میں مبتلا ہیں۔

شیخ عارف ابو عبداللہ محمد بن ابوالفتح سائح نے بیان کیا ہے کہ میں ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں دست بستہ استادہ تھا کہ میری ناک سے آب بینی زمین پر گرا اُس وقت مجھے اس امر سے حیا آئی کہ ایسے شیخ کے حضور میں ایسا امر خلاف ادب سرزد ہو مجرد اس خطرہ کے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے عارف اب نہ آب حلق آئے گا نہ آب بینی۔ شیخ بیان کرتے تھے کہ اس وقت سے تراسی سال تک نہ مجھے آب حلق آیا نہ آب بینی۔ شیخ عارف نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اکثر مجھے محمد طول ارشاد فرمایا کرتے تھے میں نے عرض کیا یا مولائے میں تو کوتاہ قد ہوں اور حضور مجھے محمد طول سے ملقب فرماتے ہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیری عمر دراز ہو گی اور سفر دور و دراز کرے گا۔ چنانچہ شیخ عارف کا سن ایک سو سینتیس برس کا ہوا اور سفر دور و دراز کئے حتیٰ کہ کوہ قاف کی سیاحت کی اور بے انتہا عجائبات دیکھے۔ شیخ عارف تمام خدام آنحضرت رضی اللہ عنہ سے سابق الخدمت ہیں۔

شیخ قدوہ علی بن ہیتی نے روایت کی ہے کہ اگر کسی شخص پر شیر حملہ کرے اور وہ شخص بوقت حملہ آپ کا اسم مبارک زبان پر لائے

یا کسی مقام پر مچھروں کی کثرت ہو وہاں آپ کا اسم مبارک لیا جائے اسی وقت شیر و پشہ بھاگ جائیں گے۔ شیخ ابوالعباس حسینی الموصلی نے بیان کیا ہے کہ ایک شب میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا اس شب المستنجد باللہ ابوالمظفر یوسف خلیفہ بغداد آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور باادب تمام سلام کیا۔ اور دس کیسہ دینار سُرخ کے پیش کر کے عرض کیا کہ یہ قبول ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے ضرورت نہیں ہے خلیفہ نے بار دگر باصرار عرض کیا اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے دو کیسہ زر لے کر دونوں ہاتھوں میں فشار دیا وہ دونوں کیسے خون ہو کر زمین پر بہنے لگے ازاں بعد آپ نے خلیفہ سے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالمظفر تجھے اللہ جل سلطانہ سے حیا نہیں آتی کہ آدمیوں کا خون جمع کر کے میرے سامنے لاتا ہے۔ اس ماجرے کے دیکھنے سے خلیفہ کو خوف ہوا ہیبت سے غش آگیا ازاں بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ عزت معبود کی قسم ہے کہ اگر احترام رشتہ مندی خلیفہ کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک نہ ہوتا اسی طرح یہ خون اس کے مکان تک بہنے دیتا۔ شیخ ابوالعباس حسینی الموصلی نے روایت کی ہے کہ ایک روز میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا کہ حضور اس وقت مجھے کوئی کرامت دکھائیں۔ فرمایا اے ابوالعباس کیا کرامت دیکھنی منظور ہے میں نے عرض کیا کہ یہ زمانہ سیب کا نہیں ہے میں سیب غیبی دیکھنا چاہتا ہوں آپ نے اپنا دست مبارک بلند فرمایا۔ میں نے بچشم خود دیکھا کہ دو سیب آپ کے ہاتھ پر رکھے ہیں۔

چونکہ خلیفہ بغدادی بھی اس وقت حاضر تھا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ایک سیب خلیفہ کو مرحمت فرمایا اور ایک سیب بدست خود پارہ کیا جب سیب کو آپ نے پارہ کیا تھا اس میں مشک کی خوشبو نکلی اور نہایت ہی سفید تھا جو سیب خلیفہ نے پارہ کیا اس میں کیڑے نکلے خلیفہ نے عرض کیا اس کی کیا وجہ ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو المظفر ظالم کے چھونے سے اس میں کیڑے پیدا ہو گئے۔ شیخ الاصیل ابو حفص عمر بن صالح بغدادیؒ نے بیان کیا ہے کہ میرے پاس ایک شتر تھا میں اس پر سوار ہو کر حج کو جاتا تھا راہ میں وہ شتر درماندہ ہو گیا میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا مولائی میرے پاس ایک ہی شتر ہے میں اس پر سوار ہو کر حج کو جاتا تھا یہ شتر اثناء راہ میں درماندہ ہو گیا۔ اب میں مجبور ہوں کیا کروں آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنا پائے مبارک شتر کے پہلو میں مارا۔ اور دست مبارک پیشانی پر پھیرا اسی وقت وہ شتر چلنے لگا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ وہ شتر ایسا تیز رفتار ہوا کہ تمام قافلے سے آگے جاتا تھا۔ شیخ ابو الحسن ازجی نے بیان کیا ہے کہ میں مریض ہوا اور میری عبادت کے واسطے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے میرے مکان پر تشریف لائے میرے مکان میں کبوتر و قمری پلے ہوئے تھے میں نے عرض کیا یا سیدی یہ مادہ کبوتر چھ مہینے سے انڈے نہیں دیتی۔ اور یہ قمری نو مہینے سے بولتی نہیں۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مادہ کبوتر سے ارشاد فرمایا کہ اپنے مالک کو نفع پہنچا اور قمری سے ارشاد فرمایا کہ اپنے خالق کی تسبیح کر۔ راوی نے بیان کیا اسی وقت سے قمری

نے بولنا شروع کیا تمام سکان بغداد آتے تھے اور قمری کی آواز سنتے تھے اسی طرح مادہ کبوتر نے انڈے دینے شروع کئے جب تک زندہ رہی کوئی دن ایسا نہ تھا جو انڈا نہ دیتی۔ شیخ قدوۃ علی بن ہیتی نے روایت کی۔ ہے کہ میں ایک مرتبہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ کی قبر شریف پر گیا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا السلام علیک یا شیخ معروف۔ شیخ نے جواب دیا وعلیک السلام یا شیخ عبدالقادر بعد جواب سلام آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میں نے آج تمہیں ایک درجہ بلند کیا۔ دوسری مرتبہ پھر آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ زیارت خواجہ پر حاضر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا۔ السلام علیک یا شیخ معروف شیخ نے سلام کا جواب دیا اور بار دگر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا آج تمہیں دو درجہ بلند کیا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ میں نے خود سنا کہ حضرت خواجہ نے قبر شریف سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جواب دیا وعلیک السلام یا سید اہل زمانہ یا ابن رسول اللہ یا غوث الآفاق ویا متصرف فی الوجود علے الآفاق اصرف علے عنان العنایۃ وملاک الامور کلہا یا سیدنا بیدیک فیا ملحق الاصاغر بالاکابر ویا معراج الاکابر الحقنی بالاکابر واجعلنی فی زمرۃ السعداء ولاتحرمنا من جنابک ویا مولانا توجہ علے حالی ان افوز علے مقاصدی بحرمۃ النبی وآلہ واصحابہ۔ شیخ ابوالبرکات نے روایت کی ہے کہ ایک روز میں اور اکثر مشائخ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اثنائے کلام میں آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ میرے جسم پر مکھی بیٹھ کر

کیا کرے گی کہ نہ دو شاب دنیا میرے پاس نہ شہد آخرت۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ بعض احباب نے مجھ سے استفسار کیا تھا کہ آیا آنحضرت رضی اللہ عنہ کے جسم مبارک پر مکھی بیٹھتی ہے یا نہیں۔ میں نے کہا مجھے نہیں معلوم اسی واسطے موافق اس خطرہ کے آپ نے اثنائ کلام میں ارشاد فرمایا اس کلام کے معنی میں نے مشائخ سے دریافت کئے، مشائخ نے بیان کیا کہ آپ کو محض ذات بحت میں فنا اور بقا ہے اور اللہ سبحانہ کی ذات کے ساتھ تجرد خالص ہے ماسوا سے غرض نہیں ہے اس واسطے یہ کلام ارشاد ہوا شیخ اجل ابو عبد اللہ سیدنا عبد الوہاب بن آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد کی مجلس وعظ میں چار چار سو عالم اور اولیاء اللہ آپ کے کلام کو نقل کیا کرتے تھے اور بارہا آپ کی مجلس وعظ میں شدت وغلبۂ حال سے دو دو تین تین آدمی مرجاتے تھے۔ شیخ ابو صالح نصر نے روایت کی ہے کہ سیدنا شیخ عبد الرزاق اور میرے عم بزرگ شیخ عبد الوہاب صاحبزادگان آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے اس شخص کو خوش خبری ہو جس نے مجھے دیکھا یا میرے دیکھنے والے کو دیکھا یا دیکھنے والے کے دیکھنے والے کو دیکھا۔ شیخین کبیرین سیدنا عبد الرزاق و سیدنا عبد الوہاب ابن آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ جمعہ کے دن صبح کے وقت شیخ بقا بن بطو والد کے مدرسہ میں آئے اور ہم سے سوال کیا کہ تم نے اس قدر صبح آنے کی میری وجہ نہ دریافت کی۔ ہم نے کہا آپ بیان کریں جواب دیا کہ میں نے شب گذشتہ میں ایک نور ایسا دیکھا جس

نے افق عالم کو احاطہ کیا میں نے اس نور کی اصل دریافت کرنی چاہی۔ معلوم ہوا کہ یہ نور آنحضرت رضی اللہ عنہ سے صادر ہوا ہے۔ میں نے اس نور کی حقیقت کا انکشاف چاہا معلوم ہوا کہ یہ نور مشاہدہ ومشہود ہے جو آپ کے نور قلب کے مقابل ہے اور ان دونوں نوروں کی روشنی منعکس ہو کر عالم کو منور کرتی ہے۔ اس شب میں جو فرشتہ آسمان سے نازل ہوا ہے اس نے آپ سے مصافحہ کیا ہے آپ کا لقب مبارک ملائکہ میں شاہد ومشہود ہے جامع مناقب عرض کرتا ہے کہ صاحب بہجہ نے اس روایت کو طول طویل بیان کیا ہے۔ میں نے صرف اصل مطلب اخذ کر لیا ہے۔ شیخ علی بن ہیتی نے بیان کیا ہے کہ ایک روز تاج العارفین شیخ ابوالوفا کرسی پر بیٹھے ہوئے وعظ کہہ رہے تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ بھی مجلس وعظ میں تشریف لائے اور اس وقت آپ کا سن شباب تھا شیخ ابوالوفا نے کلام قطع کیا۔ اور اپنے مریدین کو حکم دیا کہ شیخ عبدالقادر کو (رضی اللہ عنہ) مجلس سے باہر کر دو۔ چنانچہ آپ کو مجلس سے باہر کر دیا مگر آپ پھر مجلس میں تشریف لے آئے بار دگر شیخ ابوالوفا نے یہی حکم دیا تین مرتبہ یہی کیفیت ہوئی جب چوتھی مرتبہ آنحضرت رضی اللہ عنہ مجلس میں تشریف لائے۔ شیخ ابوالوفا نے آپ سے معانقہ کیا پیشانی مبارک کو بوسہ دیا اور اہل مجلس سے کہا کہ اللہ کے ولی کو تعظیم دو اے اہل بغداد میں نے آپ کو اہانتاً مجلس سے علحدہ نہیں کرایا بلکہ اس واسطے علحدہ کرایا کہ لوگ آپ کو پہچان لیں عزت معبود کی قسم ہے کہ آپ کی جبین مبارک میں ایسا نور ہے جس نے مغرب ومشرق کو روشن کیا ہے۔ ازاں بعد آنحضرت رضی اللہ عنہ

کی جانب مخاطب ہوئے اور کہا اے عبدالقادر رضی اللہ عنہ یہ وقت میرا ہے اور قریب تر آپ کا زمانہ آنے والا ہے۔ ہر شیخ کا مرغ آواز دے کر خاموش ہو گیا اور آپ کا مرغ تا قیامت آواز دے گا۔ بعد اس گفتگو کے شیخ ابوالوفا نے اپنا سجادہ و قمیص و تسبیح و پیالہ و ابریق آپ کو دی۔ اصحاب شیخ نے کہا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے آپ عہد لے لیں شیخ نے کہا کہ آپ کی پیشانی مبارک پر شیخ ابو سعید مبارک مخزومی کی نشانی ہے جب مجلس ختم ہوئی شیخ ابوالوفا نے آپ کا دست مبارک ایک ہاتھ میں لیا اور دوسرے ہاتھ سے اپنی ریش پکڑ کر کہا کہ اے عبدالقادر رضی اللہ عنہ جس وقت آپ کا وقت آئے آپ گوشۂ خاطر سے اس مرد پیر کو فراموش نہ فرمائیں رضی اللہ عنہ و عنہم اجمعین۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے کہ جب ابن یوسف ہمدانیؒ جس وقت بغداد میں آئے اس وقت یہ امر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ شیخ قطب زمانہ ہیں اُس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کا سن شباب تھا آپ بھی شیخ کی زیارت کے واسطے تشریف لے گئے شیخ نے آپ سے کہا کہ آپ وعظ کیوں نہیں فرماتے آپ نے فرمایا کہ میں باشندۂ عجم ہوں کس طرح فصحائے بغداد میں وعظ کہوں۔ شیخ نے کہا کہ آپ نے فقہ اور اصول و علم خلاف و نحو و تفسیر قرآن پر عبور کیا ہے پھر وعظ کیوں نہیں فرماتے۔ کرسی پر صعود فرماؤ اور وعظ کہو اس واسطے کہ میں ایک شاخ دیکھتا ہوں عنقریب ہے کہ وہ درخت ہو جائے۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ ایک وقت میں دریائے دجلہ نے اس قدر طغیانی کی کہ بغداد قریب غرق ہو گیا سکان شہر آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت سراپا

برکت میں حاضر ہوئے اور فریاد کی آپ عصا ہاتھ میں لے کر کنارہ دجلہ پر تشریف لائے اور ایک مقام پر عصائے مبارک نصب فرما کر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس حد سے تجاوز نہ کر چنانچہ اسی وقت سے پانی کی طغیانی کم ہوئی اور جس مقام پر آپ نے عصا نصب فرمایا تھا اس سے زائد پانی نے تجاوز نہ کیا۔ اکثر مشائخ نے روایت کی ہے۔ کہ دو درخت خرما چار برس کے زمانہ سے خشک ہو گئے تھے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ایک درخت کے نیچے وضو کیا اور دوسرے درخت کے نیچے دو رکعت نماز ادا فرماتے تھے اسی ہفتہ میں دونوں درخت سرسبز و بار آور ہو گئے۔ جامع مناقب عرض کرتا ہے کہ اس قسم کی کرامات بے انتہا ہیں قلم و زبان احاطۂ تحریر میں نہیں لا سکتا۔

RekhtaDownload.com

باب ہشتم

آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اخلاق شریف کے بیان میں

rekhtaDownload.com

شیخ معمر ابو المظفر منصور ابن مبارک بن فضل رح واسطے واعظ جرادہ بیان کرتے ہیں کہ قسم بخدائے لم یزل میری ان دونوں آنکھوں نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مثل کوئی شخص خلیق و کریم النفس و فراخ حوصلہ و مہربان و صاحب محبت و صاحب عہد مستحکم نہیں دیکھا باوجود اس جلالت قدر و علو مرتبہ و کثرت علم و فضل کے بچوں پر رحم فرماتے تھے بوڑھے کی توقیر فرماتے تھے۔ سلام علیک میں سبقت فرماتے تھے ضعیف مسکین کو اپنی مجلس میں بٹھاتے تھے۔ فقراء سے تواضع فرماتے تھے تونگر و مخالفانِ شرع کی تعظیم کبھی نہیں فرمائی۔ وزیر و سلطان کے دروازہ پہ جانے کا کبھی قصد نہیں فرمایا شیخ معمر رح نے بیان کیا ہے کہ میں ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھا آپ اس وقت کچھ تحریر فرما رہے تھے کہ سقف مکان سے کاغذ پر مٹی گری آپ نے کاغذ پر سے علاحدہ

کردی۔ اسی طرح تین مرتبہ مٹی گری اور آپ نے علٰحدہ کی۔ چوتھی مرتبہ آپ نے سقف مکان کی طرف نظر بلند فرمائی ملاحظہ فرمایا کہ ایک موش خانہ مٹی گرا رہا ہے بغور ملاحظہ سر ایک طرف اور دھڑ ایک طرف اُس موش خانہ کا گرا آپ نے لکھنا موقوف فرمایا اور آبدیدہ ہوئے ہیں نے عرض کیا یا سیدی آپ کیوں آبدیدہ ہوئے فرمایا مجھے خوف ہے کہ کسی آدمی سے میرے قلب کو ایذا پہنچے۔ اور اس کا بھی یہی حال ہو جائے شیخ ابو القاسم عمر بن مسعود بزاز نے بیان کیا ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ صحن مدرسہ میں وضو فرماتے تھے کہ آپ کے جبہ مبارک پر ایک کنجشک نے پیخال کی آپ نے سر بلند فرما کر نگاہ تیز و تند سے کنجشک کو دیکھا بمجرد ملاحظہ کے وہ کنجشک زمین پر مرا ہوا گرا۔ جب آپ وضو کر چکے جبہ اتار کر پاک کیا اور مجھ سے فرمایا کہ اسے فروخت کر کے اس کی قیمت صدقہ کر دے اور یہ اُس کنجشک کی جان کا عوض ہے۔ شیخ ابو عمرو عثمان صریفنی و شیخ محمد عبد الحق حریمی رح نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اکثر گریہ فرمایا کرتے تھے اور ارشاد کرتے تھے کہ الٰہی کس طرح اپنی رُوح تیری نذر کروں اس واسطے کہ تمامی اشیاء کا تو ہی مالک ہے سب چیزیں تیری ہی ہیں اور تیرے ہی واسطے ہیں۔ اور بارہا یہ شعر ارشاد فرمایا کرتے تھے ؎

وما ینفع الاعراب ان لم یکن تقی

وما ضر ذی التقوی لسان لعجم

حافظ عبد اللہ بن النجاری نے بیان کیا ہے کہ شیخ عبد اللہ جبائی نے مجھے تحریر کیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ مجھے تمنا ہے کہ میں صحر

ہیں ہوتا نہیں کسی کو دیکھتا نہ کوئی مجھے دیکھتا جس طرح ابتداء میں میرا حال تھا لیکن اللہ جل وعلےٰ نے ارادہ فرمایا کہ مخلوق کو مجھ سے نفع پہنچے پانچ سو یہود ونصاریٰ سے زائد میرے ہاتھ پر ایمان لائے ہیں غیر مذاہب کے گروہ نے ایک لاکھ آدمی سے زائد مجھے میرے ہاتھ پہ ایمان لاکر توبہ کی ہے۔ شیخ اجل سیدنا عبدالرزاق بن آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ جس زمانہ سے میرے والد ماجد کی شہرت ہوئی اس زمانہ میں آپ نے ایک مرتبہ حج کیا جب آپ حج کو تشریف لے چلے مہار شتر آنحضرت رضی اللہ عنہ میرے ہاتھ میں تھی جس وقت ہم مقام حلہ میں پہنچے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا تلاش کرو کہ اس مقام پر کون شخص ایسا ہے جو سب سکان حلہ سے زائد محتاج ہو حسب الحکم اہل قافلہ نے تلاش کرنا شروع کیا معلوم ہوا کہ ایک جھاڑ دیواری پر بجائے سقف کے کمبل تنا ہوا تھا اور اس گھر میں ایک مرد پیر اور ایک پیر زال اور ایک دختر خورد سال رہتی ہے اُن سے زیادہ کوئی محتاج نہیں ہے میرے والد نے اس مرد پیر صاحب مکان سے ایک شب کے قیام کی اجازت چاہی اس نے بخوشی تمام اجازت دی آپ نے اس کے مکان میں قیام فرمایا جس قدر اہل قافلہ ہمراہ تھے وہ بھی خرابہ حلہ میں قیام پذیر ہوئے جس وقت آپ کی تشریف آوری کا حال اہلِ حلہ کو معلوم ہوا روساء ومشائخ حلہ نے اژدحام کیا اور عرض کیا کہ ہمارے غریب خانہ میں قدم رنجہ فرما کر قیام پذیر ہوں اور بہت سامان قسم نقرہ وطلا وگاؤ گوسفند نذر کے واسطے لائے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمامی اشیاء نذر اُس پیر مرد صاحب خانہ کو دے دو اور خود اس کے مکان کو چھوڑنے سے انکار

فرمایا چنانچہ وہ اشیاء اس مرد پیر کو دے دی گئیں۔ دوسرے روز بعد نماز صبح آنحضرت رضی اللہ عنہ قافلہ کے ہمراہ بیت اللہ کو روانہ ہوئے جب دوسرے سال ہم حج کر کے واپس آئے مقام حلہ میں اُس پیر مرد کو جمیع روسائے اہل حلہ سے زائد متمول و آسودہ دیکھا۔ اس پیر مرد نے ہم سے بیان کیا کہ یہ میرا تمول صرف اس شب کی برکت سے ہے کہ جس شب آنحضرت رضی اللہ عنہ میرے گھر میں قیام پذیر ہوئے۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص آنحضرت رضی اللہ عنہ کی نذر کے واسطے قسم نقرہ و طلا سے حاضر کرتا تھا آپ فرماتے تھے مگر گاہے ہاتھ سے نہیں چھوتے تھے زیر سجادہ رکھوا دیتے تھے۔ خادم کو حکم دیتے کہ جو کچھ ______ سجادہ کے نیچے رکھا ہے۔ نان پز اور بقال کو دے دو۔ جب کبھی خلیفہ کے یہاں سے آپ کی خدمت میں خلعت حاضر کیا جاتا تھا۔ آپ حکم فرماتے تھے کہ ابوالفتح طحان کو دے دو اس واسطے کہ فقراء کی مہمانی کے واسطے اُس کی دکان سے آرد قرض آتا تھا۔ شیخ ابو محمد عبداللطیف بن شیخ ابوالنجاۃ سالم بن احمد بغدادی معروف بخطاب خادم آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد مجھ سے کہتے تھے کہ ایک وقت میں آنحضرت رضی اللہ عنہ پر دو سو دینار متفرق لوگوں کے قرض ہو گئے تھے اُس وقت میں ایک شخص بغیر اجازت آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا میں نے اُسے کبھی نہیں دیکھا تھا وہ شخص آپ کے سامنے بیٹھ گیا بہت دیر باتیں کیں۔ کسی قدر طلا آپ کی نذر کیا اور کہا کہ یہ ادائے قرض کے واسطے ہے۔ یہ

کہہ کر رخصت ہو کر چلا گیا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم دیا کہ جس جس کا قرض ہے اُسے دے دو۔ میں نے عرض کیا کہ یا سیدی یہ کون شخص ہے فرمایا کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے کہ جس دل پر قرض ہو یہ فرشتہ اس کا قرض ادا کر دے اس کا نام صرفی القدر ہے۔ شیخ ابو محمد نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کسی قدر گندم مملوک تھے جو مریدین آپ کی زراعت کرتے تھے۔ ہر سال آپ وہ گندم انہیں عطا فرماتے تھے تاکہ ہر سال اس سے زراعت ہو اور بعض مریدین اسی گندم میں پانچ عدد نان ہر روز بعد نماز عصر تیار کر کے حاضر کرتے تھے جس قدر اشخاص حاضر مجلس ہوتے تھے آپ اس نان کو ان پر تقسیم فرماتے تھے اور بقدر حصہ اپنے واسطے بھی رکھ لیتے تھے اگر کوئی شخص آپ کے واسطے ہدیہ لاتا تھا اسے بھی تقسیم فرما دیا کرتے تھے خود بھی ہدیہ بھیجتے تھے اور قبول بھی فرماتے تھے اور طعام ہدیہ بھی تناول فرماتے تھے۔ شریف ابو عبداللہ بن الحصر الحسینی الموصلی نے بیان کیا ہے کہ میرے والد مجھ سے کہتے تھے کہ میں جمعہ کے روز جامع مسجد میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھا ایک تاجر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا سیدی میرے پاس زکوٰۃ کا مال بہت جمع ہے مگر میں مستحق زکوٰۃ کو نہیں پہچانتا حضور اس مال کو مستحقین زکوٰۃ پر تقسیم فرما دیں آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ تو مستحق اور غیر مستحق دونوں پر تقسیم کر دے۔ اللہ عزوجل تجھے بھی وہ چیز عطا فرما دے گا جس

کا تو مستحق ہو گا اور جس کا تو مستحق نہ ہو گا۔

شریف ابو عبداللہ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ایک فقیر مسکین کو غمگین دیکھا دریافت فرمایا تیرا کیا حال ہے اس نے عرض کیا کہ آج میں دجلہ کے کنارہ پر گیا تھا۔ میں نے ملاح سے کہا کہ مجھے پار اُتار دے چونکہ میرے پاس کچھ نہ تھا ملاح نے انکار کیا۔ اس واسطے میں غمگین ہوں ہنوز یہ کلام تمام نہ ہُوا تھا کہ ایک شخص نے تیس دینار آنحضرت رضی اللہ عنہ کی نذر کئے آپ نے اس فقیر سے فرمایا کہ یہ دینار لے اور ملاح کو دے اور کہو کہ اب کسی فقیر کو نہ پھیرے۔ ازاں بعد آپ نے اپنا قمیص اُس فقیر کو عطا فرمایا اور بیس دینار کو اُس سے خرید بھی لیا۔ شیخ ابوالقاسم عمر بزاز نے بیان کیا ہے کہ جن اوقات میں ہم آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر رہتے تھے ہمیں معلوم ہوتا تھا کہ ہم پر ایک غنودگی سی ہے۔ جب مجلس سے چلے آتے تھے یہ بات جاتی رہتی تھی۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ صاحب جود کثیر و خوش اخلاق تھے۔ آپ کے اوصاف پاک تھے۔ ہم سب مہمانوں کے ہمراہ دستر خوان پر کھانا تناول فرماتے تھے۔ ضعیف و مسکین کے ہمراہ جلوس فرماتے تھے۔ ہر شخص آپ کی مجلس میں حاضر ہونے والا یہی جانتا تھا کہ آپ کو سب سے زائد مجھ سے ہی محبت ہے۔ آپ ہر شخص کی دوستی کا خیال فرماتے تھے جو شخص برائی کرتا تھا۔ اُسے عفو فرماتے تھے جو حلف کرتا تھا اُسے سچا جان کر اپنے علم کو اس سے پوشیدہ

فرماتے تھے۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے زائد حیا کسی شخص میں میں نے نہیں دیکھی اگر کوئی شخص راوی روایت ہذا کے روبرو آپ کا ذکر کرتا تھا۔ یہ دونوں شعر پڑھا کرتے تھے ؎

الحمد للہ انی فی جوار فتی
حامی الحقیقت نفاع وضرار
لا یرفع الطرف الا مکرمۃ
من الحیاء ولا یفضی علی عار

شیخ ابوالحسنؒ علی القرشی سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی صفات دریافت کی گئیں شیخ نے بیان کیا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ بہت خوش رو خوبصورت صاحب روشنی صاحبِ خوبی ہائے بے شمار تھے۔ بہت حیادار اور فراخ جناب بہت خلیق، مہربان پاک طبیعت فراخ دل فراخ حوصلہ اپنے جلیس کی تعظیم فرماتے تھے خوش کرتے جو غمگین آنحضرت رضی اللہ عنہ کو دیکھتا غم جاتا رہتا میں نے کسی آدمی کو آپ سے زائد خوش بیان اور خوش تقریر نہیں دیکھا۔ شیخ ابوالحسن علی بن ارزم المحمدی نے بیان کیا ہے کہ میں نے شیخ الامام مفتی عراق محی الدین ابو عبداللہ محمد بن علی بن محمد بن قامد لبغدادی معروف بتوحیدی کے کلام سے ۶۳۶ھ میں نقل کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو خوف الٰہی حد سے زائد تھا۔ بہت جلد گریہ فرماتے تھے بہت ہیبت ناک مستجاب الدعوات کریم الاخلاق تھے۔ گاہے زبانِ مبارک پر فحش کلمہ نہ آتا تھا اللہ جل سبحانہ کی طرف بہت ہی قریب تھے۔ مخالف شرع پر بہت شدت

فرماتے تھے۔ اپنے نفس کے واسطے کبھی غصہ نہیں فرماتے۔ اللہ کے واسطے ہمیشہ متغیر ہو جاتے تھے کبھی سائل کو خالی نہیں چھوڑا۔ اگرچہ آپ کے پاس دو ہی لباس ہوتے توفیق الٰہی آپ کی ممد تھی تائید الٰہی آپ کی یار تھی۔ علم آپ کا مہذب قرب الٰہی آپ کا مودب خطاب الٰہی آپ کا مشیر ملاحظۂ الٰہی آپ کا سفیر اُنس آپ کا ندیم بسط آپ کا نسیم صدق آپ کا نشان فتح آپ کا سرمایہ حلم آپ کا بضاعت۔ ذکر آپ کا وزیر فکر آپ کا سمیر مکاشفہ آپ کی غذا، مشاہدہ الٰہی آپ کی شفا آدابِ شریعت آپ کا ظاہر اوصاف حقیقت آپ کا باطن تھا سلام اللہ وصلوٰۃ علیہ وعلےٰ ابائہ اجمعین ؕ

باب نہم

آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مریدین اور محبتین اور مصاحبین کی فضل میں

شیخ صالح ابوالحسن علی بن محمد بن احمد بغدادی معروف بہ ابوالحمامیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا عرض کیا یا رسول اللہ حضور دعا فرمائیں کہ میرا خاتمہ کتاب اللہ اور حضور کی سنت پر ہو ارشاد فرمایا ہاں ایسا ہی ہوگا۔ نیز اشیخ عبدالقادر ہے اسی طرح تین مرتبہ میں نے عرض کیا اور یہی آنسرورِ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رضی اللہ عنہ شیخ الاصیل ابومحمد عبداللطیف بن الشیخ ابونجیب عبدالقاہر بن عبداللہ سہروردی فقیر صوفی نے بیان کیا ہے کہ میرے والد بیان کرتے تھے کہ ایک روز ہم شیخ حماد دباس رحمۃ اللہ کی مجلس میں معہ شیخ کے مریدین کے حاضر تھے اور آنحضرت رضی اللہ عنہ بھی تشریف رکھتے تھے کہ ایک آواز مثل آواز مگس کان میں آئی اصحاب شیخ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ

آپ شیخ سے اس آواز کی کیفیت دریافت فرمائیں۔ آپ نے شیخ سے دریافت کیا شیخ نے کہا کہ بارہ ہزار آدمی میرے مرید ہیں ہر شب کو ہر مرید کا نام لیتا ہوں جس کی جو حاجت ہوتی ہے اس کی روائے حاجت کے واسطے اللہ جل سبحانہ سے عرض کرتا ہوں۔ اگر میرا مرید کوئی گناہ کرتا ہے تو یا تو اسی مہینے میں مرجاتا ہے یا توبہ کرلیتا ہے جب شیخ نے یہ کلام ختم کیا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالےٰ مجھے قدر و منزلت عطا فرمائے گا میں اپنے اللہ سے عہد لوں گا کہ جو میرا مرید قیامت تک ہو جب تک توبہ نہ کرے تب تک نہ مرے میں اس کا ضامن رہوں گا۔ شیخ عمرانؒ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا کہ اگر کوئی شخص آپ کا مرید نہ ہو اور خرقہ نہ پہنے مگر یہ کہے کہ میں آپ کا مرید ہوں آیا وہ شخص آپ کے مریدین میں داخل ہوگا یا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص میری طرف نسبت درست کرے گا میرا نام لے گا اللہ جل سبحانہ اُسے قبول فرمائے گا اور اس کی توبہ قبول فرمائیگا۔ اگرچہ وہ برا ہی کام کرتا ہو اور وہ شخص میرے مریدین میں ہے میرے اللہ عز وجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے مصاحب اور اہلِ مذہب و محب کو جنت میں داخل کرے۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے مشائخ نے دریافت کیا کہ جو شخص حضور کی طرف نسبت درست رکھے اس کو اور دل پر کیا تفضیل ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ بیضۂ مرغ ہمارا ایک ہزار کو اور بچہ مرغ کی قیمت ہی نہیں ہو سکتی۔ مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ

عنہ نے فرمایا ہے کہ اگر میرا مرید مغرب میں ہو اور برہنہ ہو جائے
اور میں مشرق میں ہوں اسے چھپا دیتا ہوں۔ مشائخ نے بیان کیا ہے
کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ ایک کاغذ طول طویل جو حدِ نگاہ
کی برابر ہے مجھے دیا گیا ہے اس پر میرے مریدین کے نام جو قیامت
تک ہوں گے تحریر ہیں مجھے ارشاد ہوا ہے کہ یہ لوگ تیرے واسطے
بخشے گئے ہیں۔ میں نے مالک خازن نار سے دریافت کیا کہ آیا میرا
مرید تیرے پاس ہے جواب دیا کہ نہیں ہے ازاں بعد آنحضرت رضی
اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا کہ عزت و جلال الٰہی کی قسم میرا ہاتھ اپنے
مریدین پر اس طرح ہے جیسے آسمان زمین پر محیط ہے۔ اگر میرا مرید
اچھا نہیں ہے تو میں تو اچھا ہوں۔ عزت و جلال الٰہی کی قسم ہے۔
اللہ جل سبحانہ کے روبرو سے روز قیامت کو قدم نہ ہٹاؤں گا جب
تک میرے مریدین کو میرے ہمراہ جنت میں نہ بھیج دے گا۔ مشائخ
نے روایت کی ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ایک مرید کو ایک
شب میں ستر مرتبہ احتلام ہوا ہر مرتبہ ایک غیر عورت کو دیکھا بعض
کو جانتا تھا اور بعض کو نہ جانتا تھا بعد نماز صبح آنحضرت رضی اللہ عنہ
کے حضور میں حاضر ہوا تاکہ ماجرائے شب عرض کر کے شکایت کرے
آپ نے قبل عرض کرنے کے ارشاد فرمایا کہ شب کے احتلام کو مکروہ
نہ جان میں نے لوح محفوظ میں دیکھا تھا کہ تیری قسمت میں ستر عورتوں
سے زنا کرنا مقدر ہے میں نے جناب الٰہی میں عرض کیا اس واسطے
اللہ جل سبحانہ نے عالم بیداری سے عالم خواب میں اس امر کو تبدیل
فرما دیا۔ ازاں بعد آپ نے ہر عورت کا نام معہ اس کی صورت و سیرت

کے بیان فرمایا۔ شیخ صالح محمد داؤد بن علی بن احمد بغدادیؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ کے پاس قصہ ہائے مردم آتے ہیں اور حضرت خواجہ اللہ جل سبحانہ کی حضور میں پیش کرتے ہیں مجھ سے بھی حضرت خواجہؒ نے ارشاد فرمایا کہ تو بھی اپنا قصہ مجھے دے تا کہ بحضور جناب الہٰی جل سلطانہ پیش کروں میں نے عرض کیا کہ آیا میرے شیخ یعنی آنحضرت رضی اللہ عنہ کیا معزول ہو گئے۔ شیخ نے جواب دیا کہ قسم بخدا نہ معزول ہوئے نہ ہوں گے پھر میں خواب سے بیدار ہوا صبح کو آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مدرسہ میں حاضر ہو کر دروازہ مدرسہ میں بیٹھ گیا تا کہ جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ تشریف لائیں آپ کو خواب کی اطلاع دوں کہ اس عرصہ میں نہ مجھے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے دیکھا نہ بات کی۔ مگر اندرون حرم سے آواز دی کہ اے داؤد تیرے شیخ نہ معزول ہوئے نہ ہوں گے۔ اپنا قصہ لا تا کہ اللہ جل سبحانہ کی حضور میں پیش کروں۔ قسم ہے عزت الہٰی کی جو قصہ اپنے مصاحب اور غیر مصاحب کا اللہ جل جلالہ کی حضور میں میں نے پیش کیا وہ قبول ہوا کوئی سوال میرا رد نہ ہوا۔ شیخ امام حافظ تاج الدین ابوبکر سیدنا عبدالرزاقؒ بن آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز میرے والد ماجد نے ام ولد یحیٰی سے ارشاد فرمایا کہ چاول پکالا انہوں نے چاول پکا کر ایک ظرف میں بھرے اور آپ کی خدمت میں حاضر کئے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہیں رکھ دے جب نصف شب گذری میں نے دیکھا کہ مکان کی دیوار شق ہوئی اور ایک شخص دیوانہ

سے نکلا اور وہ چاول اُس نے کھائے جب جانے لگا میرے والد ماجد نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ اس شخص سے ملاقات کر اور طالب دعا ہو میں نے اُن سے بیرون دیوار ملاقات کی اور دعا کا طالب ہوا۔ مجھے جواب دیا کہ یہ حال میرا تمہارے والد کے خرقہ اور دعا کے سبب سے ہوا ہے یہ کہہ کر چلا گیا میں نے اس ماجرے کو صبح کے وقت شیخ علی ہیتی سے بیان کیا شیخ نے مجھے کہا کہ کوئی خرقہ میں نے ایسا نہیں دیکھا جو مرید کے سر پر رکھتے ہی موجب برکات و فتوحات ہو مگر تمہارے والد ماجد کا خرقہ ستر آدمیوں نے ایک وقت میں پہنا اور تمہارے والد نے اُن کے سروں پر ہاتھ پھیرا اُسی وقت فتوحات کثیر و برکات انہیں حاصل ہوئیں جس روز میں تمہارے والد ماجد کو دیکھتا ہوں برکت و خیر کثیر اُس روز مجھے حاصل ہوتی ہے۔ شیخ قدوہ علی بن ہیتی نے بیان کیا ہے کہ کسی شیخ کے مرید آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مریدین سے زیادہ سعید و نیک نہیں ہیں۔ شیخ قدوہ ابوسعید قیلوی رح سے سنا ہے کہتے تھے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ عالم اعلےٰ کو جب تک تشریف نہیں لے گئے تب تک اللہ جل جلالہ سے عہد نہیں لے لیا کہ جو شخص میرا مرید اور جو کوئی میرے ذیل میں قیامت تک داخل ہوگا نجات پائے گا۔ شیخ قدوہ شیخ بقا بن بطو نے بیان کیا ہے کہ میں نے جمیع مریدین آنحضرت رضی اللہ عنہ کو روشن پیشانی و گروہ سعدا میں دیکھا ہے۔ شیخ عدی بن مسافر کہتے تھے کہ اگر کسی شیخ کا مرید مجھ سے کہے کہ خرقہ پہنا دو میں اسے خرقہ پہنا دوں گا۔ مگر آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مریدین کو خرقہ نہیں پہنا سکتا اس واسطے

کہ یہ رحمت الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص دریائے ناپیدا کنار کو چھوڑ کر نہر صغیر پہ آئے۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ ہم شیخ قدوہ ابو محمد علی بن ادریس یعقوبی کی مجلس میں تھے کہ شیخ صالح ابوالحفص عمر و معروف بیریدہ مجلس میں آئے۔ شیخ ابو محمد نے شیخ عمرؒ سے کہا کہ اپنا خواب اہل مجلس کو سناؤ۔ شیخ عمرؒ نے بیان کیا کہ میں نے روز قیامت کو خواب میں دیکھا کہ انبیا علیہم السلام معہ اپنی امت کے موقف کو تشریف لئے جاتے ہیں ازاں بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ اس کثرت سے ہے کہ جس طرح دریا میں ابلہ آتا ہے یا سیاہی شب ہوتی ہے اس مرحومہ امت کے مشائخ کو بھی دیکھا کہ ہر شیخ کے ہمراہ اُس کے مرید بھی ہیں۔ ہر شیخ کے انوار طرح طرح کے تھے ازاں بعد ایک شخص کو دیکھا جن کے ہمراہ تمامی مشائخ سے بہت زائد مرید تھے اور ہر شخص پر بے انتہا نور تھا۔ میں نے دریافت کیا کہ یہ کون ہیں معلوم ہوا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اور آپ کے مرید ہیں۔ میں یہ سن کر آگے بڑھا اور آپ سے عرض کیا کہ یا سیدی کسی شیخ کو آپ سے زائد منور نہیں دیکھا اور آپ کے مریدین اور تابعین سے اچھا کسی کے مرید اور تابع کو نہیں دیکھا۔ شیخ ابو محمد سیدنا عبدالجبار بن آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہے کہ میری والدہ ماجدہ جس وقت کسی اندھیرے مکان میں جاتی تھیں ایک شمع ان کے روبرو روشن ہو جاتی تھی۔ ایک مرتبہ آنحضرت رضی اللہ عنہ بھی ایسے وقت تشریف لائے کہ وہ شمع ان کے روبرو روشن تھی۔ جس وقت آنحضرت

رضی اللہ عنہ کی نظر مبارک اُس شمع پر پڑی اسی وقت وہ شمع گل ہوگئی مکان میں تاریکی ہوگئی۔ آپ نے میری والدہ سے ارشاد فرمایا کہ شیطان اس صورت سے تمہیں فریب دیتا تھا میں نے نور رحمانی سے اُسے مبدّل کردیا اب اگر اندھیرے میں جاؤ گی تو جو روشنی ہوگی وہ نور رحمانی ہوگا اور جو شخص میرا متوسل ہوتا ہے اور میں اس کا خیال کرتا ہوں اس کے ساتھ ایسے ہی معاملہ کرتا ہوں۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ اُس روز سے جس وقت میری والدۂ ماجدہ کسی اندھیرے مکان میں جاتی تھیں ان کے روبرو ایسی روشنی ہوتی تھی جس طرح ماہ شب چاردہ کی روشنی ہوتی ہے۔ یا غوث

قد انمیتنا الیک والعنایت بیدک فلا تحرمنا من عنایتک

یا غوث وان لم یکن قابلا للعنایت فصیرنا قابلین لھا

فانت المتصرف فی الوجود وعلیک یعرض الشقی والسعید

اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ ایک روز ایک شخص بغداد کا باشندہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ عرض کیا یا سیدی میرے والد نے انتقال کیا ہے۔ میں نے شب کو اپنے والد کو دیکھا کہ مجھ سے کہتے ہیں کہ مجھ پر قبر میں عذاب ہوتا ہے تو آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو اور عرض کر کہ میرے واسطے دعا فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ آیا وہ شخص گاہے میرے مدرسہ کی طرف گذرا تھا اس شخص نے عرض کیا کہ ہاں۔ پھر آپ نے سکوت فرمایا اور وہ شخص چلا گیا دوسرے روز پھر حاضر ہوا اور عرض کیا کہ بار دگر شب کو میں نے اپنے والد کو خواب میں دیکھا کہ سبز حلّہ پہنے ہوئے خوش و خرم ہیں مجھ سے کہا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی برکت سے عذاب مجھ پر ہوتا تھا وہ مرتفع ہوگیا اے فرزند تو ہر وقت آنحضرت رضی اللہ

عنہ کی خدمت میں حاضر رہا کرے۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ جو مسلمان میرے مدرسہ میں سے گذرے گا اس پر عذاب قبر کی تخفیف ہو گی۔ اللّٰھم ارزقنا ھذہ السعادت ثانیًا وابدًا صوتدربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے عرض کیا کہ ایک قبر سے آواز فریاد آتی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ آیا اس شخص نے میرا خرقہ پہنا ہے عرض کیا ہمیں نہیں معلوم فرمایا آیا میری مجلس میں حاضر ہوا ہے عرض کیا۔ ہمیں نہیں معلوم۔ فرمایا آیا میرا طعام کھایا ہے۔ عرض کیا ہمیں نہیں معلوم۔ فرمایا آیا میرے ہمراہ نماز ادا کی ہے۔ عرض کیا ہمیں نہیں معلوم۔ فرمایا حد سے گذرنے والا گمراہ سے اولے ہے یہ فرما کر سر مبارک فرو فرمایا۔ اس وقت ہیبت و وقار آپ کا معلوم ہونے لگا ازاں بعد ارشاد فرمایا کہ ملائکہ نے مجھ سے کہا کہ اس شخص نے ایک مرتبہ آپ کو دیکھا تھا اور آپ نے دل میں آپ کو اچھا جانا تھا۔ اللہ عزوجل نے آج اس پر رحم فرمایا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ مکرر سہ مکرر مشائخ اس کی قبر پر گذرے مگر بار دگر آواز فریاد نہ سنی اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ حسین منصور حلاج کو لغزش ہوئی ان کے زمانہ میں کوئی ایسا نہ تھا جو ان کی دستگیری کرتا اگر میں اس زمانہ میں ہوتا ان کی دستگیری کرتا اور لغزش نہ ہونے دیتا اور جس میرے مرید کو قیامت تک لغزش ہو گی میں اس کی دستگیری کروں گا اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جس وقت تم اللہ سبحانہ سے کسی امر کی التجا کرو میری وساطت سے کرو اکثر مشائخ نے بیان کیا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے

کہ جو شخص میری وساطت سے کسی مصیبت میں استغاثہ کرے گا اس کی مصیبت دور ہو جائے گی۔ جو شخص کسی شدت میں میرا نام لے کر پکارے گا وہ شدت اس کی دُور ہو جائے گی۔ اور جو شخص میرا توسل کر کے اللہ عزوجل سے کوئی حاجت چاہے گا مطلب اس کا پورا ہو جائے گا۔ جو شخص دو رکعت نماز نفل پڑھے ہر رکعت میں بعد سورۂ فاتحہ کے گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے اور نماز پوری کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھے اور آنسرور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دل میں یاد کرے ازاں بعد عراق کی جانب گیارہ قدم چلے ہر قدم پر میرا نام لیتا رہے اور اپنی حاجت کے واسطے اللہ جل شانہ سے عرض کرے اللہ جل جلالہ اس کی حاجت پوری فرمائے گا۔ جامع مناقب عرض کرتا ہے کہ جس زمانہ میں یہ خاکسار حاضر اشرف البلاد بغداد ہوا تھا شیخ عبدالغنی سلمہ اللہ داوصلہ اللہ الی غائتہ ہمنا لہٗ نے اس خاکسار سے یہ کرامت روایت کی۔ جناب حضرت سید النقیب مولانا وسیدنا حضرت سید علی صاحب، قدس سرہٗ نے ایک شخص عبداللہ نامی کو صغر سن سے متبنٰی فرمایا تھا۔ جس وقت شیخ عبداللہ صاحب، تمیز دلایق خدمت ہوا حضرت سید النقیب قدس سرہٗ نے درگاہ شریف کے لنگر کی تقسیم پر انہیں مقرر فرمایا۔ ایک روز ایک زن کردیہ بھی حسب قاعدۂ درویشاں لنگر لینے کو حاضر مطبخ ہوئی۔ اس عورت کو کوئی ضرورت تھی۔ جس کے سبب سے شیخ عبداللہ سے بجلدی خواستگار طعام ہوئی۔ شیخ عبداللہ نے اس سے کہا قدرے توقف کر اس نے بار دگر تاکید کی چنانچہ چند مرتبہ شیخ عبداللہ نے توقف کے

واسطے کہا اور اس نے نہ مانا۔ شیخ نے حالت غیض میں اس زن کرو یہ کے منہ پر طمانچہ مارا وہ زن کرو یہ نالاں و گریاں آستانہ ملائک کاشانہ پر حاضر ہوئی اور جانب قبہ شریف منہ کر کے عرض کیا کہ یا سیدی و مولائی میں تو حضور میں حاضر ہوئی تھی تاکہ منجملہ درویشان میں بھی منسلک ہوں مگر مجھے بلا وجہ شیخ عبداللہ نے طمانچہ مارا۔ میری فریاد حضور ہی سے ہے یہ کہہ کر وہ عورت اپنے حجرہ میں چلی گئی جب شب ہوئی شیخ عبداللہ اور دیگر خدام درگاہ نماز و وظائف سے الفراغ کر کے سو گئے۔ شیخ عبدالغنی نے مجھ سے کہا کہ بعد نصف شب کے شیخ عبداللہ کی گریہ وزاری کی آواز تمامی حضار کافی شریف نے سنی میں پریشان ہو کر شیخ عبداللہ کے پاس آیا۔ میں نے دیکھا کہ پشت و پہلو عبداللہ کے فگار ہو گئے ہیں۔ میں نے دریافت کیا اے برادر یہ کیا معاملہ ہے جواب دیا کہ حضرت سید نقیب صاحب نے بلا قصور چوب دست سے میری پشت و پہلو کو زخمی کیا ہے۔ اب میں حضرت کی والدہ صاحبہ سے عرض کرتا ہوں۔ کہ حضرت نے بے قصور مجھے مارا چنانچہ میں اور عبداللہ حضرت سید نقیب صاحب کے دروازہ پر گئے اور آواز دی اس وقت حضرت کی والدہ صاحبہ نماز تہجد سے فرصت پا چکی تھیں۔ آواز سن کر قریب دروازہ تشریف لائیں فرمایا کیا ہے۔ شیخ عبداللہ نے رو کر عرض کیا حضرت نقیب صاحب نے اس وقت بے قصور مجھے مارا کہ پشت و پہلو میرے فگار ہو گئے۔ اُن مخدومہ نے فرمایا اے عبداللہ ابھی تک سید علی اپنے حجرہ سے نماز تہجد کے واسطے باہر بھی نہیں آیا ہے اور تو کہتا ہے کہ مجھے مارا۔ یہ کلام حضرت مکرمہ نے تمام نہیں کیا تھا کہ حضرت سید النقیب صاحب اپنے

حجرہ سے باہر تشریف لائے اور سیدہ مکرمہ سے فرمایا کہ یا امّی اسی وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ تو عبداللہ سے کہہ دے کہ تجھے سید علی نے نہیں مارا بلکہ ہم نے بصورت سید علی تجھے اس طمانچہ کی سزا دی ہے جو اُس درویش کے منہ پر تو نے مارا تھا اگر کوئی شخص ہمارے درویش کو ستائے گا اُسے اُسی طرح سزا ملے گی جس وقت حضرت نقیب صاحب نے یہ ارشاد فرمایا شیخ عبداللہ روضۂ مقدس پر حاضر ہوا اور توبہ استغفار کی۔ شیخ عبدالغنی نے جامع مناقب سے ایک یہ کرامت بھی بیان کی کہ ایک شخص کرخ کا باشندہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی درگاہ شریف میں حاضر ہو کر مثل دیگر درویشوں کے کافی شریف میں مجاہدہ میں مشغول ہوا اور مدت مدید تک آستانۂ فیض کاشانہ پر حاضر رہا اکثر اوقات درویشوں سے کہا کرتا تھا کہ اتنی مدت سے میں یہاں حاضر ہوں اور مجاہدہ بھی کرتا ہوں مگر مجھے کوئی کیفیت نہیں معلوم ہوتی میں یہاں سے چلا جاؤں گا چنانچہ ایک روز یہی کہہ کر عصر کے وقت آستانۂ شریف سے چلا گیا۔ بعد نصف شب کے ہم نے گریہ و بکا سنی میں اپنے حجرہ سے نکل کر درگاہ شریف کی مسجد میں آیا میں نے دیکھا کہ وہی درویش دہلیز آستانۂ مبارک پر پڑا ہوا رو رہا ہے اُس سے دریافت کیا کہ تو یہاں سے چلا گیا تھا پھر کیوں آیا اور اس وقت کافی شریف کا دروازہ کس نے کھولا اس درویش نے مجھ سے بیان کیا کہ میں بذاتِ خود نہیں آیا اور نہ دروازہ کسی نے کھولا اصل کیفیت یہ ہوئی کہ میں یہاں سے بخط راست حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ کی درگاہ پر حاضر ہوا بعد نماز عشا شغل وغیرہ سے فرصت کر کے سو گیا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ حضرت خواجہ معروف کرخی اور حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی

اور حضرت ابوبکر شبلی رضی اللہ عنہم تشریف فرما ہیں۔ میں بھی ان حضرات کے سامنے گیا اور سلام کر کے باادب حاضر رہا۔ ایک شخص نے ایک کاغذ حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ کو دیا آپ نے وہ کاغذ ملاحظہ فرما کر حضرت سید الطائفہ سے فرمایا کہ اس شخص کو یہاں سے کافی شریف میں پہنچا دو۔ حضرت غوث الاعظم کا یہی حکم ہے رضی اللہ عنہ چنانچہ حضرت سید الطائفہ نے مجھے یہاں پہنچا دیا میں اس واسطے رو رہا ہوں کہ نہ مجھے یہاں سے جانے دیتے ہیں اور نہ میرا حال متغیر فرماتے ہیں۔

RekhtaDownload.com

باب دہم

اس بیان میں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیائے ماتقدم و معاصر و ماتاخر پر من کل الوجوہ تفضیل ہے

وقدمی ھذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ علیٰ سبیل عموم و استغراق جمیع افراد اولیاء کو شامل ہے۔ ناظرین ذی فہم و فراست پر مخفی و محتجب نہ ہوگا کہ اگر باہمد گر اشخاص قرون ثلثہ کا تفاضل مبحوث ہوتا ہے تو شخص فاضل کی فضیلت پر چند چیزیں دلیل ہوتی ہیں۔ اوّل نص اگر بخصوص اسی شخص مبحوث عنہ ورود نص ہوا ہے۔ دوئم اتفاق و اجماع اہل عصر۔ سوئم حالات، و افعال شخص فاضل۔ اگر مابعد قرون ثلثہ مذکورہ کے کسی شخص کی تفضیل مبحوث ہو تو صرف شخص فاضل کے حالات و افعال و اتفاق و اجماع اہل عصر دلیل ہوتے ہیں نص شدہ پیش نہیں ہو سکتی اس واسطے کہ ورود نص ہوا ہی نہیں ہے البتہ جو نصوص بصیغہ عموم وارد ہیں اگر صفات مذکورہ نص ہے کوئی شخص متصف بصفات نص ہو اس پر محمول ہوگی اور وہ شخص اس نص کا مصداق ہوگا۔ پس جس شخص کے بارے میں نص قطعی وارد ہے

اگر اس کا کوئی منکر ہو تو ضرور منکر پر کفر کا اطلاق ہوگا اور جس شخص کے بارے میں نص قطعی وارد نہیں ہے لیکن وہ شخص نص عام الالفاظ کا مصداق ہے اور اہل عصر نے اس کی تفضیل پر اجماع و اتفاق کیا ہے اس شخص کے منکر پر گو اطلاق کفر نہ ہوگا۔ لیکن نسبت فسق و ابتداع منکر پر ضرور ہوگی اور جس شخص پر کہ نص عام الالفاظ صادق ہوگی۔ اس شخص کو ان اشخاص پہ جو محمل و مصداق نص عام الالفاظ نہیں ہیں ضرور تفضیل ہوگی۔ جس طرح ہے کہ یہ مسائل علم عقاید و علم اصول میں اپنے مقام پر ثابت ہیں بالجملہ اس مبحث میں چونکہ بخصوص اسمی آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ورود نص نہیں ہے۔ لہٰذا آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل میں بخصوص اسمی پیش نہیں ہوگی البتہ اتفاق اہل عصر و اجماع و حالات و افعال اور وہ نصوص عام الالفاظ جن کے آنحضرت رضی اللہ عنہ مصداق ہیں پیش ہوں گے اگر کوئی شخص آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل سے منکر ہو ضرور وہ شخص فاسق اور مبدع کہلایا جاوے گا۔ راقم ہیچمیرز کا عقیدہ اس بارہ میں یہ ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیائے سابقین و معاصرین و لاحقین پر من کل الوجوہ تفضیل ہے اسی طرح قدمی ہٰذہ الخ علے سبیل عموم و استغراق جمیع افراد اولیاء کو شامل ہے اس ہیچمدان کا یہ عقیدہ اس سبب سے نہیں ہے کہ میں سلسلۂ عالیہ قادریہ میں منسلک ہوں جس طرح دیگر ابنائے زمان کا طریقہ وردیہ ہے کہ بغیر دلیل و برہان اپنے سلسلہ اور شیوخ سلسلہ کو دیگر سلاسل اور شیوخ سلاسل پر تفضیل دیتے ہیں بلکہ جو امر اقوال اکابر سلف۔ کتب معتبرہ و عقل صائب سے ثابت ہوا ہے۔ اس کا عقیدہ ہے اور وہی امر اس مبحث میں مع ادلہ عقلی و نقلی کے بیان کیا جاتا ہے۔ اس عقیدہ پر شاہد

کہ بعض اشخاص کو بادی النظر میں یہ خدشہ ہو کہ سابقین و اوائل پر لاحقین و اواخر کو تفضیل و ترجیح ہو گی اور یہ امر خلاف شرع ہے۔ یہ خدشہ ان کا غلط ہے اس لیئے کہ حدیث صحیح میں وارد ہے مثل امتی کمثل المطر لایدری اولہ خیر ام آخرہ یعنی میری امت کی مثال مثل آب باراں کے ہے نہیں معلوم کہ اول اس کا اچھا ہے یا آخر اس کا یہ حدیث صراحۃ دال ہے کہ اوائل و سابقین پر اواخر و لاحقین کی تفضیل ممنوع نہیں ہے۔ پس آنحضرت رضی اللہ عنہ کو اولیاء اول پر تفضیل ہونی خلاف شرع نہیں ہے ناظرین با انصاف سے امید ہے کہ جس وقت بنظر انصاف اس مبحث کو ملاحظہ فرمائیں گے اور تعصب کو دخل نہ دیں گے۔ تو ضرور یہ امر معلوم کر لیں گے کہ جن حضرات نے اس مبحث میں راقم السطور نے بلا کم و زیادہ بغیر افراط و تفریط وہی امر تحریر کیا ہے جو کتب معتبرہ سے ثابت ہے اور یہ بھی بجز مشتے از خروارے و اند کے بسیارے سے ہے۔ راقم آثم نے اپنا کشف و معائنہ نہیں لکھا ہے اس واسطے کہ کوئی شخص آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مراتب کو کشفا نہ جان سکتا ہے نہ بیان کر سکتا ہے چنانچہ عبد اللہ یافعی و دیگر اکابر رحمہم اللہ نے تصریح کی ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مناقب بیان نہیں ہو سکتے۔ جب اکابر سلف کا یہ قول ہے تو اس ہیچمیرز یا کسی اور شخص کی کیا حقیقت ہے البتہ بقدر فہم ناقص کے چند دلیلیں اس عقیدہ پر بیان کیں اور یہ بھی اس غرض سے کہ بعض مخالفین فی زمانہ ہذا فی ہذہ اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل میں جمیع اولیاء پر گفتگو بے معنی کرتے ہیں ہر چند کہ یہ بیان اس عاصی کا عقیدہ مخالفین کو درست نہیں کر سکتا لیکن صاحب علم و فہم کے سامنے ان

کی زبان درازی اور زیادہ گوئی کو موقوف کرے گا۔ لہٰذا جو امر کہ اس بارہ میں تحقیق ہوا ہے عرض کیا جاتا ہے۔ واضح ہو کہ کتب معتبرہ میں جس قدر کلمات اکابر اولیاء و علماء آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل میں اولیائے ماسوا پر حیطۂ تحریر میں آتے ہیں اُن حضرات قائلین کے تین فریق ہیں ایک فریق نے بیان کیا ہے کہ حضرت مقدس باز اشہب رضی اللہ عنہ سید اولیاء و صدر اصفیاء سلطان مملکت ولایت واصل مرتبہ نہایت ہیں اس فریق نے بیان فضیلت میں اجمال کیا ہے۔ تصریح معاصر و ما تقدم و ما تاخر نہیں کی۔ یعنی یہ بیان نہیں کیا کہ آپ کو ماتقدم و معاصر و ماتاخر اولیاء پر تفضیل ہے یا نہیں۔ دوسرے فریق نے تصریحاً بیان کیا ہے کہ حضرت مقدس غوث اعظم رضی اللہ عنہ کو اولیائے معاصرین پر من کل الوجوہ تفضیل ہے اور اُن الفاظ سے بیان کیا ہے کہ آپ کو جمیع اولیائے معاصر پر من کل الوجوہ فضل ہے۔ آپ کے وقت میں سوائے آپ کے حکم کے کسی کا حکم اور تصرف نہ تھا جمیع اولیاء آپ کی ہیبت و وقار سے خائف رہتے تھے۔ آپ کو جمیع اولیائے معاصر کے سلب احوال کا اختیار تھا آپ عزل و نصب ردّ و قبول کے مالک تھے۔ آپ سلطان وقت قطب زمانہ حاکم شرق و غرب مرجع و الانس تھے۔ تیسرے فریق نے تصریحاً بیان کیا ہے کہ حضرت مقدس محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کو جملہ اولیائے ماتقدم و معاصر و ماتاخر پر من کل الوجوہ تفضیل ہے۔ فریق اول ہمارے دعوے اور عقیدہ کے مخالف نہیں ہے اس لئے اس سے غرض نہیں فریق دوم معاصر پر تفضیل نہیں ہے یہ بھی ہمارے دعوے کے مخالف نہیں ہے۔ فریق سوم جمیع افراد اولیا پر تفضیل کا مقر ہے۔ لہٰذا

فریق سوم کا قول راجح ومستند ہے اس واسطے کہ کوئی اس کا مخالف و معارض نہیں۔ فن اصول میں ثابت ہوا ہے کہ شواہد سے جو مثبت زیادت ہوتا ہے۔ وہ راجح ہوتا ہے لہذا فریق سوم کا بیان راجح ومستند ہے مزید برآں کسی فرد ولی نے اکابر اولیاء سے تفضیل کا انکار بھی نہیں کیا ہے فریق ثالث میں وہ اولیاء ہیں جو واقف ہدایت ونہایت وکاشف سر ولایت ہیں جس طرح حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام و دیگر اقطاب و اولیاء لہذا فریق ثالث کے قول کے مخالف علی السبیل الفرض والتسلیم کسی کا قول ہو بھی تو مستند ومعتبر نہ ہو گا۔ پس اس بیان سے بخوبی ہمارے دعوے کا اثبات اور مخالف دعویٰ کا بطلان ظاہر ہے۔ اکثر اولیائے سابقین نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی پیدائش سے سو برس پہلے آپ کے وجود باوجود وتصرفات وعلو مراتب وارشاد قدمی ہٰذہ سے اطلاع دی ہے۔ بعض نے اپنے مریدین ومتبعین کو حکم دیا ہے کہ اگر تم اس وقت موجود ہو تو آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر رہنا۔ احکام وطریقہ کا اتباع کرنا اگر ہم اس وقت ہوتے اپنا سر زیر قدم رکھتے اس قسم کے اقوال اولیاء سابقین کے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل اولیاء سابقین پر صراحۃً ثابت کرتے ہیں۔ حضرت ابو العباس خضر علیہ السلام نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے حال شریف میں بیان کیا ہے کہ ابتدائے آفرینش اولیاء سے قیامت تک کوئی ولی ہوا ہے یا ہونے والا ہے وہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا ادب کرنے والا ہے یہ قول آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل جمیع افراد اولیاء ماتقدم ومعاصر پر ثابت کرتا ہے بعض اولیاء نے تصریح کی ہے کہ جو مقام کسی ولی کو بھی عطا ہوا ہے اس مقام سے اعلیٰ اور برتر آنحضرت

رضی اللہ عنہ کو عطا کیا گیا۔ یہ تصریح صراحۃً مبین ہے کہ آپ کو جمیع افراد اولیاء ماتقدم ومعاصر وماتاخر پر تفضیل ہے اہل سنت والجماعت کے فقراء وعلماء کے نزدیک مسلم ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ غوث الثقلین و امام الفریقین ہیں پس محال عقلی ہے کہ آپ کا کلام خلاف نفس الامر و فضول ہو لہذا آنحضرت رضی اللہ عنہ نے جس طور سے اپنی تفضیل دیگر اولیاء پر علی السبیل العموم بیان فرمائی ہے وہ اسی طرح سے ہے "تاویل وتخصیص موجب خرابی ہائے چند در چند ہے پس اس کے مخالف عقیدہ رکھنا باطل ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کلام شریف میں خصوصیت اولیاء ماتقدم وماتاخر ومعاصر نہیں ہے بلکہ بعض کلمات سے صراحۃً بعض سے کنایۃً اولیائے ماتقدم ومعاصر وماتاخر پر تفضیل ثابت ہوتی ہے۔ پس حضرت مقدس بازاشہب رضی اللہ عنہ کے قول کے خلاف اگر کسی کا قول ہو وہ مردود ہے ہرگز قابل سند بلکہ قابل التفات نہیں ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ہر ولی قدم بقدم ہر نبی کے ہے۔ اور میں اپنے جدامجد رسول اکرم صلعم کے قدم پر ہوں پس جس طرح رسول اللہ صلعم کو جمیع انبیاء علیہم السلام پر تفضیل ہے۔ اسی طرح حضرت مقدس غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاء پر تفضیل ہے۔ خواہ مقدم ہوں یا موخر یا معاصر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ کوئی قول وفعل میرا بغیر حکم الٰہی نہیں ہے لہذا جس قدر کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اپنی تفضیل اولیاء سابقین ومعاصرین ولاحقین پر ارشاد فرمائی ہے بحکم الٰہی ہے جب یہ امر مسلم ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا ارشاد بحکم الٰہی ہے تو اگر کوئی شخص اس قول کا منکر ہوگا اس پر وہ حکم جاری ہوگا

کہ جو حکم حکم الہی کے منکر پر جاری ہوتا ہے پس آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ہذہ بحکم الہی مامور ہو کر ارشاد فرمایا ہے اور یہ قول شریف بلفظ کل ولی کہ الفاظ عموم و استغراق سے ہے واقع ہوا ہے کسی کی خصوصیت کسی وجہ وجیہ سے معلوم نہیں ہوتی۔ پس تاویل و تخصیص اہل عصر خلاف ظاہر و متبادر ہے چونکہ تخصیص اہل عصر سے محال عقلی لازم ہوتا ہے۔ لہذا تخصیص اہل عصر کرنا لغو و مہمل ہے پس معلوم ہوا کہ جمیع افراد اولیاء اس حکم میں مندرج خواہ مقدم ہوں یا موخر اور حضرت مقدس غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کی تفضیل جمیع اولیائے سابقین ولاحقین و معاصرین پر من کل الوجوہ قطعاً ثابت ہے۔ اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ قدمی ہذہ کو بعض اولیاء نے اولیائے اہل عصر آنحضرت رضی اللہ عنہ پر محمول کیا ہے۔ اگر مراد تمام اولیائے ماتقدم وماتاخر و معاصر ہوتے تو یہ اولیاء اہل عصر کی تخصیص کیسے کر سکتے تھے۔ اس کی تین وجہیں ہیں۔ اول یہ کہ اولیاء کے کشف میں بحسب ان کے مراتب کے ضرور فرق ہوتا ہے جس قدر جس ولی کو علم دیا گیا ہے اسی قدر بیان کر سکتا ہے بعض ایسے اولیاء ہیں جنہیں سوائے ان اولیاء کے جنہیں دیکھا ہے اوروں کے حال پر اطلاع نہ ہوئی جس طرح بعض مشائخ نے بیان کیا ہے کہ میری آنکھوں نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مثل کسی کو نہیں دیکھا اور جس طرح حضرت شیخ جاگیر مال نے بیان کیا ہے کہ جس قدر اولیاء کو میں جانتا ہوں ان سب اولیاء سے آنحضرت رضی اللہ عنہ مقامات قطبیت و حالات ولایت میں اعلیٰ واجل ہیں۔ بعض وہ اولیاء ہیں جنہیں اہل عصر کے حالات پر اطلاع ہوتی ہے جس طرح سے کہ بعض معاصرین نے آپ کی تفضیل اہل عصر پر بیان کی ہے۔ بعض اولیاء وہ ہیں جو واقف بدایت و نہایت و کاشف سر ولایت و مشارٌ الیہ بالنسیان ہیں۔ ان

حضرات کو شرقاً و غرباً حاضراً و غائباً ماضیاً آتیاً صغیر و کبیر و نصیر و قطمیر پہ اطلاع ہوتی ہے جس طرح نقیب الاولیاء ابو العباس حضرت خضر علیہ السلام کے بیان سے صراحۃً ظاہر ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاء سابقین ولاحقین پر کل الوجوہ تفضیل ہے پس معلوم ہوا کہ تخصیص اس قول کی اہل عصر کے ساتھ میں محمول ان کی کشف ناقص پر ہے نہ واقعی کہ قابل استدلال و تمسک ہو۔ یہ قول علے سبیل استغراق و عموم جمیع افراد اولیاء کو شامل ہے کوئی فرد ولی اس حکم سے خارج نہیں ہے خواہ مقدم ہو یا موخر۔ دویم یہ کہ عرفاً اگر کسی شخص کی نسبت کہا جاتا ہے کہ یہ شخص افضل اہل زمانہ و فرید روزگار و یگانۂ عصر ہے۔ اس بیان سے غرض تخصیص و حصر تفضیل اہل عصر پر نہیں ہوتا بلکہ غرض اس کلام سے اہل زمانہ کی تحریص و ترغیب ہوتی ہے تا کہ ایسے شخص کی لزوم خدمت و اتباع کر کے سعادت و حصول فیضان کریں پس جن اولیاء نے کہ تفضیل کو اہل عصر پر مقید کیا ہے ان کی غرض تخصیص و حصر نہیں ہے۔ بلکہ ترغیب و تحریص سالکین اہل زمانہ مدنظر ہے۔ چنانچہ بعض اولیاء نے اپنے مریدین و اصحاب سے اس امر کو صراحۃً بیان کیا ہے۔ روایات سابقہ میں مذکور ہے اور اگر تخصیص منظور ہوتی تو ضرور کسی نے نفی تفضیل ماسوائے اہل عصر بیان کی ہوتی۔ حالانکہ کسی ولی نے انکار تفضیل ماسوائے اہل عصر نہیں کی اور نیز اولیائے فریق ثالث باوجود اپنے علو مراتب کے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل اولیائے ماسبق پر بحلف بیان نہ کرتے لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ کلام مخصوص نہیں ہے۔ علے اسبیل العموم والاستغراق جمیع اولیائے سابقین و معاصرین ولاحقین کو شامل ہے۔ سویم یہ کہ اسم تفضیل کی اضافت دو غرض سے ہوتی ہے اول یہ کہ مضاف کی تفضیل خاص مضاف الیہ پر منصود ہو جس طرح کہا جاتا ہے۔ کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل مخلوقات الٰہی ہیں۔ اس کلام سے ذات مقدس حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تفضیل مضاف الیہ پر مرکوز ہے۔ دوم یہ کہ مضاف میں صرف حصول تخصیص مدنظر ہوتی ہے اور اضافت سے مطلقاً زیادت تفضیل مراد ہوتی ہے حصر تفضیل مضاف الیہ پر نہیں ہوتا جس طرح کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم افضل قریش ہیں۔ ان دونوں استعمالوں کے واسطے قرینہ درکار ہوتا ہے کہ کس مقام پر کون سے معنی مراد ہیں اور قرینہ یہ ہے کہ قائل نے اگر نفسی تفضیل ماسوائے مضاف الیہ بیان کی ہو یا اور کسی کے کلام سے نفی تفضیل ماسوائے مضاف الیہ ثابت نہ ہو بلکہ تفضیل ماسوائے مضاف الیہ پر بھی ثابت ہو یا حصر سے کوئی خرابی لازم آتی ہو تو اضافت قسم ثانی ہے چنانچہ اس مقام پر بھی یہی قرینہ ہے۔ کہ کسی نے ماسوائے اہل عصر کے تفضیل پر نفی نہیں کی اور دیگر اولیاء نے ماسوائے اہل عصر پر تفضیل کو صراحۃً بیان کیا تخصیص وحصر سے خرابی لازم آتی ہے جس طرح ابھی مذکور ہو چکا ہے لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ قول شریف اہل عصر پر مخصوص ومحصور نہیں ہے بلکہ جمیع افراد اولیاء سابقین ولاحقین عموم قول میں مندرج ہیں۔ یہ امر بھی ظاہر ہے کہ حضرات اولیاء کا ادعا بغیر کشف ودلیل نہیں ہوتا۔ نہ یہ حضرات کسی امر کو بغیر معائنہ وبرہان کے بیان کرتے ہیں حالانکہ جن بعض اقطاب نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل جمیع اولیائے مقدم وموخر پر بیان کی ہے اپنے دعوے کو موکد بحلف شرعی کیا ہے مزید برآں معاصرین اولیاء نے بعد قیل وقال دراز ان کے قول کو ثابت ومسلم مانا۔ پس معلوم ہوا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیائے مقدم وموخر پر من کل الوجوہ تفضیل ہے۔ اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ اگر یہ قول عام ہو گا تو صحابہ کرام اور ائمہ

علیہم السلام اور تابعین بھی اس میں مندرج ہوں گے اور تفضیل آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ان حضرات پر ثابت ہو گی۔ حالانکہ یہ عقیدہ خلاف مذہب اہل سنت والجماعت ہے کہ غیر صحابی کو صحابی پر تفضیل ہو اس کا جواب یہ ہے کہ بنار کلام محاورات و اصطلاح عرف عام پر ہوتی ہے استعمال عرف عام میں اگر لفظ ولی بولا جاتا ہے تو اس کی غرض صحابہ اور ائمہ اور تابعین نہیں ہوتی حالانکہ یہ حضرات اعلیٰ و اجل باب ولایت میں ہیں۔ اسی طرح انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی مراد نہیں ہوتی حالانکہ وہ صحابہ سے بھی اعلیٰ اور افضل ہیں پس اس کلام کے عموم میں یہ حضرات داخل ہی نہیں ہیں تا کہ مخالف اس قول کو عام مخصوص البعض جان کر جس کی خصوصیت چاہیے اس کو مخصوص کرلے اور اگر بموجب قول مخالف کے یہ قول مخصوص بھی ہو تو خصوصیت اولیاء ماتقدم وما تاخر کس طرح ثابت ہوتی ہے۔ اولیاء معاصر غیر مریدین بھی کیوں مخصوص نہ ہوں اس کے واسطے دلیل درکار ہے ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم ہے اگر کوئی شخص یہ جواب دے کہ بعض اولیائے عصر نے اہل عصر پہ اس قول کو مخصوص کیا ہے مرجح پایا گیا یہ بھی غلط ہے اس واسطے کہ بعض اولیاء نے صرف حاضرین و بعض نے جمیع ماتقدم وما تاخر و معاصر کو مراد لیا ہے۔ ایک فریق کے کلام پر اس قول کو محمول کرنا باقی کو ترک کرنا ترجیح بلا مرجح ہے اور یہ محال ہے پس معلوم ہوا کہ تخصیص اہل عصر محال عقلی ہے۔ یہ قول علیٰ سبیل الاستغراق والعموم ہر فرد ولی کو شامل ہے۔ لو فرضنا اگر بموجب قول مخالف کے یہ قول اہل عصر پر مخصوص ہو تو آنحضرت رضی اللہ عنہ اور دیگر اولیاء میں کیا فرق رہے گا اور اس قول کے ارشاد پر مامور ہونے کی کوئی غرض نہ ہو گی بلکہ فضول اور بے قاعدہ ہو گا اس واسطے کہ ہر وقت میں ایسا ولی ضرور ہوتا ہے جو جمیع

اولیائے معاصرین سے افضل و اعلےٰ اور سب کا حاکم ہو پس ان اولیاء نے کیوں اس طرح سے کلام نہیں کیا اور نہ انہیں حکم ہوا اور آنحضرت رضی اللہ عنہ نے کس واسطے قدمی ہذہ ارشاد فرمایا اور آپ اس ارشاد پر محکوم ہوئے۔ پس بداہتہً عقل دال ہے کہ کوئی امر فضیلت آنحضرت رضی اللہ عنہ میں ایسا تھا جو دیگر اولیاء میں نہ تھا اور اسی وجہ سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے تفضیل کا موجب ہوا اور نہ العیاذ باللہ حکم جناب الٰہی کلام فضول و بے فائدہ ہوتا لہٰذا قطعاً عقل صائب شاہد ہے کہ یہ قول عام ہے کسی فرد ولی ماتقدم وما تاخر کی خصوصیت نہیں ہو سکتی۔ روایات سابقہ سے منکشف ہوتا ہے کہ جس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے قدمی ہذہ ارشاد فرمایا ہے اس وقت جمیع اولیائے معاصرین باجسادہ حاضر تھے اور اولیائے ماتقدم وما تاخر کی ارواح حاضر تھیں اور یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ جمیع حاضرین وغائبین نے اپنی گردنیں جھکا دیں قدم کو تسلیم کیا ہے پس اولیائے ماتقدم وما تاخر اس عموم سے کس طرح خارج ہو سکتے ہیں اس واسطے کہ وہ بھی حاضر تھے اگر اولیاء ماتقدم وما تاخر اس حکم کے محکوم نہ ہوتے تو کیوں اس مجلس میں حاضر ہوتے اور کسی طرح ممکن نہیں ہو سکتا کہ حکم الٰہی کی تعمیل اولیاء معاصرین کریں اور ماتقدم وما تاخر نہ کریں اور ممانعت تعمیل حکم ثابت نہیں لہٰذا معلوم ہوا کہ یہ قول عام ہے اور کوئی وجہ عدم عموم کی پائی نہیں جاتی پس عدم عموم محال ہے۔ حضرت مقدس باز اشہب نے جو یہ قول بحکم الٰہی ارشاد فرمایا ہے۔ اس قول کے ارشاد کی علت تامہ صرف اظہار فضیلت کاملہ وتصرف وحکومت تامہ ہے۔

جب آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اولیائے سابقین کے حالات میں بعد ان کی وفات کے تصرف فرمایا ہے۔ جس طرح حضرت خواجہ معروف کرخی رضی اللہ عنہ

اور شیخ حماد دباس کے حال میں تصرف فرمایا کما سبق پس محال عقلی ہے کہ علت تامہ کا وجود پایا جائے اور معلول نہ ہو یعنی تصرف و حکومت آنحضرت رضی اللہ عنہ اولیائے سابقین کی نسبت پائی جائے اور قدم مبارک اُن کے رقاب پر نہ ہو۔ یہ امر مسلم ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بحکم الٰہی قدمی ہذہ ارشاد فرمایا ہے پس جس طرح اور جن الفاظ سے حکم ہوا اسی طرح ارشاد ہوا اگر عموم الفاظ سے ارشاد کا حکم نہ ہوتا تو عموم الفاظ سے ارشاد نہ ہوتا پس معلوم ہوا کہ تخصیص وحصر قول اولیائے معاصرین برخلاف حکم الٰہی ہے۔ اگر کوئی شخص اعتراض کرے کہ حکم الٰہی اسی طور سے تھا کہ جمیع افراد اولیاء ماسبق و ما لحق کو شامل ہو اور عدم عموم مراد نہ ہو تو ایسے الفاظ تاکیدی سے کیوں نہ فرمایا کہ جانب مخالف کا احتمال ساقط ہو جاتا اس کا یہ جواب ہے کہ تاکید اس مقام پر ہوتی ہے کہ جہاں کوئی منکر نہ ہو اور تاکید بغیر انکار خلاف بلاغت ہے چونکہ اس وقت کوئی منکر نہ تھا نہ ان اولیاء نے کسی وقت انکار کیا اس واسطے تاکید نہیں کی گئی اور علے السبیل الفرض والتسلیم اگر الفاظ تاکیدی سے اس طور سے ارشاد ہوتا کہ عدم عموم محال ہو جاتا تو جس طرح سے کہ منکر اس قول کے عموم کا انکار کرتا ہے اُس تاکیدی کا بھی انکار کر سکتا۔ اس واسطے کہ دونوں قول آنحضرت رضی اللہ عنہ ہی کے ہوتے اور اسی طرح تاکید ارشاد فرمانے میں ایک راز ہے یعنی یہ کلام حضرت مقدس غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے امتحان اولیاء منظور تھا تاکہ منکر کی ولایت وحالات مسلوب ہوں اور متبع کے مراتب کا ازدیاد ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جس نے انکار کیا اس کی ولایت مسلوب ہوئی اور جس نے اتباع کیا اس کے مراتب میں زیادتی ہوئی جس طرح روایات سابقہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ مخالف کو یہ امر مسلم ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قدم

مبارک جمیع اولیائے معاصرین کے رقاب پر ہے اور آپ کی حکومت و تفضیل اولیائے معاصرین پر ثابت ہوتا ہے۔ اس اقرار کو لازم ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیائے ماتاخر پر بھی حکومت تفضیل ہے اور قدم رقاب پر ہے اس واسطے کہ ہر شیخ کو اپنے مرید پر تفضیل اور حکومت ہوتی ہے جب کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی حکومت و تفضیل شیوخ معاصر پر ہوئی۔ اور قدم مبارک گردنوں پر ہوا۔ اور اُن شیوخ کی تفضیل و حکومت اپنے مریدین پر ہوئی۔ پس آنحضرت رضی اللہ عنہ کی حکومت و تفضیل مریدین و شیوخ ماتاخر پر بطریق اولےٰ ہوئی۔ قدم گردن پر ہوا اسی طرح روز قیامت تک ہر ولی کی نسبت یہی حکم ثابت ہوتا رہے گا اس واسطے کہ افضل سے افضل و حاکم پر حاکم افضل و حاکم ہوتا ہے بلکہ بمراتب تعداد شیوخ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل و حکومت اولیاء متاخرین پر ثابت ہوئی۔ یہ دلیل قطعاً مثبت ہے کہ اولیاء ماتاخر عموم قدمی ہٰذہ میں داخل ہیں کسی طرح خارج نہیں ہوسکتی حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن العربی قدس سرہ والشریف نے بعض مصنفات میں تشریح کی ہے کہ جو ولایت و محبوبیت کہ رسول اکرم صلعم کو تھی وہی ولایت و محبوبیت حضرت مقدس غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لئے عنایت ہوئی کوئی فرد ولی اولیائے ماسبق و مالحق سے آپ کا مماثل نہیں ہے انتہی محصلہ۔

اس کلام سے صاف ظاہر ہے کہ ہر فرد ولی پر آنحضرت رضی اللہ عنہ کو تفضیل ہے خواہ مقدم ہوں یا موخر اس واسطے کہ اولیاء کی ولایت وہ ولایت ہے جو اور انبیاء علیہم السلام کی ولایت ہے اور حضرت مقدس غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی ولایت و محبوبیت رسول اکرم صلعم کی ولایت و محبوبیت ہے جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ آلہ وسلم کی ولایت و محبوبیت کو اور انبیا علیہم السلام

کی ولایت پر تفضیل ہے۔ اسی طرح آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ولایت محبوبیت کو اور اولیا کی ولایت اور محبوبیت پر تفضیل ہے۔ اس تصریح کی جمیع اکابر اقطاب و ابدال منقر ہیں لیکن دوسرے طور سے بیان کرتے ہیں۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ سوائے ذات مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باب ولایت میں مجھ پر کسی کا احسان نہیں ہے اور مجھے بذاتِ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تربیت فرمایا ہے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ حالتِ شیر خوارگی میں حضرت اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں ہوں۔ بوقت گرسنگی حضرت اُم المومنین نے اپنی پستان مبارک سے مجھے شیر پلایا جب میں سیر نہ ہُوا تو دوسری پستان سے شیر پلایا پھر میں سیر ہو گیا۔ اس وقت رسول اکرم صلعم بھی وہاں تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ یہ میرا فرزند صادق ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اور حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے میرے منہ میں آب دہنِ مبارک اپنا ڈالا ہے پس ناظرین ملاحظہ و غور فرمائیں کہ یہ امورات کسی فرد ولی ماتقدم و ماتاخر کے واسطے نہیں ہوئی۔ اور جس ذات ملکوتی صفات کا مادہ ولایت ایسی نعمات عدیم النظیر ہوں اُس ذات سے کون ہمسری کر سکتا ہے اور وہ ذات ستودہ صفات جامع الکمالات کی طرح جمیع اولیاء سے افضل و حاکم نہ ہو سکے گی لہذا ہدایت عقل بغیر اشتباہ شک حاکم ہے۔ کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاء ماسبق و مالحق پر من کل الوجوہ تفضیل ہے بعض حضرات صوفیا صافیہ قدس اللہ اسرارہم نے تصریح کی ہے کہ حضرت مقدس باز اشہب رضی اللہ عنہ باب ولایت میں عقد حامل ہیں یعنی بغیر توسط

آنحضرت رضی اللہ عنہ کوئی فرد ولی درجۂ ولایت کو نہیں پہنچ سکتا۔ بعض صوفیا صافیہ نے تصریح کی ہے کہ آخر دائرہ ولایت جس کی مافوق دائرہ نبوت ہے وہ دائرہ ولایت آنحضرت رضی اللہ عنہ کا مقام ہے۔ کوئی ولی ما تقدم وما تاخر اس مقام میں آپ کا شریک نہیں ہے جس قدر اولیا ہیں ان سب کے مقامات آپ کے مقام کے تحت ہیں یہ تصریحات ظاہراً ثابت کرتے ہیں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو اولیائے اولین و آخرین سب پر من کل الوجوہ تفضیل ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ نے بعض مکتوبات میں بیان کیا ہے کہ قطبیت بالاصالۃ بعد ائمہ اہل بیت مشہورین کے کسی ولی کو نہیں ملی۔ اگر کوئی ولی قطب ہوا ہے تو بطور نیابت ان ائمہ کے ہوا جس وقت کہ حضرت باز اشہب ظاہر ہوئے آپ کو بھی بطریق اصالت قطبیت ملی جس طرح اور آئمہ کو ملی۔ آپ کے بعد بھی کوئی ولی بالاصالۃ قطب نہیں ہوا اگر ہوا بھی ہے تو بطور نیابت تا اینکہ حضرت صاحب الامر محمد مہدی علیہ السلام پیدا ہوں گے زاں بعد یہ قطبیت آپ کو تفویض ہو جائے گی چونکہ حضرت باز اشہب قطب بالاصالہ ہیں اسی درجہ سے ارشاد فرمایا ہے

اقلت شموس الاولین وشمسنا ابداً علی افق العلی لاتغرب

ملا حسین علی قاری نے نزہتہ الخاطر الفاتر میں تصریح کی ہے کہ جس وقت حضرت سبط اکبر امام حسن المجتبیٰ علیہ السلام نے خلافت ترک فرمائی۔ اللہ جل سبحانہ نے بعوض اس خلافت کے حضرت مقدس امام علیہ السلام کو قطبیت عظمےٰ مرحمت فرمائی اور آپ کی اولاد امجاد میں حضرت مقدس باز اشہب رضی اللہ عنہ کو قطبیت وسطےٰ عطا فرمائی اور خاتمۃ الاقطاب حضرت مقدس صاحب الامر والزمان محمد مہدی علیہ وعلیٰ آبایہ السلام کو مقرر فرمایا۔ انتہی۔ یہ تصریحات اجلہ اولیاء و علماء

کی تثبیت ہیں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاء ماسبق و مالحق پر من کل الوجوہ تفضیل ہے اور کوئی ولی ماتقدم وما تاخر ان مراتب اعلٰے کو نہیں پہنچا پس کس طرح ہو سکتا ہے کہ جو اولیا ان مراتب کو نہیں پہنچے وہ آپ سے مفضول نہ ہوں۔ بعض حضرات صوفیا صافیہ قدس اللہ اسرارہم نے تصریح کی ہے کہ کارخانہ ولایت کا فیضان جناب باری جل و علٰے سے اولاً ایک شخص پر نازل ہوتا ہے وہ شخص بحسب قسمت ہر صاحب قسمت کے تقسیم فرماتا ہے۔ جس شخص کو یہ منصب اعلٰے عطا ہوتا ہے اُسے امام اور قطب الاقطاب ارشادی بالاصالہ کہتے ہیں۔ یہ منصب بزرگ ظہور حضرت ابوالبشر علیہ السّلام سے رُوح مبارک حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب علیہ السلام سے متعلق تھا جس قدر کہ امم سابقہ میں اولیاء ہوئے بتوسط رُوح مبارک حضرت امیر المومنین علیہ السلام درجۂ ولایت کو پہنچے رُوح مبارک تقسیم فیضان ولایت فرماتے رہے جس وقت کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام کو وجود عنصری مرحمت ہُوا حضرت مقدس جناب مرتضوی علیہ السلام اس وجود عنصری سے اس منصب بزرگ کے فرض منصبی کو ادا فرماتے رہے۔ جمیع اولیاء ابدال اوتا د نقیب و نجیب اقطاب اس امت مرحومہ کے آپ کے توسط سے درجۂ ولایت کو پہنچے اور آپ کے محتاج رہے جس وقت کہ حضرت مقدس جناب مرتضوی علیہ السلام نے اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرمائی یہ منصب بزرگ حضرت سبط اکبر امام حسن مجتبےٰ علیہ السلام سے متعلق ہُوا حضرت مقدس امام علیہ السلام مثل حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے تقسیم فیضانِ ولایت فرماتے رہے جس طرح جمیع اولیاء بغیر توسط حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے درجۂ ولایت کو نہیں پہنچے۔ اور آپ کے محتاج رہے۔ اسی طور سے حضرت سبط اکبر علیہ السلام

بھی حالت حیات میں تصرف و تقسیم فیضان ولایت فرماتے رہے جس وقت کہ آپ نے بھی شہادت پائی بعد آپ کے حضرت امام حسین علیہ السلام سے یہ منصب بزرگ متعلق ہوا اور بعینہٖ اسی طور سے آپ بھی اس منصب بزرگ کے فرض منصبی کو ادا فرماتے رہے بعد آپ کی شہادت کے یکے بعد دیگرے حضرت امام حسن عسکری رضی اللہ عنہ سے یہ منصب عالی متعلق ہوا اور آپ بھی تا حیات مثل اپنے آباء کرام کے اس منصب بزرگ کے فرائض منصبی ادا فرماتے رہے۔ جس وقت کہ آپ نے اس عالم فانی سے سفر آخرت فرمایا یہ منصب عالی آپ کی روح مبارک سے متعلق رہا جس وقت کہ حضرت سید الشرفاء السید الشیخ الامام عبدالقادر الجیلانی رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے یہ منصب بزرگ حضرت مقدس غوث اعظم رضی اللہ عنہ سے متعلق رہا۔ جس قدر اولیاء کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے زمانہ مبارک میں ہوئے بتوسط آپ کے درجۂ ولایت کو پہنچے اور آپ کے محتاج رہے جس وقت کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بھی اس عالم سے ارتحال فرمایا یہ منصب بزرگ آپ کی روح مبارک سے متعلق رہا جب تک کہ حضرت اشرف الامم والزمان محمد مہدی علیہ السلام پیدا ہوں گے آپ کی روح مبارک سے متعلق رہے گا بعد پیدائش حضرت صاحب الامر علیہ السلام کے یہ منصب عالی مقام آپ سے متعلق ہو گا اور الفراض عالم تک آپ کے تفویض رہے گا چونکہ حضرت مقدس باز اشہب علیہ السلام امام ہیں اسی واسطے ارشاد فرمایا ہے قدمی ہذہ علیٰ رقبۃ کل ولی اللہ۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا ہے

افلت شموس الاولین وشمسنا ابداً علی فلک العلیٰ لاتغرب

یعنی غروب ہو گئے آفتاب اولیاء اولین کے اور ہم ائمہ کا آفتاب قیامت

تک فلک اعلیٰ پر درخشندہ رہے گا غروب نہ ہوگا۔ انتہیٰ۔ یہ کشف صریح اولیاء مشار الیہ کا ظاہرا دال ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ جمیع اولیاء کے امام و محتاج الیہ ہیں اور جمیع اولیاء آنحضرت رضی اللہ عنہ کے ماموم و محتاج ہیں امام و محتاج الیہ کو دائماً ماموم و محتاج پر تفضیل ہے۔ مساوات باہم مگر محال ہے۔ یہ کشف صریح حضرات اولیاء صرف کشف ہی نہیں ہے بلکہ یہ دعوئے آیت وحدیث سے بھی ثابت ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ہر ولی سے عہد لیا ہے کہ میرے زمانہ میں بغیر میرے حکم کے کسی قسم کا تصرف کسی کے حال میں نہ کرے اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کا زمانہ حضرت اشرف الامر والزمان کی پیدائش تک ہے پس معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں جس قدر تصرف ہے۔ وہ آپ کا ہے اگر کسی نے بے اجازت تصرف بھی کیا وہ بھی آپ ہی کا تصرف ہے یہ دلیل صاف اس امر کو ظاہر کرتی ہے کہ حضرت اشرف الامر والزمان کی پیدائش تک آنحضرت رضی اللہ کی طرف جمیع اولیاء محتاج ہیں۔ مخالف کا یہ دعوئے کہ متاخرین اولیاء پر فضیلت نہیں ہے نہ زیر قدم درج ہیں لغو و باطل ہو گیا۔ حضرت عالم علامہ نجم بیت آل رسول وشمس مشرق علم معقول و منقول قامع بلند علیین و واقع مبطلین قطب الاقطاب غوث الشیخ والشاب سیدی سندی حضرت مرشدی ومولائی قبلۂ الباطن ظلہ اللہ المنان ابوالظفر ظہیر الدین سیدنا ومولانا و مرشدنا سید عبد الرحمٰن آفندی المحض قادری الحسنی الحسینی مدظلہ العالی نے کتاب فتح المبین میں تصریح فرمائی ہے کہ جو شخص حضرت امیر المومنین علی ابن طالب علیہ السلام سے حالت حیات و بعد حیات بغض رکھتا ہو منافقین میں معدود ہے اسی طرح حضرت باز اشہب رضی اللہ عنہ سے بھی بغض رکھنے والا منافقین واہل شقاق سے ہے۔ اللہ جل وعلےٰ نے حضرت مقدس باز اشہب

رضی اللہ عنہ کو اپنے جد امجد علی ابن طالب علیہ السلام سے مساوات حسنہ مرحمت فرمائی ہے اور نیز علامہ الوزی شیخ الوسی رحمۃ اللہ علیہ نے روح المعانی میں آیۃ انما یرید اللہ لیذھب منکم کی تفسیر میں بعد کلام طویل کے تصریح کی ہے کہ سوائے ایمہ اہل بیت کے کسی فرد ولی کو قطبیت نہیں ملی اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کو بواسطہ اپنے جد امجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قطبیت کاملہ تامہ ملی ہے حضرت مقدس باز اشہب رضی اللہ عنہ اجلہ اہل بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہیں۔ والد ماجد کی جانب سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی انتہی ملخصاً۔ یہ تصریحات ظاہرا دلالت کرتی ہیں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اہل بیت نبوی صلعم سے ہیں جس طرح کہ حضرت امیر المومنین اسد اللہ الغالب وحضرت امامین و دیگر ایمہ علیہم السلام اہل بیت سے ہیں بعض اہل سنت والجماعۃ مثل حضرات محدثین کے اس امر کے قائل ہیں کہ حضرات اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو شیخین پر بھی تفضیل ہے تو اولیاء امت کو کس طرح اہل بیت سے مماثلت ہو سکتی ہے لہذا قطعاً یہ امر ثابت ہوا کہ جمیع افراد اولیائے ماسبق وما لحق سے آنحضرت رضی اللہ عنہ افضل واعلیٰ ہیں۔ روایات سابقہ سے بخوبی ثابت ہو چکا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مجلس وعظ میں ارواح مبارکہ جمیع انبیاء علیہم السلام آتی ہیں اور روح پر فتوح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وصحابۂ کرام رضی اللہ عنہ بھی بارہا تشریف فرما ہوئے ہیں۔ کسی ولی ما تقدم وما تاخر کی مجلس میں ایسا امر نہیں ہوا بالجملہ ان وجوہات مذکورہ سے ثابت ہے کہ جمیع اولیاء سابقین ولاحقین پر آپ کو من کل الوجوہ تفضیل ہے آنحضرت رضی اللہ عنہ ملائکہ اور ثقلین کے شیخ وغوث ہیں کوئی فرد ولی

بالتقدم و بالتاخر سے غوث الثقلین نہیں ہے۔ چونکہ آنحضرت رضی اللہ عنہ وارث کتاب اللہ و نائب رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم ہیں اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول الثقلین ہیں۔ اس واسطے حضرت مقدس باذا نتہب رضی اللہ عنہ غوث الثقلین ہوئے تاکہ نائب قدم بقدم منیب کے ہو اور اولیاء اللہ کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہوا خواہ مقدم ہوں یا موخر آنحضرت رضی اللہ عنہ کو دیگر اولیاء پر اس طرح تفضیل وعلو ہے جس طرح آسمان کو زمین پر اس واسطے کہ خود آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ولایت پر اجماع اہل سنت والجماعت ہے اور اولیاء کی ولایت پر اجماع نہیں ہے۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ولایت کا منکر فاسق و مبتدع ہے بخلاف دیگر اولیاء اللہ کے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی کرامات حد تواتر کو پہنچتی ہیں۔ بخلاف کرامات دیگر اولیاء اللہ کے جس قدر کہ گروہ مذاہب باطلہ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے دست حق پرست پر توبہ کی ایمان لائے دیگر اولیاء کی نسبت یہ امر نہیں ہے جس قدر کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس سے شیوع اسلام ہوا دیگر اولیاء سے اس قدر شیوع اسلام نہیں ہوا۔ جس قدر کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ سے علم طریقت و حقیقت شریعت کا فیضان ہوا اور اولیاء اللہ سے ایسا نہیں ہوا جس قدر کہ اقطاب و علماء آنحضرت رضی اللہ عنہ کی شاگردی سے مشرف ہوئے اور اولیاء اللہ کے تلمذ سے اس قدر مشرف نہیں ہوئے جس قدر کہ کلام و فتوے نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے شہرت پکڑی اور اولیاء اللہ نے نہ اس قدر کلام کیا نہ فتوے دیئے نہ ایسی شہرت ہوئی۔ جس قدر کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اقوال و

کلمات طیبات اہل شریعت وحقیقت وطریقت کے نزدیک مستند ومعتبر ہیں کسی فرد اولیاء اللہ کا کلام ایسا معتبر ومستند نہیں ہوا جس قدر کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا احترام وتعظیم واتباع ملائکہ واقطاب وابدال وعلماء ومخلوق الہیٰ نے کیا اور کرتے ہیں اور کریں گے کسی فرد ولی کے واسطے یہ امر نہ ہوا نہ ہے نہ ہوگا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کلام شریف پر اہل طریقت وحقیقت وشریعت نے اعتراض وخدشہ نہیں کیا بخلاف اور اولیا اللہ کے آنحضرت رضی اللہ عنہ جس قدر انجام حوائج میں واسطہ کئے جاتے ہیں اور اولیاء اللہ کی نسبت یہ امر نہ ہوا نہ ہے اور نہ ہوگا۔ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے اسمائے مبارک ہر سلسلہ کے شیخ کے پاس بطور وظیفہ مختلف ترکیبوں سے ورد میں ہیں بخلاف دیگر اولیاء اللہ کے جس قدر فاتحہ وغیرہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے واسطے ہوتی ہیں اور اولیاء اللہ کے واسطے نہیں ہوتیں۔ از قاف تا قاف کوئی مقام ایسا نہیں ہے جہاں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی طرف التجا نہ ہوتی ہو بخلاف دیگر اولیاء اللہ کے کہ اُن اولیاء کو سوائے اُس اقلیم کے باشندوں کے دوسری اقلیم کے باشندے جانتے ہی نہیں۔ یہ امر بھی اُن اولیاء کے واسطے ہے جو اقطاب خبر یہ ہیں ہیں جمیع کے واسطے یہ بھی نہیں ہے جس قدر کتب وقصائد واشعار منقبت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی شان میں تصنیف ہوئے اور اولیاء اللہ کے واسطے یہ امر نہیں ہوا جس قدر زہد واتقا وورع واتباع شریعت وحقیقت وطریقت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی نسبت کتب معتبرہ سے ثابت ہے کسی فرد ولی کی نسبت یہ امر ثابت نہیں ہے پس یہ امور مذکورہ صاف دلالت کرتے ہیں کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی مثل کوئی فرد ولی نہ ہوا نہ

ہے اور یقین ہے کہ آئندہ بھی نہ ہوگا اور یہ ہی وجوہ تفضیل ہیں۔
لہٰذا معلوم ہوا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیائے ماتقدم و معاصر و ماتاخر پر من کل الوجوہ تفضیل ہے اور آپ کی تفضیل کا منکر مبتدع و فاسق ہے اللہ جل سلطانہ کلام شریف میں فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم یعنی بہت مکرم تمہارا اللہ جل سبحانہ کے نزدیک زائد متقی تمہارا ہے اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ من سرہ ان یکون اکرم الناس فلیتق اللہ یعنی خوش ہو جو شخص اس امر سے کہ ہیں زیادہ ہوں سب انسانوں سے پس چاہیئے کہ اللہ سے ڈرے۔ یہ دونوں نصوص قطعی دال ہیں کہ جو شخص زیادہ متقی ہے وہ سب سے افضل اور مکرم ہے جس قدر کہ کتب معتبرہ میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے حالات اور دیگر اولیاؑ کے حالات دیکھے گئے ثابت ہوا ہے کہ کسی فرد ولی نے ماتقدم و ماتاخر سے اس قدر اتقا اور اتباع احکام شرعیہ نہیں کیا۔ جس قدر آنحضرت رضی اللہ عنہ نے کیا بلکہ کسی کے حالات اس قدر زہد و اتقا اور اتباع شرعیہ کے نہیں دیکھے گئے پس ظاہر البسبب ان نصوص کے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل ثابت ہوتی ہے اور آپ اس نص کے مصداق و محمل ہیں پس ان نصوص قطعیہ سے ثابت ہوا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاء ماتقدم و معاصر و ماتاخر پر من کل الوجوہ تفضیل ہے۔ جامع مناقب ناظرین باانصاف سے ملتمس ہے کہ حضرت مقدس باز اشہب رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک سے جس قدر اولیاء اس وقت تک ہوئے ہیں کسی کے کلام سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی تفضیل کا انکار اولیائے سابق ولاحق پر ثابت نہیں ہوا مگر فی زمانہ اکثر شیوخ سلسلہ مجددیہ اس امر کے قائل ہیں

اور اس دعوے پر دلیل حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ
علیہ کے بعض مکتوب کو بیان کرتے ہیں اور بعض شیوخ کو سلسلہ چشتیہ نظامیہ
بھی ان کے ہم داستان ہو کر مدعی ہیں کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی
سرہ الشریف اور حضرت نظام الدین اولیاء محبوب الٰہی قدس سرہ الشریف
آنحضرت رضی اللہ عنہ سے باب عرفان اور ولایت میں مساوی ہیں۔ اور
تحت قدم مندرج نہیں ہیں اور حضرت محبوب الٰہی خصوصاً مقام محبوبیت میں
افضل ہیں۔ اولاً وہ مکتوب حضرت مجدد مختصراً حسب دعوے مخالف مذکور ہوتا
ہے ازاں بعد اس کے جوابات تحریر ہوں گے۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ
علیہ نے مکتوب صد و بست و یکم جلد ثانی میں تحریر کیا ہے کہ از سکر است کہ
از مباہات خود کردہ شود از سکر ست کہ مزیت خود بر دیگرے اظہار کردہ
آید اگر صحو خالص بود افشائے اسرار کفر بود خود را از دیگرے بہتر دانستن
شرک باشد صاحب عوارف قدس سرہ کہ قول قدمی ہذہ الخ را کہ از شیخ عبدالقادر
جیلانی قدس سرہ صادر شدہ بر آید بہ غلبہ سکر محمول داشتہ است مرادش
قصور این قائل نیست کما توہم کہ آن عین محدث اوست بلکہ بیان واقع
نمودہ است یعنی صدور این قسم سخناں کہ مبنی بر مباہات و افتخار است
بے شبہ سکر کائن نیست انتہی۔ مکتوب جلد اول میں تحریر ہے۔ باید دانست
کہ این حکم مخصوص باولیائے آنوقت است اولیا ما تقدم و ما تاخر ازیں حکم
خارج اند انتہی۔ اور بعض مکتوبات میں یہ تحریر ہے کہ جمعے از مریدان شیخ
عبدالقادر قدس سرہٗ در حق شیخ غلو بسیار مے نمایند در رنگ محبان مفرط امیر علیہ السلام
انتہی۔ یہ کلام چند وجوہ سے غلط ہے اول یہ کہ حضرت مجددؒ کے سوا کسی اولیا
کے کلام سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا اہل سکر سے ہونا ثابت نہیں ہے دوم

یہ کہ حالت سکر بسبب ملاحظہ جلال ذات طاری ہوتی ہے جس مرتبہ ذات میں سالک کو سکر عارض ہوتا ہے اسی مرتبہ ذات کے مناسب الفاظ بھی صادر ہوتے ہیں جس طرح سبحانی ما اعظم شانی و لیس فی الدارین غیری و لیس فی جبتی سوی اللہ و انا الحق بخلاف قدمی ہذہ کے۔ سوئم یہ کہ اقوال سکر یہ کا حکم دوسرے شخص پر جاری نہیں ہو سکتا بخلاف قدمی ہذہ کے۔ چہارم یہ کہ کسی نے اولیائے کرام سے قدمی ہذہ کو کلمات سکر میں معدود نہیں کیا۔ پنجم یہ کہ کلمات سکر بحکم الٰہی سالک سے صادر نہیں ہوتے بخلاف قدمی ہذہ کے۔ ششم یہ کہ اگر کوئی شخص کلمۂ سکر کا انکار کرے منکر پر کوئی قباحت من حسب الطریقت لازم نہیں ہوتی بخلاف قدمی ہذہ کے کہ منکرین کے احوال مسلوب ہو گئے۔ ہفتم یہ کہ جملہ اولیاء نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کو قدوۂ ارباب صحو و تمکین میں تسلیم کیا ہے۔ ہشتم یہ کہ بعض کلمات حضرت مجدد رحمۃ کے اس قول کے مخالف پائے جاتے ہیں۔ نہم یہ کہ جو تعریف سکر کی ہے اور جو حالت اہل سکر کی ہوتی ہے وہ تعریف آنحضرت رضی اللہ عنہ پر صادق نہیں ہوتی اور نہ وقت صدور قدمی ہذہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کی حالت حالتِ سکر تھی۔ پس معلوم ہوا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ اہل سکر سے نہیں ہیں بلکہ قدوۂ ارباب صحو و تمکین سے ہیں۔ باقی یہ امر کہ حالت صحو میں اپنے مباہات کرنے اور دوسرے پر تفضیل رمزیت اپنی بیان کرنی کفر و شرک ہے یہ بھی غلط ہے۔ اول یہ کہ ممانعت تفاخر و مباہات آیت و حدیث و فقہ سے ثابت نہیں۔ دوئم یہ کہ حالت صحو میں اجلہ اصحاب کرام سے تفاخر و مباہات کرنی ثابت ہے۔ خصوصاً حضرت مقدس مرتضوی علیہ السلام نے اکثر تفاخر و مباہات حالت صحو میں فرمائی ہے۔ سوئم یہ کہ اگر حسب تصریح حضرت مجدد رحمۃ کے مباہات و تفاخر کفر و شرک ہو

العیاذ باللہ ان حضرات کی نسبت یہ حکم جاری ہو جائے گا۔ پنجم یہ کہ علےٰ سبیل التسلیم اگر حالت صحو میں تفاخر و مباہات کفر و شرک ہو تو اُس شخص کے واسطے کہ جو تفاخر و مباہات کرنے کا محکوم نہ ہو اور جو شخص کہ محکوم ہو وہ اگر خلاف حکم کرے تو عاصی ہو چنانچہ قدمی ہذہ اور جس قدر کلمات طیبات حضرت مقدس غوث الثقلین رضی اللہ عنہ کے اس طور کے ہیں وہ کلمات بحکم الٰہی صادر ہوئے ہیں۔ کما سبق۔ ششم یہ کہ حضرت محقق شیخ عبدالحق محدث دہلوی قدس سرہٗ نے زبدۃ الاسرار میں تصریح کی ہے کہ قدمی ہذہ آنحضرت رضی اللہ عنہ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے جس طرح رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بسبب واما بنعمۃ ربک فحدث کے انا سید ولد آدم و آدم ومن دونہ تحت لوائے آدم الفخر لی ارشاد فرمایا ہے۔ جامع مناقب عرض کرتا ہے کہ حضرت محدث کا یہ قول کنایۃً دال ہے کہ قدمی ہذہ کے ارشاد سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا فخر نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء کے واسطے فخر ہوا اس واسطے کہ جب یہ کلام مثل ارشاد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہوا اور حضور مقدس نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے افتخار آدم علیہ السلام فخر نہیں ہے اس طرح حضرت مقدس باز اشہب کے واسطے قدمی ہذہ فخر نہیں ہے۔ ہفتم یہ کہ اکثر مقامات پر حضرت مجدد رحمۃ نے خود بھی تفاخر و مباہات کی ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ حاشا یہ کلام سکر نہیں ہے صحو خالص ہے پس معلوم ہوا کہ حالت صحو میں تفاخر و مباہات کرنی اور اپنی مزیت دوسرے پر ثابت کرنی شرک و کفر نہیں ہے دوسرے مکتوب میں حضرت مجدد رحمۃ تصریح کرتے ہیں کہ یہ حکم اولیائے وقت پر مخصوص ہے۔ ما تقدم و ما تاخر اس حکم سے خارج ہیں۔ یہ بھی غلط ہے۔ اس کی تغلیط دلائل مذکورہ سابقہ سے

بخوبی ثابت ہو گی اعادہ کی ضرورت نہیں اور یہ جو حضرت مجدد رحمۃ نے تصریح کی ہے مثل حضرت امیر علیہ السلام کے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مرید آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بارے میں غلو کرتے ہیں یہ تمثیل صحیح و درست ہے اس واسطے کہ اللہ جل سبحانہ نے حضرت مقدس بازاشہب رضی اللہ عنہ کو اپنے جد امجد حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ مساوات حسنہ عطا فرمائی۔ واللہ در القائل ؎

نشان شان بے چونی بیان سر مکنونی
بسیرت مثل پیغمبر بصورت مرتضےٰ ثانی

کسی مرید سلسلۂ عالیہ قادریہ نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بارہ میں غلو نہیں کیا بلکہ جو کچھ بیان کیا ہے وہ ذرہ از ریگ بیابانی و قطرہ از دریائے بے پایانی کی طرح ہے حضرت امیر المومنین علیہ السلام جس طرح مظلوم ہوئے اور آپ کے مناقب و مفاخر سے چشم پوشی کی گئی مناقب و محامد مخفی کئے گئے اسی طرح سے آنحضرت رضی اللہ عنہ کی نسبت ان حضرات منکرین کا حال ہے۔ حضرت مجدد رحمۃ نے اس دعوے کو صاحب عوارف کے قول سے مستند کیا ہے یہ امر بھی غلط ہے اول یہ کہ صاحب عوارف اور ان کے شیخ نے بوقت ارشاد قدمی ہذہ اس خشوع و خضوع سے اس حکم کو تسلیم کیا ہے جس کی حد نہیں ہے اگر یہ قول حالتِ سکر کا ہوتا اس طرح کیوں تسلیم کرتے دویم یہ کہ جس قدر کہ صاحب عوارف نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے حالات بیان کئے ہیں اس میں یہ نہیں کہا کہ آپ اہل سکر میں ہیں اور ان حالات سے آپ کا اہل سکر میں ہونا ثابت ہوتا ہے۔ سویم یہ کہ صاحب عوارف نے جس مقام پر قدمی ہذہ کو تحریر کیا ہے اس مقام پر مبتدین کا حال

بیان کیا ہے اور قدمی ہذہ جو آنحضرت رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ آپ کی حالت ابتدائی کا کلام نہیں ہے۔ چہارم یہ کہ صاحب عوارف نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں کیا نہ صراحتاً نہ کنایتہً پھر کس طرح آنحضرت رضی اللہ عنہ اہل سکر میں معدود ہو سکتے ہیں۔ پنجم یہ کہ لو فرضنا اگر صاحب عوارف نے آپ ہی کا قول مراد لیا ہے تو بمقابلہ جمیع اولیاءٔ کے تصریح کے صرف صاحب عوارف کا قول مخالف کس طرح تسلیم کیا جائے گا۔ ششم یہ کہ جس قول کی نسبت صاحب عوارف نے تصریح کی ہے وہ قول شیخ گرگانی کا ہے کہ ابتدا حال میں ان سے صادر ہوا اور کسی ولی نے اُسے قبول نہیں کیا چنانچہ شروع عوارف سے یہ امر بخوبی ظاہر ہے۔ پس معلوم ہوا کہ صاحب عوارف نے آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قول مراد نہیں لیا ہے۔ ہفتم یہ کہ حضرت مجدد رحمۃ کے اُن کلمات میں جو آنحضرت رضی اللہ عنہ کے بارہ میں تحریر کئے ہیں۔ اضطراب و تخالف ہے بعض کلمات سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاء اولین و آخرین کی رقاب پر قدم ہے اور بعض کلمات سے خلاف اس کا ظاہر ہوتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کا یہ کلام مراد لیا ہے سراسر یہ تمسک مخالفین کا اور یہ قول غلط ہے جہاں تک اس ہیچمدان نے غور و فکر کی وجہ توافق حضرت مجدد کے کلام کی یہی معلوم ہوتی ہے کہ جو کلمات حضرت مجدد کے جمہور و مکمل اولیاء اور عقل صائب کے خلاف ہیں وہ کشف ابتدائی کے ہیں چنانچہ مکتوب جلد اول و مکتوب صد و بست و یکم جلد ثانی اور یہ دونوں مکتوب یا جو کلام المسطور کا ہے حالت ابتدائی کا ہے جس وقت کہ کشف ناقص تھا اور جو کلمات کہ موافق عقل و قول کبار اولیاء کے ہیں

وہ اقوال و کلمات حالت انتہائی کے ہیں چنانچہ جن مکاتیب میں قطبیت ارشادی کا حال تحریر کیا ہے حالت انتہائی کے ہیں کہ اُس وقت کشف تام نہ تھا پس معلوم ہوا کہ جو اشخاص سلسلۂ مجددیہ اس دعوے مذکورہ کے مدعی ہیں تو ان کا یہ دعوے بھی غلط ہے اور امر متمسک بھی بغیر ان کی فہم کے ہے بعض سلسلہ نظامیہ کے شیوخ کہ اس امر کے مدعی ہیں کہ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ کی محبوبیت آنحضرت رضی اللہ عنہ کی محبوبیت سے اعلےٰ ہے اور اپنے دعوے پر یہ دلیل لاتے ہیں کہ اَللہ اسم ذات جناب باری عز اسمہ ہے اور سبحان اسم صفت ہے ذات کو ہر طور سے صفت پر تقدیم و تعلی و تفضیل ہوتی ہے چونکہ حضرت مقدس باز اشہب رضی اللہ عنہ محبوب سبحانی ہیں اور حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی۔ اس لئے آپ کی محبوبیت سے حضرت سلطان المشائخ کی محبوبیت اعلےٰ ہے۔ یہ دلیل قلت تدبر علم تصوف وعدم عرفان سے ناشی ہے اول یہ کہ حضرت شیخ اکبر کی تصریح مذکورہ سے اس امر کا بطلان بخوبی ہے۔ دوئم یہ کہ حضرات صوفیہ صافیہ کثرہم اللہ عینیت صفات کے قائل ہیں جب عینیت صفات ہوئی تو فرق اعتباری ہے نہ واقعی۔ سوئم یہ کہ اللہ اس ذات پر اطلاق کیا جاتا ہے جو جامع جمیع صفات کمال ہے حضرات صوفیہ نے اس لفظ کا اطلاق مرتبۂ واحدیت پر جو تنزل ثانی و مرتبہ ثالثہ ذات ہی کیا ہے اور سبحان اسم ذات منزہ کا ہے حضرات صوفیہ نے اس لفظ کا اطلاق مرتبہ وحدت جو تنزل اول و مرتبہ ثانیہ ذات اور حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کیا ہے وحدیت اجمال و احدیت اور واحدیت تفضیل وحدت ہے قابل غور ہے کہ اجمال دائماً تفضیل پر مقدم ہے۔ بنا بر علیہ مرتبہ سبحان مرتبہ اللہ سے مقدم ہے اسی واسطے

حضرت شیخ اکبر قدس سرہ نے تصریح کی ہے کہ محبوبیت و ولایت آنحضرت رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت و ولایت سے ہے پس محبوبیت حضرت مقدس غوث اعظم محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کی بہر طور محبوبیت حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ سے اعلےٰ ہے۔ چہارم یہ کہ جس قدر کمالات کہ حضرت مقدس قطب ربانی رضی اللہ عنہ میں جمع ہیں حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ میں کہاں ہیں۔ پنجم یہ کہ محبوب الٰہی کا لفظ حضرت سلطان المشائخ کے واسطے مخصوص نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء اللہ کے نام کے ساتھ یہ لفظ اکثر تذکرات میں تحریر ہے۔ بخلاف محبوب سبحانی کے کہ سوائے آنحضرت رضی اللہ عنہ کے کسی ولی ماتقدم و معاصر و ماتاخر کے یہ صفت نہیں ہے لہٰذا احتمال عقلی ہے کہ کسی مرتبۂ ولایت میں حضرت مقدس محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ سے حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ الشریف کو یا کسی فرد ولی ماتقدم و ماتاخر کو تفضیل ہو چنانچہ ادلہ مذکورہ سے یہ دعوےٰ مبرہن ہو چکا ہے بعض حضرات چشتیہ اس امر کے قائل ہیں کہ حضرت خواجہ خواجگان خواجہ معین الدین حسن سنجری الاجمیری چشتی قدس سرہ الشریف کی گردن پر آنحضرت رضی اللہ عنہ کا قدم نہ تھا اور مراتب عرفانی میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کے مساوی تھے۔ یہ دعوےٰ بھی محض ناواقفیت سے ہے اول یہ کہ یہاں اولیاء سے بخوبی ثابت ہوا ہے کہ کوئی فرد ولی ایسا نہ تھا جس نے اپنی گردن بوقت ارشاد نہ جھکا دی ہو جب حضرت خواجۂ بزرگ قدس سرہ الشریف اس وقت کے اولیا میں تھے تو یہ دعوےٰ خلاف اجماع اولیا ہے۔ دوئم یہ کہ کسی ولی ماتاخر نے یہ تصریح نہیں کی کہ حضرت خواجۂ بزرگ قدمی ہذہ سے خارج ہیں۔ سوئم یہ کہ حضرت خواجۂ بزرگ کا انکار ثابت نہیں

ہے۔ چہارم یہ کہ شارح کبریت احمر نے تصریح کی ہے کہ ایک روز حضرت خواجۂ بزرگ قدس سرہ نے فرمایا بل علٰے حدقۃ عینی مریدین اور حضار مجلس نے اس ارشاد کی وجہ دریافت کی ارشاد فرمایا کہ اس وقت آنحضرت رضی اللہ عنہ نے بغداد میں ارشاد فرمایا قدمی ہذہ۔ پنجم یہ کہ تصریحات اولیاء سے ثابت ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ امام وقطب ارشادی بالاصالہ اور عقد حائل اور جمیع اولیاء کے محتاج الیہ ہیں پس کسی طرح سے حضرت خواجہ بزرگ قدس آپ کے ملتجی نہ ہوئے اور کس طرح ہو سکتا ہے کہ محتاج وماموم محتاج الیہ اور امام کے مساوی ہو جائے۔ ششم یہ کہ امام عبداللہ یافعی نے تصریح کی ہے کہ اکثر مشائخ یمن نے حضرت غوث اعظم کی طرف اپنی نسبت درست کی ہے اور خواجہ معین الدین چشتی وشہاب الدین سہروردی نے فیض و جمعیت باطن حاصل کی ہے۔ ہفتم یہ کہ صاحب سیر العارفین نے تصریح کی ہے جس وقت حضرت خواجۂ بزرگ حضرت خواجۂ عثمان ہرونی رحمۃ اللہ علیہ سے خرقۂ خلافت حاصل کر کے رخصت ہوئے۔ جیل شریف میں آنحضرت رضی اللہ عنہ کی خدمت مبارک میں حاضر رہ کر انواع واقسام فیوض واسرار ومقالات ولایت حاصل کئے چنانچہ ایک حجرہ جیل شریف میں اس وقت تک حضرت خواجۂ بزرگ قدس سرہ کے اسم گرامی سے مشہور ہے انتہی۔ صاحب آئین اکبری نے تصریح کی ہے کہ حضرت خواجۂ بزرگ قدس سرہ نے حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے فیوض باطن اور اسرار ولایت حاصل کئے ہیں انتہی۔ اسی قسم کے اکثر تذکرات اولیا میں تصریح ہے۔ ششم یہ کہ اجماع اولیاء سے موافق اور مخالف کے نزدیک مسلم ہے کہ آنحضرت رضی اللہ عنہ کے عہد مبارک کے اولیاء قطعاً اس حکم میں

مندرج ہیں۔ پس حضرت خواجۂ بزرگ قدس سرہ الشریف بھی اسی وقت میں تھے۔ آپ کو اس حکم سے خارج کرنا یہ تسلیم کرنا ہے کہ معاذ اللہ حضرت خواجۂ بزرگ قدس سرہٗ ولی نہ تھے۔ اس واسطے کہ جو ولی تھا اس کی گردن پر قدم تھا اور جس کی گردن پر قدم نہ تھا وہ ولی نہ تھا۔ پس عجیب خلوص وعقیدت مندی ان مدعیین نے کی کہ اصل ولایت ہی سے منکر ہوئے منکرین ومخالفین ان تصریحات اولیاء اور تذکرات کو دیکھ کر اپنی یادہ گوئی سے زبان بند کریں۔ اس امر پر عقیدہ درست کریں کہ حضرت مقدس غوث الثقلین امام الفریقین محبوب سبحانی قطب ربانی شبیر یزدانی۔ باز اشہب رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیائے ماسبق و مالحق پر من کل الوجوہ تفضیل ہے اور کوئی فرد ولی ماتقدم وماتاخر استغراق وعموم قدمی ہذہ سے خارج نہیں ہے اور آنحضرت رضی اللہ عنہ کو جمیع اولیاء ماتقدم ومعاصر وماتاخر سے اس طرح افضل واعلےٰ جانیں جس طرح کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جمیع انبیاء علیہم السلام اور مخلوقات الٰہی سے افضل جانتے ہیں واللہ درالقابل ؎

اوست در جملہ اولیا ممتاز
چون پیمبر در انبیا ممتاز
من انچہ شرط بلاغ ست با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر

خواہ ملال والا اس تصریح کے خلاف عقیدہ رکھنا موجب خرابی وبربادی دین ودنیا ہے۔

نعوذ باللہ من سوء العقیدۃ وفساد الظن اللھم ثبت

رقابنا تحت قدم حضرت الباز الاشہب غوث الثقلین حبیبک وحبیب نبیک سیدنا محمد امام القبلتین اللھم ولاتحرمنا من افضالہ وبرکاتہ واحشرنا فی زمرۃ مریدیہ و متبعیہ وعاشقیہ واقمنا تحت لوائہ یوم القیامۃ ربنا لاتزغ قلوبنا بعد اذ ھدیتنا وھب لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب ھذا آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولک سیدنا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین

نثر خاتمہ

چکیدۂ کلک گہر سلک صاحب زادہ محمد سجاد علی خاں صاحب عرف بیتن صاحب متخلص بہ اثر رئیس رامپور

اے طائر طبع اخگر آسا — ہر چند اڑا ہے پر رہے گا
وہ جنس کہاں سے لائے گا تو — کیا حمد میں تو کہو کہے گا

اللہ اللہ سمند خامۂ توحید رقم بزور وزعم گرم جہمیز ہو کر صفحہ کاغذی پر جولانیاں کرتا ہے کہ بنظر نکتہ بنیان معنوی و شہسواران باطنی قدرت خالق ذوالجلال آشکارا ہے کیسا خالق کہ جس نے فرس ایام کو فقط ایک ایمائے کن فیکون سے گردش دی اور گردش ہائے گوناگوں نیرنگی زمانہ دون کو بباز گشت بوقلمون کاوش کی یہ راکب فلک دوّار کو باسباب سیارہ ہائے درخشاں کیسا چکر دیا اور فراخی رنگین کو باجتماع کائنات الواع انواع تنگ کیا بیان کام فرسایان راہ حقیقت کا سوائے ماعرفناک کیا ہو ممکن نہیں کہ لب عابدان معبودیت بجز ماعبدناک وا ہو۔ میدان شان کبریائی نہ اس قدر وا ہے کہ مرکب فراست و دانائی بہزار تگا پو انتہا اس کی پائے یا بنا زیانہ قیاس فہم رسا ہمر کاب صبا ہو کر صفحہ بے چونی تک جائے۔ لمحہ بہ لمحہ و مبدم رنگ برنگ شان ہے؛ عقل و خیال و وہم اور یاں نرسا گمان ہے لاریب سبحانہ تعالٰے عما یشرکون اور بے شک سبحان ربک رب العزت عما یصفون ؎

قصد مدحت ہے عجب کیا ہے جو ایسا ہوئے
طوطی طبع مرا طائر سدرہ ہوئے

اور ایسے ہی چابک سواران میدان حقیقت و موشگافان صفحۂ طریقت ہمہ تن باجرائے صیغہ صُمٌّ بکمٌ بر ثنائے شہنشاہ ہر دو سرا تاجدار لولاک لما مالک دنی فتدلی صاحب قاب قوسین او ادنٰی کہ ادنٰے خادم جس کے درپاک کا جبرئیل اور مدح خواں جس کا رب جلیل ہے۔ لب بستہ و خاموش ہیں کہاں ہے وہ زبان لائیں کہ جس سے کما حقہٗ شرح مرتبہ جناب معلےٰ کی جائے اور کس کا دل ہے کہ بیان اوصاف منصب بارگاہ عالی فکر میں آئے ظاہر ہے کہ جس کی شان میں پروردگار عالم لولاک لما خلقت الافلاک فرمائے۔ اور طرفۃ العین میں ہزار ہا سال کی راہ ایک دم میں طے کرا کر اور خلوت خاص میں طلب فرما کر اپنے انوار جمال سے شرف فرمائے ؎

یا صاحب الجمال و یا سیّد البشر
من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

اللھم صل علےٰ سیدنا محمد و اٰلہ و اصحابہ و اہل بیتہٖ وسلّم اجمعین ؎

کس کو رتبہ ہے خیالاً بھی وہاں تک پہنچے
کفش محبوب الٰہی کی جہاں تک پہنچے

یہ تحریر و تقریر تو لا بیان ہے۔ تمام عمر اگر خامۂ تیز رفتار میدان صفحۂ قرطاس پر دوڑے وہ ہزار زبان تا مدت حیات باداے بیانات حمد و ثنا ہر دم مشغول ہووے تاہم سوائے ناتمام رہ جانے مدعا کے کیا ظاہر ہو سکتا ہے ؎

نوبت بمن افتاد بگوئید کہ دوران
آرائش از نو بکند مسندِ جم را

اب بالغ نظران تیز بیں۔ وصوفی منشاں پاک یقیں کو مژدہ ہو کہ درزیں زمان فرحت عنوان کتاب مستطاب مسمیٰ "احسن الاذکار فی مناقب جناب غوث الابرار محبوب پروردگار الشیخ السید محی الدین عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ از نتائج افکار درِ بار جناب نواب محمد علی خاں صاحب بہادر عرف چھٹن صاحب بہادر خلف ارشد نواب محمد کاظم علی خاں صاحب بہادر مغفور از اعلیٰ خاندان حضور پُر نور والئی رامپور دام ملکہم زیر طبع مطبع نیر اعظم ہے کہاں ہیں خوان توحید کے نمک چش اور بادۂ وحدت کے سرمست آئیں اور اس گوہر گرانمایہ کو ہاتھوں ہاتھ لیں ؎

جس کی وحدت ہو حقیقت اُسے وہ کیا جانیں
اعتبارات میں جو برزخ کبریٰ ہوئے

آنکھ کیا آنکھ جو پردہ میں کرے نظارہ
منظر اس کا ہے یہ جو دیدۂ بینا ہوئے

سبحان اللہ کیا کتاب لاجواب ہے روزمرہ کیسا درست زبان کیا صاف ہے گویا کوثر وتسنیم سے دھوئی ہوئی ہے عبارت از اول تا آخر اخلاق وغلو سے پاک ہے۔ شوخی بیان کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ طرہ مزید یہ کہ عام فہم ہے یعنی دریا کو کوزہ میں بھرا ہے۔ قدمی ہذہ کے مسئلہ کو اس خوبی سے حل فرمایا ہے کہ اگر حضرات باذاق وصاحبانِ انصاف پسند بدیدۂ انتباہ ونبظر تعمق غور فرمائیں گے تو میری بے ہودہ سرائی کو تصدیق کرکے حضرت مصنف مدظلہ العالی کی جانکاہی کی داد دیں گے اور اس ساغر پُر از بادۂ وحدت کو جرعہ جرعہ نوش فرما کر مزہ لیں گے۔ جناب ممدوح کے فضائل وکمالات صوری ومعنوی کہ جو مثل آفتاب نصف النہار سب پر روشن وآشکار ہیں کیونکہ حیطۂ تحریر وبیان میں آ

سکتے ہیں ہاں قدرے درچیزے عرض کرتا ہوں کہ آپ عالم جمیع علوم ہیں۔
یعنی صرف ونحو، فقہ، حدیث وتفسیر ومعنی بیان وآداب واصول ومنقول
ومعقول یہ سب ازبر ہیں۔ مگر ان سب میں علم معقول کہ جو ایک دریائے بیکنار
ہے آپ کا بہت درست ہے شمس العلما جناب مولانا عبدالحق صاحب خیرآبادی
دام فیوضہ کہ جو اس وقت میں شیر بیشۂ معرکہ جمیع علوم عربیہ ہیں۔ آپ ان کے
ارشد تلامذہ سے ہیں بہت محبت سے آپ کو علم تعلیم فرمایا ہے۔ علم فارسی میں
بھی پورا توغل ہے۔ طغرہ ابوالفضل۔ سکندر نامہ وظہوری تفرشی آپ کے
نزدیک پڑھانا ایک سہل الاصول بات ہے آپ شاعر بھی بڑے پایہ کے ہیں۔
مگر فن شاعری کو اچھا نہ جان کہ رونق نہیں دی۔ گاہے برائے ضرورت منقبت
میں کچھ فرمایا ہے چنانچہ اس کتاب موصوفہ میں آپ کی تصنیف کی رباعیاں موجود
ہیں حلم واخلاق ومروت واشفاق آپ کا شیوۂ جبلی وطریقۂ آبائی اجدادی
ہے آپ کے جمیع کمالات ظاہری اور باطنی کو معرض بیان میں لانا گویا نقش
برآب بستن وباد از دست پے مودن کا مصداق ہے اگر بیان کئے جاؤں
تحریر ایک دفتر طولانی ہو جائے اس وجہ سے مختصر کر کے دعا پر ختم کرتا ہوں
الٰہی یہ ہمایوں نامہ تا دورۂ لیل ونہار وقیام صحار وبحار پیش نظر خاص وعام
باد بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد۔ فقط

نثر خاتمہ

ریختہ خامہ عنبریں شمامہ منشی ہادی رضا خاں صاحب
طالب متوطن ریاست رامپور

قطب عالم جناب غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے عقیدت مند اور ان کے مبارک نام پر گوہر جان نثار کرنے والوں کے ہلال آرزو نے ایک مدت کے بعد رونمائی کی اور ان کی آن میں فاسد عقائد اور باطل خیالات کی تاریکی کو دلوں سے ہٹایا۔ یعنی نواب محمد علی خاں صاحب بہادر رئیس رام پور نے اپنے حسن عقائد انتہا کی محنت۔ کوشش وسعی سے جناب مقدس رضی اللہ عنہ کے حالات کو معتبر تاریخوں صحیح اور مستند روایتوں سے لے کر نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ لکھا متنازعہ فیہا کرامات کو قوی اور اعلےٰ براہین سے ثابت کیا۔ مخالفین کو تشکیک اور غلاف کی رُو سے دم مارنے کی گنجائش نہیں چھوڑی۔ نواب صاحب نے یہ کتاب کچھ دنیاوی شہرت اور نام آوری کی وجہ سے نہیں لکھی بلکہ اپنی آخرت کے ضروری سفر کا ایک پکا اور اچھا ساتھی ڈھونڈا۔ جناب مقدس غوث رضی اللہ عنہ کے مخلص اور عقیدت مندوں کی آرزو کا جام مرادوں کی شراب سے چھلکا دیا۔ پہلا صلہ اس کوشش کا یہ ہے کہ عالم کا بڑا حصہ جہاں تک اس کتاب کا مطالعہ کریگا فوراً تحسین و آفرین کے الفاظ سے یاد کرے گا۔ میں شوق کے ساتھ اس پیارے خیال کو دل میں جگہ دیتا ہوں کہ ملاء اعلےٰ کے تماشہ بین بھی سعیکم مشکورا

کی داد دیں تو یہ بھی ان کی سعادت کا منشا اور عبادت کا حصہ خیال کیا جائیگا اگر میری یاد غلطی نہیں کرتی اور ساتھ ہی اس کے استقرا بھی صحیح ہے تو میں یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ شائقین نے بہت سے رسالے دیکھے ہوں گے لیکن ایسی شائستہ ترکیب کے ساتھ (جس میں مختصر الفاظ میں مستند کرامات جن کی غلطی کو عقل صائب محال جانتی ہے اور مبرہنہ خرقِ عادات کا ذکر ہو) نہیں دیکھی ہو گی۔ یہ کتاب جناب نواب صاحب کے تبحر اور علمی لیاقت کو ثابت کرنے والی نہیں بلکہ آپ کے تدین۔ اولیار سے قلبی اخلاص اور عقائد کی درستی کی ایک اعلےٰ دلیل ہے۔ میری ذاتی غرض اس خاص کتاب کی تقریظ سے صرف اتنی ہے کہ جناب مقدس غوث رضی اللہ عنہ کے غلاموں میں گنا جاؤں۔

یہ بات ظاہر ہے کہ دنیا کے مختلف انواع افراد اور طبائع کے لوگوں سے آباد ہے بہت ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے اپنی ہستی کا منشا صرف اولیار کی خدمت کو سمجھا اور اسی کے صلہ میں سرمدی حسنات کے ذخائر چنے۔ وہ دن دونی اور رات سوائی نعمتیں جن کے باب میں صاف طور پر لاعین رأت ولا اُذن سمعت ولاخطر بقلب بشر ناطق ہے مستحق بنے۔

اکثر مسافر تو اپنے اعمال کے توشہ پر بھروسہ کر کے برابر مقصود کی منازل طے کرتے جاتے ہیں۔ مجھ اپاہج اور تھکے ماندے کے پاس کچھ ہے بھی تو گناہوں کے بوجھ۔ پھر کیا ذریعہ ہے منزل پر پہنچنے کا۔ لیکن دنیا بامید قائم ع

رحمتِ حق بہانہ مے جوید

مدت ہوئی کہ یہ مصرع سنا تھا اور اسی وقت سے دل میں گڑ گیا ہے ملک عدم کے ہمدرد اور بہی خواہوں نے تصنیف کی دنیا میں ہلچل ڈالدی

قوم کو جہالت و فلاکت کے اسفل السافلین سے اٹھا کر بلند چوٹی اور علوی ہمتی کے عرش اعظم تک پہنچایا تالیف کے وسیع میدانوں میں دلیرانہ باگ اٹھائی اور کامیابی کا پھریرہ اڑا کر فتح یابی کا نقارہ بجایا۔ یہاں بھی دیکھا دیکھی باسی کڑھی میں ابال آیا تصنیف و تالیف کے خیال سے تو ہمت کے شکنجے ڈھیلے ہوئے صرف ایک تقریظ لکھ کر ہم بھی ہیں پانچوں سواروں میں انگلی کاٹ شہیدوں میں داخل ہوئے اگر یہ بھی مقبول ہوگئی تو یقینی طور پہ جان لینا چاہیئے کہ سب اگلے پچھلے گناہوں کی یہی تقریظ کفارہ ہو جائے گی اس کتاب کو ضخامت کی وجہ سے طول نہیں دیا صرف ضروری البحث مسائل کو نہایت سلیقہ مندی سے مختصر الفاظ کا ایسا خوش زیب جامہ پہنایا ہے کہ گویا نہ زنگار اوڑھنی میں دلفریب دلہن ہزارہا کرشمے دکھا کر نگاہوں کو خیرہ اور دلوں کو فریفتہ کر رہی ہے۔ قصیدہ غوثیہ کے مشہور مصرع

واقدامی علے اعنق الرجالی

کا ثبوت نسب شریف اور اولاد امجاد کی حالت۔ خوارق و کرامات کا بیان اخلاق حمیدہ کی پوری کیفیت۔ خدام عالی کا خدمت کے صلہ میں معراج المکمل پہ پہنچنا۔ اور باقی فضائل وغیرہ کو غایت اختصار۔ اہتمام اور استحکام سے ثابت کیا ہے جس طرح کہ مصنف کتاب نے اس چھوٹے سے رسالے میں جامعیت کے پہلو رکھے ہیں ویسے کسی قدیمی بے بدل مؤرخ نے صرف دو مصرعوں میں آپ کے زمانۂ حیات۔ تاریخ تولد اور سنہ وفات کو کس خوبی کے ساتھ نبھایا ہے ؎

جناب غوثِ اعظم قطب عالم
کہ نورش تافت از مہ تا بماہی

سنیش کامل [۹۱] و عاشق [۴۷۱] تولد
وصالش دان زمعشوقِ الٰہی

عمر شریف ۹۱ سال کی ہوئی جو لفظ کامل کے اعداد سے ظاہر ہے لفظ عاشق جناب کی پیدائش کی تاریخ ہے وفات آپ کی ۵۶۲ میں ہوئی جس کو معشوق الٰہی کے اعداد بتا رہے ہیں۔

RekhtaDownload.com

قطعۂ تاریخ

تالیف احسن الاذکار

طبعزاد ہادی رضا خاں صاحب طالب رامپوری

قطبِ جہاں کا ہم نے جس وقت حال دیکھا
مضمون مدح دل سے بے اختیار اُٹھے

دردِ جگر نے ہم کو جب خوب سا ستایا
تو بار بار بیٹھے ہم بار بار اُٹھے

سنتے ہی نام تیرا یہ وجد ہو گیا ہے
بے اختیار بیٹھے بے اختیار اُٹھے

بغداد کی زمین ہو اور سر کے بل چلیں ہم
دستِ دعا ہمارا سوئے مزار اُٹھے

کیا کام اہل دل میں عیش و طرب کا یارو
سونی ہے بزم عالم جب سوگوار اُٹھے

نالے سنائیں ہم اے طائرانِ گلشن
پہلو میں درد جس سے بے اختیار اُٹھے

تاریخ و نام کی جب طالبؔ نے جستجو کی
ملفوظ قطب عالم قدسی پکار اُٹھے

۸ ۰ ۱۳ھ

RekhtaDownload.com

قطعۂ تاریخ

طبع از سخنور شیریں مقال مورخ بےمثال منشی فیروز شاہ خاں صاحب
فیروز ساکن مصطفےٰ آباد عرف رامپور

چھپ گئی فیروز وہ عمدہ کتاب — دور جس نے کر دیے سب اختلاف
میں نے یہ تاریخ ہجری کی رقم — چھپ گئی ہے احسن الاذکار صاف
۸ ۰ ۱۳ھ

ایضاً

شکر ہے اللہ کا اب چھپ گئی ہے وہ کتاب — منتظر تھا جس کا ای فیروز مدت سے جہاں
عیسوی تاریخ کلکِ دُرفشاں نے یہ لکھی — احسن الاذکار ہے آرامِ جانِ ناتواں
۹۱ ۶ ۱۸

RekhtaDownload.com

مطبوعات صفیہ اکیڈمی ہر لائبریری کی زینت ہیں

تصوّف :

الدر المنضود اردو ترجمہ البحر المورود	علامہ عبدالوہاب شعرانی	..
انوار قدسیہ فی آداب العبودیۃ	〃 〃	..
معراج المومنین	صوفی عابد میاں دہلوی	۵۰

اسلامی کتابیں :

رسول کی باتیں	مولانا احمد سعید دہلوی	۲ — ۵۰
ہماری دعا کیوں قبول نہیں ہوتی ؟	〃 〃 〃	۲ — ۲۵
عرش الہی کا سایہ	〃 〃 〃	۱ — ..
مناقب غوث الابرار	نواب محمد علی خاں رئیس رامپور	۵ — ..
فضائل قرآن مجید	مولانا ذکریا	۱ — ..
تعلیم الاسلام مکمل چار حصے سنہری جلد	مفتی کفایت اللہ	۲ — ۵۰

ادبی و تنقیدی کتب :

روح اسلام اقبال کی نظر میں	ڈاکٹر غلام عمر خاں ایم۔ اے بی ای ڈی پی ایچ ڈی شعبہ اردو عثمانیہ یونیورسٹی	۴ — ..
تین شاعر	ڈاکٹر محی الدین قادری زور مرحوم	۴ — ..
اردو مثنوی کا ارتقاء	عبدالقادر سروری	۲ — ۵۰
اردو کی عشقیہ شاعری	فراق گورکھپوری	۲ — ۲۵
نقوش و افکار	مجنوں گورکھپوری	۵ — ..
نکات مجنوں مجنوں کے تنقیدی مضامین کا مجموعہ	〃	۳ — ..
تاریخ جمالیات فلسفہ حسن پر تاریخی تبصرہ	〃	۲ — ..
خدائے سخن میر تقی میر	ادریس صدیقی ایم۔ اے	۵ — ۶۲

ناول :

محبت	رئیس احمد جعفری	۵۰
ناز آفریں	قیسی رامپوری	۵۰
دلہن	خان محبوب طرزی	۵۰
نئی زندگی	〃 〃 〃	۷۵

کشیدہ کاری :

عطیہ کشیدہ کاری	مرتبہ عطیہ حسن	۵۰
شاہینہ کشیدہ کاری		۱ — ۵۰

فہرست کتب مفت طلب فرمائیں

صفیہ اکیڈمی ناشران و تاجران کتب ۲/۱۴ پی آئی بی کالونی کراچی ۵

مرکنٹائل پرنٹنگ پریس فون: ۷۲۸۶۴